

خصوص اشاعت

آنکھیں اب رشک طور رہتی ہیں یعنی محو حضور رہتی ہیں
”نورسنت“ ہے جن کی قسمت میں بدعتیں ان سے دور رہتی ہیں

دوماہی با
نورسنت
مجلہ

جلد 2 کتبہ سلسلہ 8

مرتب
مفتی نجیب اللہ عمر

مناظرہ جھنگ نمبر
جو کہ امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی اور اشرف سیالوی بریلوی کے مابین ہوا
رضا خانیوں کی طرف سے چھپنے والی کتاب
”مناظرہ جھنگ“ کی روئیداد پر بے لاگ تبصرے

مدیر
محمد علامہ اویہ قادری

انجمن دعوت اہل السنۃ والجماعۃ



مناظرہ جھنگ کیوں پیش آیا....؟

مفتی نجیب اللہ عمر کے قلم سے

حکیم اور ڈاکٹر پوری کوشش کرتا ہے کہ مریض دواؤں سے صحت یاب ہو جائے اور آپریشن کی نوبت نہ آئے اور کاٹ پیٹ تک معاملہ نہ پہنچے۔ لیکن جب تمام دوائیں بے کار ہو جائیں تو بالآخر آپریشن کرنا ہی پڑتا ہے

درس۔ تدریس۔ وعظ۔ نصیحت سے اور دیگر تمام مثبت طریقہ کار کا کارت اور بے فائدہ نظر آئیں تو آخر کار مناظرہ، مجادلہ، اور مباہلہ کی ضرورت محسوس ہو جاتی ہے۔ مناظرہ کا مطلب قومی وحدت اور ملی اتحاد کو پارہ پارہ کرنا نہیں ہوتا نہ ہی مناظرہ و مجادلہ ملک کی سالمیت کو نقصان پہنچاتا ہے۔ ہاں اگر علمی پیرائے پر مناظرہ و مجادلہ نہ کیا جائے بلکہ صرف ناحق و حق بتلانا نیت میں داخل ہوا اور فریق مخالف پر بہتان بازی کا ارادہ ہو (جیسا کہ اہل بدعت کا طرہ امتیاز رہا ہے) تو ایسا مناظرہ واقعاً ملکی سالمیت کا شیرازہ منتشر کرنے کا باعث ہوتا ہے۔

مناظرہ جھنگ: کیوں پیش آیا؟ اس حقیقت سے وہ انسان قطعاً باخبر نہیں ہو سکتا جو معاملہ کے درمیان میں آپکا ہو۔

امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید ۱۹۷۳ء سے جامع مسجد پبلیاں والی میں امام تھے۔ اللہ تعالیٰ نے امیر عزیمت کو دلکش سیرت و دلنشین صورت اور خوش اخلاقی اور حسن سلوک، معاملہ فہمی، علمی سرمایہ، اور تہذیب و آداب، اور اچھے برے کی تمیز کھرے کھوٹے کا فرق، حق و باطل میں امتیاز کی دولت سے مالا مال فرمایا تھا۔ جامع مسجد میں خطابت کے فرائض سنبھالتے ہی علاقہ مکین مولانا کے فن خطابت کی وجہ سے گرویدہ ہو گئے اور دور کے علاقوں سے جمعہ کا خطاب سننے کیلئے لوگوں کا تانتا بندھ گیا۔ جعلی اور دو نمبر سنی کہلانے والوں کے مریدین ان سے کٹ کر امیر عزیمت کے معتقد بننے جا رہے تھے۔ نقلی سنیوں کی دکان بند ہونا شروع ہو گئی تھی۔ اہل بدعت کے تیجے اور چالیسویں۔ گیارھویاں اور بارھویاں، ساتویں عرس، وغیرہم اور طرح طرح کے حیلے بہانوں سے عوام کے مال پر ڈاکہ ڈالنے کے طریقوں سے عوام واقف ہونے لگی۔ اور خود استاذ

فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	اداریہ: مناظرہ جھنگ کیوں پیش آیا....؟ مفتی نجیب اللہ عمر	3
2	امیر عزیمت کی حیات کا مختصر خاکہ	17
3	مولانا حق نواز جھنگوی علما کی نظر میں	18
4	طاہر القادری اپنوں کی نظر میں	20
5	مناظرہ جھنگ کی جھلکیاں	22
6	مقام عزت مجتبیٰ رحمہ اللہ	24
7	ہوشیار باش اے سنی مولانا رب نواز حنفی صاحب مدظلہ	32
8	مناظرہ جھنگ کیوں ہوا؟ مولانا عبد القدوس خان قارن	40
9	مناظرہ جھنگ ایک تجزیاتی مطالعہ مفتی ابوقاود نقشبندی	42
10	”مناظرہ جھنگ“ پر ایک نظر حافظ محمد اسلم	55
11	فتح مبین یا شکست بھین؟؟ علامہ کاشف رضا قادری	67
12	مناظرہ جھنگ کون جیتا، کون ہارا؟ مولانا ابوالیوب قادری	75
13	مناظرہ جھنگ کے دفاع کی کوشش علامہ سفیان معادیہ جھنگوی	91
14	چور چائے شور ساجد خان نقشبندی	124
15	اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے مولانا منیر اختر احمد	135
16	گستاخ ہم یا تم؟ مفتی مجاہد صاحب	142

العلماء مولانا عبد الرحیم صاحب۔ حال مہتمم جامع محمودیہ جھنگ بھی امیر عزیمت سے متاثر ہونے والوں میں سے تھے۔ سالنامہ سرخرو صفحہ ۲۸۳۔

سب سے زیادہ تکلیف قریب کی بدعتی عید گاہ والی مسجد کے خطیب مولوی صدیق کو ہوئی اور سب سے زیادہ تکلیف اسے ہی ہونی بھی چاہئے تھی، پھر کیا تھا۔ اسکی حرام روزی پر لات لگنے کے درد نے اسے ایسا بے چین کر دیا تھا کہ پھر اسنے خطبہ جمعہ میں عوام کو امیر عزیمت سے برگشتہ کرنے کے لئے اکابرین اہل سنت پر کفر و گستاخی کے فتوے برسانا شروع کر دیئے۔

یاد رہے کہ اس امت میں زمانہ قریب میں افتراق و انتشار کا سب سے بڑا باعث احمد رضا خان بریلوی ہے۔

آنے والے احمد رضا کے فتوؤں کو بغور اور بہ نظر انصاف پڑھیں اور بتائیں کہ کیا احمد رضا کا یہ انداز گفتگو تہذیب کے دائرہ کار میں تھا یا بد تہذیبی کا اعلیٰ نمونہ تھا۔

۱۔ قاسم نانوتوی رحمہ اللہ رشید احمد گنگوہی و اشرف علی تھانوی اور ان سب کے مقلدین و متبعین و پیروان و مدح خواں با اتفاق علمائے اعلام کافر ہوئے اور جو انھیں کافر نہ جانے ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی بلاشبہ کافر ہے چہ جائیکہ پیشوا اور سردار جاننا عرفان شریعت صفحہ ۵۸

۲۔ نانوتوی و گنگوہی و تھانوی کی نسبت نام بنام تصریح فرما چکے ہیں کہ یہ سب کفار و مرتد ہیں جو انکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر، اس (دیوبندی) سے دور بھاگنا اور اسے دور کرنا۔ اس سے بغض کرنا اور اسکی اہانت کرنا اور اسکا رد کرنا فرض ہے اور اس کے پاس بیٹھنا حرام اسکے ساتھ شادی بیاہت حرام اور قربت زنا خالص ہے اور بیمار پڑے تو اسے پوچھنے جانا حرام، مر جائے تو اسکے جنازے میں شرکت اسے مسلمان کا سا غسل کفن دینا حرام ہے اس پر نماز جنازہ پڑھنا حرام بلکہ کفر عرفان شریعت صفحہ ۶۲۔

۳۔ کافر و مرتد ہیں اور جو یہ کہے کہ یہ مولوی کے جھگڑے ہیں وہ بھی کافر ہیں ہے۔ عرفان صفحہ ۶۳

۴۔ وہابیہ رحمہم اللہ تعالیٰ (اللہ انکو رسوا کرے) احکام شریعت صفحہ ۷۷

۵۔ وہابی دیوبند کے ذبیحہ محض و مردار حرام قطعی ہیں اگرچہ لاکھ بار نام الہی لے یہ سب مرتد ہیں۔ احکام شریعت صفحہ ۱۰۷

۶۔ احکام دنیا میں سب سے بدتر مرتد ہے اور مردوں میں سب سے خبیث تر مرتد منافق وہابی احکام شریعت صفحہ ۱۰۸

۷۔ وہابیہ (کے پاس بچے پڑھنا) حرام۔ حرام۔ حرام۔ احکام شریعت صفحہ ۱۸۶

۸۔ اے علم میں الونگہ سے کتے سوار کے ہمسرو تمہید ایمان صفحہ ۱۶

۹۔ ایسے ہی وہابی قادیانی دیوبند جملہ مرتدین ہیں کہ انکے مرد اور عورت کا تمام جہان میں جس سے نکاح ہوگا مسلم ہو یا کافر اصلی یا مرتد، انسان ہو یا حیوان، محض زنا خالص ہوگا اور اولاد ولد الزنا۔

اہل سنت کو۔ مرتد۔ کافر گستاخ، بد دین، منافق، فاسق اور قسم قسم کے فتوے دینے والا احمد رضا ہی وہ پہلا شخص تھا۔

اہل سنت نے شرک، بدعت، اور گستاخی کے رد میں بہت کچھ لکھا۔ لیکن احمد رضا جیسا طرز کہ نام لے لیکر مخالفین پر بہتان لگانا اور ننگی گالیاں دینا صرف فریق مخالف کے پیشوا کا طریقہ کار تھا۔

جھنگ کے مولوی صدیق نے بھی اپنے پیشوا احمد رضا کے ورثے سے ملی ہوئی زبان کا استعمال کیا اور آئے دن گلی سڑی گالیاں دینا شروع کیں منبر و محراب کا تقدس پامال کر دیا۔ اور چیخ بازی کا باز اگر گرم کر رکھا تھا۔

ہم پر افتراق کا الزام لگانے والے اہل بدعت نے کبھی پلٹ کر اپنی تاریخ نہیں دیکھی اور ہم پر فرقہ واریت کا بہتان باندھنے والوں نے کبھی اپنا گریبان جھانک کر نہیں دیکھا۔ اکابرین اہلسنت دیوبند کے خلاف دشنام طرازیوں کی جو گردان احمد رضا نے پڑھی اگر ہم اسکا ہزارواں حصہ بھی زبان پر لائیں تو اہل بدعت کے تن بدن آگ سے خاکستر ہو جائیں لیکن ہم نے ہمیشہ توحید و سنت کی دعوت کو مقدم رکھا لیکن گالی کا بدلہ گالی سے نہیں دیا برداشت کی بھی کوئی حد ہوتی ہے۔ لیکن ہم نے آخر تک برداشت کا دامن نہیں چھوڑا ہمارے اکابرین کو ”حاملہ کتیا“ جیسی سینکڑوں گالیاں دی گئی۔ بریلوی مذہب کے بانی اور قائد احمد رضا خان نے ۱۳۲۶ میں السین ختم النبیین نامی ۲۵ رتی رسالہ چھاپا۔ یہ جان کر آپ کو حیرت ہوگی اس مختصر اور چند صفحات پر مشتمل رسالہ میں احمد رضا نے بانی دارالعلوم دیوبند حجتہ اللہ فی الارض مولانا قاسم نانوتوی کو ۴۱ گالیاں

دیں اور دجال اور لعنت جیسی غلیظ زبان استعمال کی ۱۳۱۱ھ میں برکات الامداد کے نام سے مذکورہ خان صاحب نے ۱۹ صفحات کا کتابچہ لکھا اور اسمیں اہلسنت کو ۱۹ گالیاں دیں ہم یہاں احمد رضا خان کے تمام رسائل کا احاطہ نہیں چاہتے اسکے لئے کوئی اور موقع سہی۔ لیکن اتنا بتانا چاہتے ہیں کہ اہل بدعت کے پیشوائے ہمیشہ اہلسنت کے خلاف غلیظ زبان استعمال کی۔

میں اس واسطے چپ تھا کہ تماشہ نہ بنے تو سمجھتا ہے کہ مجھے تجھ سے گلہ کچھ بھی نہیں۔ اور احمد رضا کی یہ صفت اسکے بیٹے مصطفیٰ رضا میں بھی کامل درجے کی پائی جاتی تھی بلکہ ”کٹورے پے کٹورہ“ بیٹا باپ سے بھی گورا“ والے مصداق کے مطابق مصطفیٰ رضا میں قدرے بے تہذیب اپنے باپ سے بھی زیادہ تھی۔ اگر کسی نے بدتہذیبی کے چند نمونے دیکھنے ہوں تو وقعت انسان مصنفہ مصطفیٰ رضا ہی دیکھ لیں۔ انتہائی فحش اور اخلاق سے گری ہوئی گالیوں کا مجموعہ ہے؟ (وقعات احمد رضا کی کتاب ہے، بقول خلیل رانا، بحوالہ بدعات کے خلاف سونوے۔)

امیر عزیمت کے اثر و رسوخ سے نالاں اور پریشان ہو کر بریلوی مولوی صدیق خطیب نے وہی احمد رضا والے فتوے دہرانے شروع کئے۔ ہم نے کچھ تو پہلے نقل کر دیئے اور کچھ ہم ذیل میں ان میں سے نقل کرتے ہیں۔

دیوبندی عقیدے والے خود مرتد ہیں اور ان سے میل جول مطلق حرام (فتاویٰ رضویہ صفحہ ۲۱۹ جلد ۱۳)

دیوبندیوں کو مسلمان جاننا انکے کفر میں شک کرنا کفر ہے (فتاویٰ رضویہ)
دیوبندی عقائد والوں سے میل جول حرام ہے۔ دیوبندی گمراہ بے دین ہیں۔ (فتاویٰ رضویہ)۔

امیر عزیمت پھر بھی تقریر کا اکثر حصہ وعظ و نصیحت میں صرف کرتے صرف تقریر کے آخر میں چند منٹ مولوی صدیق کے اعتراضات کے منہ توڑ جوابات دیتے۔ اور وہ ایسے جوابات ہوتے تھے کہ مولوی مذکور کو اگلے بیان میں دوبارہ وہی اختلاف دہرانے کی ہمت نہ ہوتی۔ جب مولوی مذکور نے دیکھا کہ اسکی مسجد کے نمازیوں کی ایک بہت بڑی تعداد امیر عزیمت کے پاس جانا شروع ہو گئی ہے تو اس رضا خانی مولوی نے اپنی تقریر میں وہ بازی کاٹ دھرانا شروع کر دیا جو کہ سب سے پہلے امت میں تفریق ڈالنے کے لئے احمد رضا نے کیا تھا۔

اور مولوی مذکور نے فتویٰ جاری کیا کہ جس دکان پر یا رسول اللہ نہ لکھا ہو اس سے خرید و فروخت نہ کی جائے۔

جواباً مولانا جھنگوی نے فرمایا کہ اہل سنت اپنی دکانوں پر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھنا شروع کر دیں۔ اور جہاں رسول اللہ لکھا ہو۔ وہاں دکان دار سے کہو کہ ہم اس جگہ یا مٹا کر محمد لکھنا چاہتے ہیں اگر لکھنے دے تو لکھ دو اور اگر وہ انکار کر دے تو مجھے بتاؤ میں مہم شروع کروں گا کہ انہوں نے کلمہ یا کا پڑھا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نہیں پڑھا اور یہ درحقیقت مرزائی ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہیں۔

پھر کیا تھا؟ دکان داروں نے محمد رسول اللہ لکھنا شروع کر دیا اور یوں بھی اہل بدعت کی دال نہیں گلنے دی گئی۔ جب امیر عزیمت نے اس بریلوی کو چیلنج کیا تو مذکورہ مولوی پردہ نشین ہو گیا اور سامنے آنے کی ہمت نہ ہو سکی جب مولوی صدیق رضا خانی ہر طرح سے لا جواب اور نامراد ہو گیا اور اسکی مسجد کے کچھ لوگ مایوس ہو گئے تو انہوں نے مولوی صدیق بریلوی کو مسجد کی امامت سے چھٹی دے دی اور یوں امیر عزیمت کو فتح و کامرانی کا پہلا تمغہ نصیب ہوا۔

دوسری طرف ان دنوں امیر عزیمت جھنگ کے جاگیرداروں کو لالکار رہے تھے اور انکی شیعہ نوازی کے رد پر تقریر بھی ہوتی رہتی۔ اور پھر حکومت جو کہ قومی اتحاد کے خلاف کمر باندھے تھی اور انتظامیہ کو امیر عزیمت کے بیان حقائق سے بھرپور تقریر بھی ہضم نہیں ہوتی تھی۔

گویا بالفاظ دیگر۔ روافض، جاگیردار، انتظامیہ، حکومت، سبھی حق گوئی کی وجہ سے امیر عزیمت سے نالاں تھے اور روافض کے لنگوٹی بھائی رضا خانی بھی اپنے بھائیوں کے مکروہ کردار و نظریات سے پردہ در پر خفا تھے۔ اسی لئے امیر عزیمت کی کردار کشی کیلئے بریلوی اور شیعوں نے مل کر مولانا شہید پر سپیکر چوری کا مقدمہ کرایا جس پر چوک اٹھا ہزاروں پر احتجاجی جلسہ ہوا۔ بحوالہ سالنامہ سرخرو صفحہ ۲۹۹۔

عید گاہ مسجد کی انتظامیہ نے مولوی صدیق بریلوی کو مسجد کی شکست کی وجہ سے خطابت سے معزول کر کے مولوی اشرف سیالوی کو مقرر کر دیا۔

تو انتظامیہ نے مناظرے کیلئے ماحول کو سازگار بنایا اور اس وقت کے ڈی سی نے علاقہ کینوں کو اپنے دفتر بلوایا اور امیر عزیمت کو ہرانے کیلئے اور انکی کردار کشی کیلئے انتظامیہ نے اپنی

مرضی کے منصف رکھے اور ان منصفین میں ایک شیعہ تھا، ایک بریلوی تھا، اور ایک بریلویوں کا جانبدار تھا۔

ڈی سی نے یہ ظاہر کیا کہ یہ تینوں غیر جانبدار ہیں اور اس دوران زبردستی علاقہ کے چند افراد سے ڈرا دھمکا کر دستخط لے لئے۔ اب امیر عزیمت کے پاس دوراستے تھے یا تو مناظر سے انکار کر دیتے۔ ایسے میں یہ ڈھنڈورا پیٹا جاتا کہ مولانا جھنگوی مناظر سے جان چھڑانا چاہتے ہیں اور اگر مناظرے کے لئے حامی بھرتے ہیں تو بھی منصفین جانبدار تھے۔ کیا کیا جائے؟

امیر عزیمت نے تو کلاً علی اللہ تمام حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے مناظرہ کو قبول فرمایا لیکن منصفین پر جانبداری کے اندیشے کے پیش نظر امیر عزیمت نے غیر جانبداری کا حلف لینے کا کہا تو باوجود اصرار کے بریلویوں کی مداخلت کی وجہ سے اسے رد کر دیا گیا۔ ملاحظہ ہو مناظرہ جھنگ صفحہ ۴۸

اور یوں مناظرہ شروع ہو گیا۔

انتظامیہ کی طرف سے بریلویت کی جانبداری کا اندازہ آپ یہاں سے لگا سکتے ہیں کہ استاذ العلماء حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب مدظلہ شیخ الحدیث جامعہ محمودیہ جھنگ فرماتے ہیں کہ ناچیز اس وقت ابھی درجہ عالیہ کا طالب علم تھا ایک ملاقات میں مولانا مرحوم نے فرمایا کہ کوئی میرا معین بنے کو تیار نہیں آپ وقت نکالیں کبیر والا اور ملتان سے کچھ کتابیں لانی ہیں۔

ناچیز نے رفاقت قبول کر لی پھر مولانا مرحوم نے اپنا حاصل مطالعہ باحوالہ جو ایک رجسٹر میں درج کیا ہوا تھا مجھے دے کر فرمایا کہ درج شدہ حوالہ جات کا ایک بار اصل کتب سے موازنہ کر لیں۔ میں نے حکم کی تعمیل کی پھر فرمایا کہ کل صبح آٹھ بجے احرار پارک کے قریب مکان میں مناظرہ طے ہے آپ میرے ساتھ رہیں۔ مگر میرے گھر سے فون آ گیا کہ والدہ بیمار ہے ضرور ایک بار چند انوار محلہ میں مکان پر آئیں۔ ناچیز کو مجبوراً آنا پڑ گیا ارادہ تھا کہ صبح سات آٹھ بجے پہنچ جاؤنگا مگر اہل بدعت نے مقامی انتظامیہ سے ملی بھگت کر کے نماز فجر کے فوراً بعد مولانا مرحوم اور وہاں موجود چند علماء و انتظامیہ کو گاڑی میں ڈال کر گوجرہ روڈ پر شہر سے چھ میل دور پہنچا دیا اور اہل حق کے لئے ناکہ بندی کر دی حتیٰ کہ کھانا تک کے پہنچانے کی اجازت نہ دی جبکہ اہل بدعت کا کھانا حکومتی گاڑیوں پر لے جایا گیا۔ ناچیز نے تو اطلاع ملنے پر پیدل پہنچنے کی کوشش کی مگر جگہ جگہ کی

رکاڈیں تھیں بالآخر وہاں تک رسائی نہ ہو سکی شام کو افواہ پھیلا دی گئی کہ مولانا مرحوم شکست کھا گئے ہیں۔ ہر طرف طوفان بدتمیزی برپا ہے اور اہل بدعت بھنگڑے ڈال رہے ہیں۔

حضرت مرحوم کا گلاناہ چلتا تھا، صدر مناظر حضرت مولانا منظور احمد چنیوٹی رحمۃ اللہ نے تقریر فرمائی اور کہا کہ جھنگ انتظامیہ نے جانبداری کا ثبوت دیا ہے اور جرح صاحبان نے بھی دھوکہ دیا ہے لہذا ہم حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے یہ فیصلہ تسلیم نہیں کرتے مجلس برخاست ہو گئی۔ (بحوالہ سالنامہ سرخرو صفحہ ۲۸۳)

اس مناظرہ میں منصفین اور انتظامیہ کی بریلوی جانبداری کی تفصیل تو آپ کو آئیو الے صفحات میں مل جائے گی لیکن یہاں یہ بات بھی یاد رکھیں کہ بریلوی کی طرف سے ”العقاد مناظر کا پس منظر“ کے عنوان سے مناظرہ جھنگ میں انتہائی جھوٹ اور دروغ گوئی سے کام لیا گیا ہے اور امیر عزیمت کی طرف ایسی باتوں کی نسبت کی گئی ہے کہ جو حضرت نے یا تو کہی نہیں تھی یا پھر جواب آں غزل کے طور۔ لیکن بریلوی فرقہ کی مثال اس آدمی جیسی ہے کہ جس نے عدالت میں جا کر گواہی دی کہ فریق مخالف نے مجھے دوسرا تھپڑ چوتھا تھپڑ اور چھٹا تھپڑ مارا۔ لیکن جج نے پوچھا کہ تم نے پہلا۔ تیسرا۔ اور پانچواں تھپڑ کیوں بیان نہیں کیا تو وہ معصومیت کے انداز میں بولا کہ وہ تو میں نے اسے مارے تھے۔

اس مقدمہ کے لکھنے والے ”اشرف سیالوی یا گنام قادری“ جو بھی ہو اس نے یہی انداز استعمال کیا ہے۔

بھنگڑے کی ابتداء بریلوی حضرات کی طرف سے ہوئی اور اسے امیر عزیمت کے سر دھر دیا۔

احمد رضا خان۔ مصطفیٰ رضا۔ نعیم الدین۔ حشمت علی قادری۔ محبوب علی خان اور دیگر سیکڑوں بریلوی جب علماء اہلسنت دیوبند پر کفر وارتداد کے فتوے لگا رہے تھے اور گالم گلوچ کی زبان استعمال کر رہے تھے تو اس وقت امیر عزیمت پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔

ہم چیخ سے کہتے ہیں اور بیاگ دھل کہتے ہیں کہ ہمارے اور بریلوی بزرگوں کی کتابیں اٹھا کر دیکھ لی جائیں نام لے لے کر گالیاں دینے کی ابتداء کس نے کی؟ مجرم خود بخود پردے سے باہر آ جائے گا

یہ جو دامن پہ تھارے ہیں لہو کے چھینے تم کو اک عمر گزر جائے گی دھو تے دھو تے
مقدمہ نگار نے امیر عزیمت کی طرف یہ بیان منسوب کیا ہے کہ انہوں نے ۲۷ اکتوبر
کے مناظرے میں بریلویت کے چیتھڑے چوک میں لٹکانے کی بات کی تھی۔ مناظرہ جھنگ صفحہ ۸
اس انتساب میں صداقت کتنی ہے؟ ہمیں اس سے سروکار نہیں۔ لیکن اس قدر بات
حقیقت ہے اور فریق مخالف نے بھی تسلیم کی ہے کہ ساری زندگی دوسروں پر گستاخی کے فتوے
لگانے والوں نے اس مناظرے کے فیصلے پر دستخط کر کے اپنا اور اپنے بزرگوں کا نسبتاً گستاخ ہونا
تسلیم کر لیا۔ ہم نے چونکہ یہ فیصلہ تسلیم ہی نہیں کیا جیسا کہ پیچھے مولانا منظور چینیوٹی کے بیان سے
ظاہر ہو چکا ہے۔

اسی لیے بریلوی بہر حال نسبتاً اپنا گستاخ ہونا تسلیم کر چکے ہیں اور چیتھڑے کیسے اڑتے
ہیں۔ مجرم نے عدالت میں کھڑے ہو کر اپنے جرم کا اقرار کر لیا تو السمراء یوخذ باقرارہ کے
پیش نظر کون اسکی براءت کر سکتا ہے اور آنے والی تحریرات سے یہ بات بخوبی واضح ہو جائے گی کہ
اشرف سیالوی نے خود اپنے خلاف اور اپنے مسلک کے خلاف اس مناظرے میں کتنی باتیں کیں؟
اور پھر آنے والے وقتوں میں وہی اشرف سیالوی بریلوی جماعت کے کئی علماء کے فتوؤں سے
گستاخ رسول ٹھہرا۔

نصف صد سے زائد بریلوی علماء کے نزدیک آج بھی اشرف سیالوی گستاخ رسول بے
دین بے ادب کافر و مرتد ہے۔

یہ عذر امتحان جذب دل کیسا نکل آیا

میں الزام انکو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

جائے۔ اشرف سیالوی صاحب دیکھئے آپکی بریلویت کے چیتھڑے مولانا جھنگوی کے
علاوہ خود آپکے ہم مسلک علماء نے بھی بیچ چوراھے لٹکا دیئے ہیں یا نہیں؟ بریلوی اس مناظرے کو
مدیم الشال قرار دیتے ہیں۔ مناظرہ جھنگ صفحہ ۱۰

واقعی ایسا مناظرہ کسی نے نہیں دیکھا ہوگا جسمیں مناظر اپنے آپ کو نسبتاً گستاخ مان کر
لڑا۔ یہاں کہ اشرف سیالوی نے کیا۔

اور طرف مقابلہ یہ کہ مذکورہ مناظرہ میں جو فیصلہ دیا گیا جس پر بریلوی خوش ہیں یہ فیصلہ۔

الکلامیہ اور بریلوی جماعت کی ملی بھگت سے ایک سال پہلے کا تحریر کردہ ہے مناظرہ سن ۱۹۷۹
میں ہوا اور فیصلہ ایک سال قبل ۱۹۷۸ میں انتظامیہ اور بریلوی جماعت کی ملی بھگت ہو چکا تھا۔
دیکھئے! فیصلہ کے نیچے تاریخ ایک سال پہلے کی درج ہے۔ تسلی کیلئے خود دیکھیں مناظرہ
صفحہ آخری صفحہ ۲۹۴ مکتبہ فریدیہ ساہیوال۔ اسے کاتب کی غلطی بھی نہیں کہا جاسکتا کیونکہ
جس طرح مناظرہ جھنگ کے ہر پرانے نسخے میں یہی تاریخ درج ہے اسی طرح مولوی عبدالحکیم
شرف قادری نے اپنی کتاب عظمتوں کے پاسان ۲۵۱ پر بھی بالکل صاف طور پر ۷۸ - ۸ -
۲۷ کی تاریخ درج کی ہے اور پھر اسی کتاب کے صفحہ ۲۵۲ پر اصل تحریر کا عکس بھی موجود ہے اور
انہیں بھی یہی تاریخ موجود ہے۔ ۷۸ - ۸ - ۲۷۔

مناظرے سے ایک سال پہلے سے طے شدہ فیصلہ میں ملوث بریلوی انتظامیہ۔ اور
مصلحین کو ہم کیسے۔ فاتح۔ غیر جانبدار اور منصفین کی انصاف پسندی کہہ سکتے ہیں۔ یہ سب
کچھ دیکھنے کے بعد واضح طور پر یہ سمجھ میں آتا ہے کہ اہل سنت کے خلاف سازش کی گئی اور نا
انصافی کی گئی۔

میری رسوائی کی عالمگیر ہے یہ تحریک

یہ منصوبہ مجھ کو سوچا سمجھا لگتا ہے

پھر یہ بات بھی پیش نظر رہے کہ اگر اس مناظرے میں اشرف سیالوی خود کو فاتح سمجھتے
تھے تو پھر انہیں مناظرہ جھنگ لکھتے ہوئے ۴۷ کے قریب مقامات پر حاشیہ لگانے کی ضرورت کیوں
پیش آئی۔ اور بار بار یہ کیوں لکھنا پڑا کہ میں مناظرے میں وقت ختم ہونے کی وجہ سے اس بات کا
جواب نہیں دے سکا اب دے رہا ہوں۔ دیکھئے (مناظرہ جھنگ مختلف صفحات) کیا آپ مناظرہ
جھنگ میں کئی باتوں کا جواب نہیں دے سکے تو پھر آپ فاتح کیسے ٹھہرے؟ یہ کون سی دنیا کا
انصاف ہے کہ ہر بات کا جواب دینے والا شکست خوردہ اور جوابات نہ دے سکے والا فاتح؟

قربان جاؤں علماء اہلسنت و جماعت دیوبند کے مقام پر کہ مولانا خلیل احمد سہارنپوری
پر کفر کا فتویٰ لگانے والے احمد رضا کو پھر کبھی حرم جانے کی توفیق نہ ہوئی اور بریلی ہی میں ہی مقبرہ
ہا۔ لیکن جس سہارنپوری پر فتویٰ لگایا گیا اسے اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے مدینہ اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں جنت البقیع میں جگہ عطا فرمائی اور انکی قبر تاقیامت نبی ﷺ کے پڑوس

میں رہے گی اور فتوے لگانے والا احمد رضا بریلی میں مدفون رہے گا، اور پھر شاہ اسماعیل شہیدؒ کی کرامت دیکھئے کہ احمد رضا نے اس مرد مجاہد پر گستاخی کا فتویٰ لگایا اور تکفیر کی۔ (دیکھئے الکوئبۃ الشہائیۃ) اور کہا کہ جو انکے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے (فتاویٰ رضویہ، عرفان شریعت) لیکن احمد رضا نے اپنے مرنے سے دو سال پہلے یہ فتویٰ دیا کہ میرا مسلک یہ ہے کہ وہ یزیدی کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔ ملفوظات

اور یوں وہ کافر نہ کہہ کر اپنے ہی فتوے سے کافر ٹھہرے۔ وہ مرد مجاہد تو پہلے بھی احمد رضا کے فتوے سے محفوظ تھے اور آخر تک رہے لیکن تکفیر کرنے والا احمد رضا خود اپنے فتوے سے ہی اور اپنے ہی منہ دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا اسی طرح اشرف سیالوی جو کہ امیر عزیمت کو گستاخ ثابت کرنے آیا تھا لیکن امیر عزیمت کی شکست ثابت کرنے کے بجائے وہ اس فیصلے پر دستخط کر کے اپنے آپ کو سبوتا گستاخ مان گیا۔

اور آنے والے مضامین میں آپ کے سامنے یہ بات ظاہر ہو جائے گی۔ مناظرہ جھنگ کا موضوع تھا گستاخ کون؟ دیوبندی یا بریلوی۔ اور اشرف سیالوی نے جس طرح مناظرے کے آخر میں اپنا سبوتا گستاخ ہونا تسلیم کیا تھا۔ تو پھر اسی طرح پچاس سے زائد علماء بریلویہ نے بھی اشرف سیالوی کو کافر قرار دے دیا (تفصیل آنے والی سطور میں ملاحظہ فرمائیے)

کافر ہوئے جو آپ تو میرا تصور کیا جو کچھ کیا تم نے کیا بے خطا ہوں میں

اور مزے کی بات یہ ہے کہ اس مناظرے میں بریلویوں کی طرف سے مناظر مولوی اشرف سیالوی اور معاون مولوی طاہر القادری تھے۔ اور یہ دونوں جو کہ علماء اہلسنت کو کافر اور گستاخ ثابت کرنا چاہتے تھے آج بریلوی جماعت کی اکثریت کے ہاں خود کافر اور گستاخ ٹھہر چکے ہیں۔ یہ علماء اہلسنت دیوبند کی کرامت ہے کہ جو بھی انکی تکفیر کرتا ہے وہ سب سے پہلے اپنوں کے فتوؤں سے دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ سچ فرمایا اللہ نے حدیث قدسی میں کہ جو اللہ کے دوستوں سے دشمنی کرتا ہے اللہ اس سے اعلان جنگ کرتا ہے۔

جل گیا میرا شین تو کوئی بات نہیں دیکھنا یہ ہے کہ اب آگ کدھر لگتی ہے

الحمد للہ۔ امیر عزیمت آج بھی علماء اہلسنت کے ہاں قابل قدر ہستی ہیں اور انکے بارے میں کچھ تو ہم آنے والے صفحات میں علماء اہلسنت کی آراء پیش کر دیں گے لیکن باقی اگر

کسی نے تفصیل دیکھی ہو تو وہ سالنامہ سرخرو کا امیر عزیمت نمبر ملاحظہ کرے۔ جس میں مختلف سیاسی و مذہبی جماعتوں سے تعلق رکھنے والے علماء کرام دینی قائدین معاصرین اہل علم و دانش مبلغین و مناظرین اور سماجی شخصیات نے امیر عزیمت کو خراج عقیدت پیش کیا ہے۔

باطل جو صداقت سے الجھتا ہے تو الجھے ذروں سے یہ خورشید چھپا ہے نہ چھپے گا

مناظرہ جھنگ کا مطالعہ کرنے والے سے قطعاً یہ بات پوشیدہ نہیں رہے گی کہ امیر عزیمت کا پلڑا آخر تک بھاری رہا۔ آنے والے مضامین میں یہ بات واضح ہو جائے گی اشرف سیالوی نے امیر عزیمت کے کئی دلائل کا یا تو سرے سے جواب ہی نہیں دیا، یا پھر سرسری طور پر جان چھڑانے کی کوشش کی اور اس کا اقرار خود بریلوی مسلک کے مولوی نصیر الدین گولڑوی نے بھی اپنی کتاب لطمة الغیب میں کیا ہے۔

مناظرے کے بالکل آخر میں جب امیر عزیمت نے پیر مہر علی شاہ کے حوالے سے دلیل دی کہ انہوں نے شاہ اسماعیل شہید کو شکوہ اللہ سعیم (اللہ انکی کوششوں کا بدلہ دے) اور ماجور (ثواب کا بدلہ پانے والا) اور مثاب (ثواب کا حق دار) کہا ہے۔ اور یہ تین دعائیں پیر صاحب نے شاہ اسماعیل صاحب شہید کو دی ہیں تو اشرف سیالوی نے پہلی گڑبڑ تو یہ کی کہ امیر عزیمت کے الفاظ کیسٹ سے غلط نقل کئے اور ماجور اور مثاب کے بجائے معذور مصاب نقل کئے اور دوسری یہ کہ تتمہ کے عنوان سے جواب دینے کی کوشش کی، لیکن ناکام رہے۔ اسلئے کہ جس طرح یہاں پیر صاحب نے شاہ اسماعیل شہید کے لئے خراج عقیدت کے الفاظ لکھے ہیں اسکے بعد پیر صاحب سے کبھی بھی شاہ صاحب کی تکفیر ثابت نہیں۔ اور امیر عزیمت نے حاجی امداد اللہ کے حوالے سے لکھا کہ انہوں نے مولانا خلیل احمد سہارنپوری اور مولانا رشید احمد گنگوہی پر فتویٰ کفر پر مشتمل کتاب ”تقدیس الوکیل“ پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ جس سے پتہ چل گیا کہ ان مصنفین کو وہ مسلمان جانتے تھے اور جب وہ مسلمان جانتے تھے تو ظاہر ہے ان عبارات کا یہ مطلب نہیں تھا اور نہ ہی ان بزرگوں نے یہ مطلب لیا، حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی پیر مہر علی شاہ صاحب کے بھی پیر ہیں جنہوں نے انکی بیعت کی ہے اتنے بڑے بڑے اساتذہ جبکہ یہ چیزیں تسلیم کر رہے ہیں تو اس کے بعد اعتراض کا کیا معنی؟ مناظرہ جھنگ صفحہ ۲۵۹

تو تتمہ میں گھر بیٹھ کر اشرف سیالوی نے اس حوالے کا یہ جواب دیا کہ اگر حاجی صاحب

ان عبارات کو کفر یہ نہ سمجھتے تو فتویٰ کفر پر دستخط کرنے پر کیوں آمادہ ہوتے، الی آخرہ..... مناظرہ جھنگ ۲۵۹

جبکہ یہ اشرف سیالوی کا بالکل سفید جھوٹ ہے کہ حاجی امداد اللہ مہاجر کی فتویٰ کفر پر دستخط کرنے پر آمادہ تھے۔ بلکہ حضرت نہ تو اسپر آمادہ تھے اور نہ کبھی حاجی صاحب نے تکفیر کی۔ باقی بریلوی جعل سازی میں انتہائی ماہر ہیں ہر ایک کے نام سے دستخطی فتوے شائع کرنا انکے دائیں ہاتھ کا کام ہے جیسا کہ مولانا رشید احمد گنگوہی اور کئی علماء کے نام سے انہوں نے فتوے گھڑ لئے ہیں بلکہ بریلویوں کی کتاب ”پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں“ وغیرہ میں تو اس قدر بھی لکھا ہے کہ بریلوی جماعت کے ایک بہت بڑے عالم نے مولوی عبد القیوم ہزاروی بریلوی کے نام سے فتویٰ گھڑ لیا۔ تو اس گھڑن تو جماعت کے کسی فتوے پر کیسے عمل کیا جائے۔ اور یہی حال بریلوی جماعت نے مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی عبارت کے ساتھ بھی کیا ہے انکی واضح عبارت انوار ساطعہ۔ مصنفہ عبد السمیع رامپوری پر موجود ہے کہ انہوں نے رام پوری سے کہا کہ یہ مقدمہ (اختلاف) جتنا دب سکے دبائیو اور ہرگز نہ بڑھائیو فقط والسلام۔ انوار ساطعہ صفحہ ۳۰۔ لیکن گھڑن تو جماعت نے انکے نام سے بعد میں معاملے کو بڑھانے والا فتویٰ گڑھ لیا۔ اب ظاہر ہے کہ جب وہ معاملہ کو دبانا چاہتے تھے تو پھر خود اسکی مخالفت کیوں کرتے؟

دلائل مولانا حق نواز جھنگوی کے مضبوط اور زیادہ تھے اور اشرف سیالوی کے ہر سوال اور اعتراض کا جواب بھی امیر عزیمت نے دیا لیکن اشرف سیالوی بعد میں حاشیے لگا کر جواب دیتا رہا۔ پھر مصنفین اور انتظامیہ بھی جانبداری کا مظاہرہ کرتے رہے اور دیگر کئی حقائق ہیں جو ہم نے اس رسالے میں بیان کر دیئے ہیں تو پھر جیت اشرف سیالوی کی کیسے مانی جائے؟ بریلوی کئی عرصے سے جھنگ کی سر زمین پر فتح مبین منا کر اور مینارہ بنا کر افتراق کو ہوادے رہے ہیں جبکہ اس میں انکی واضح شکست ہوئی تھی۔ کہیں ایسا ہوتا ہے کہ آدمی شکست کھا کر فتح کے جشن منائے؟ جی ہاں! خود بریلویوں کی یہ عادت ہے کہ وہ ہار کر بھی انہیں خفت مٹانے کے لئے جیت اور فتح مبین کے جشن مناتے ہیں۔ جیسا کہ عبدالقادر بریلوی لکھتا ہے۔

اہل انصاف سے اپیل:

مناظرے میں مفکر اسلام نے اپنے موقف پر جو دلائل پیش کئے عابد جلالی (بریلوی)

کسی دلیل کا رد نہ کر سکا اور عابد جلالی نے جو دلائل پیش کئے مفکر اسلام نے سب کا رد فرمایا۔ مناظرے میں اتنی واضح شکست کے باوجود عابد جلالی کی طرف سے فتح مبین کا نفرس کا انعقاد انتہائی عجیب محسوس ہوتا ہے۔ روئیداد مناظرہ صفحہ ۳۵۔ لیکن یہ عجیب محسوس نہیں ہونا چاہئے۔ کیونکہ بریلویت کی یہ تاریخی عادت ہے کہ احمد رضا کبھی علماء اہلسنت کا سامنا نہ کر سکا۔ لیکن بریلوی پھر بھی اسے فاتح قرار دیتے ہیں۔ اگر اشرف سیالوی بھی فاتح ہوتا تو اسکا معاون طاہر القادری بعد میں امیر عزیمت کی خدمت میں آکر معافی کیوں مانگتا؟

صاف ظاہر ہے کہ معافی اپنے جرم اور مجرم ثابت ہونے کی مانگی جا رہی تھی۔ آخر ہم مولوی اشرف سیالوی کے مناظرہ جھنگ کے ریمارکس لکھتے ہیں اور بریلوی جماعت سے فتویٰ طلب کرتے ہیں کہ انکے قائل کا کیا حکم ہے؟ اشرف سیالوی بریلوی شاہ شہید کو صراط مستقیم کی عبارت پر مشورہ دیتے ہیں کہ

”تصور سے منع کر دیا جاتا کہ حضور کا خیال ہی نہ آنے دیا جائے اور نماز کے اندر سرکار کی طرف توجہ نہ کی جائے کیونکہ اسمیں تعظیم مصطفیٰ ﷺ پیدا ہوگی اللہ کی توحید میں خلل آئے گا اتنا ہی کہہ دینا کافی تھا، مسئلہ سمجھانے کے لئے یہ الفاظ موجود تھے یا یوں کہہ دیا جاتا کہ اگرچہ سرکار کا خیال ہی کیوں نہ ہو اسکی طرف متوجہ نہیں ہونا چاہئے ادھر سے توجہ ہٹا لینی چاہئے تاکہ ایسی تعظیم لازم نہ آئے جو توحید کے منافی ہو۔“

مناظرہ جھنگ صفحہ ۱۰۹۔

عبارت نمبر ۲۔

”اگر ذمی کوئی کلمہ گستاخی استعمال کرتا ہے اور دارالسلام میں رہتا ہو تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا لیکن اگر کوئی مسلمان کلمہ گستاخی استعمال کرتا ہے تو اسکو قتل کر دیا جائے گا۔“ مناظرہ جھنگ صفحہ ۱۳۸۔

جواب کا منتظر: نجیب اللہ عمر

امیر عزیمت کی حیات کا مختصر خاکہ

ادارہ

مولانا حق نواز جھنگوی شہید مہر خاندان سے تعلق رکھتے تھے ضلع جھنگ سے بیس میل دور علاقہ چند تھانہ من موضع چیلہ رجوانہ میں بوہڑ والا کوہ جو دریائے جھلم کے کنارے واقع ہے ان کی جائے پیدائش ہے پیدائش ۱۹۵۲ صبح صادق، حضرت کے والد مہر ولی محمد پیشہ زمینداری سے وابستہ تھے انکی کھوجی کی صفت تھی جس سے وہ مخلوق کی خدمت سرانجام دیتے تھے، حضرت نے حفظ قرآن اپنے ماموں حافظ جان محمد صاحب سے کوہ بوہڑ والا میں کیا۔ مولانا نے جھنگ ملتان میں کئی مدارس قائم کرنے والے پیر مبارک شاہ بغدادی کے مدرسہ جامع مسجد شیخان میں گردان مکمل کی جو کہ عبدالحکیم میں ہے، ابتداء سے مشکوٰۃ (موقوف علیہ) تک کی تعلیم جامعہ دارالعلوم کبیر والا سے حاصل کی دورہ حدیث شریف جامع خیر المدارس ملتان سے کیا، دوران تعلیم آپ نے تقابل ادیان کورس مناظر اسلام حضرت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب سے تنظیم اہل سنت کے مرکزی دفتر چوک نواں شہر میں کیا۔ انیس سال کی کم عمری میں سند فراغت حاصل کی آپ کے اساتذہ میں مولانا عبدالعزیز لدھیانوی، مولانا محمد علی، مولانا منظور الحق، مولانا محمد صدیق جالندھری، مولانا محمد شریف کشمیری، مفتی عبدالستار صاحب،

۲۳ اگست ۱۹۷۳ فراغت کے کچھ عرصہ بعد محلہ پیلاں والی کی جامع مسجد (موجودہ جامع مسجد حق نواز) میں خطابت کے فرائض سنبھالے، ۲۲ فروری ۱۹۹۰ جمعرات بمطابق ۲۷ رجب نماز عشاء ادا کرنے کے بعد آپ گھر آئے اور قریب کی ایک تقریب جانے کے لئے نکلے ہی تھے کہ سفاک قاتلوں نے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی اور اس طرح بے باک نڈر عاشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم غلام صحابہ ماہتاب علم عمل آفتاب نور و عرفاں ہمت و عزیمت کے کوہ گراں نے اپنی جان صحابہ کی چوکیداری میں قربان کر دی نماز جمعہ کے بعد جنازہ ہوا جو کہ مولانا عبداللہ درخواستی نے ادا کرایا ہلکی ہلکی بوند باندی میں لاکھوں افراد نے جنازہ ادا کیا اور انکے اپنے جاری کردہ ادارہ جامعہ محمودیہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

اظہار تشکر

ہم دارہ نور سنت کے تمام اراکین علماء کرام کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہمارے ساتھ اس رسالے کی تیاری میں کسی بھی قسم کی معاونت کی ہے۔

مثلاً مناظر اہلسنت مولانا امیر احمد اختر صاحب،

صاحب زادہ اہلسنت مولانا عبدالقدوس قارن صاحب،

شیخ الحدیث مولانا عبدالرحیم صاحب جامعہ محمودیہ،

مناظر اہلسنت مولانا رب نواز خفی صاحب،

شیر اہلسنت مولانا ابوالیوب قادری صاحب،

فاتح بریلویت مولانا حامد احمد نقشبندی صاحب،

مصنف کتب کثیرہ مولانا ثناء اللہ سعد شجاع آبادی،

مولانا جمیل الرحمن عباسی صاحب،

محترم اشتیاق احمد صاحب، مدیر بچوں کا اسلام،

مفتی نجیب اللہ عمر صاحب،

شہزادہ امیر عزیمت مولانا مسرور نواز صاحب،

محترم بھائی ساجد خان نقشبندی صاحب،

مفتی مجاہد صاحب،

محترم بھائی محمد سفیان معاویہ صاحب -

مولانا حق نواز جھنگوی علمائے اہلسنت کی نظر میں

ادارہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

اگرچہ مولانا حق نواز جھنگوی کی امت مسلمہ کو ابھی ضرورت تھی مگر ان کا خون رائیگاں نہیں جائیگا۔

مولانا سید عطاء حسین شاہ بخاری

انکے اخلاص اور جذبہ لٹھیت کی وجہ سے حرم نبوی میں انکے لیے دعائیں ہوتی تھیں بلکہ تمام مسلمان انکے لیے دعا گو تھے اور ہیں۔ سرخرو صفحہ ۱۵۹۔

قاری حنیف جالندھری۔

آپ نے پوری زندگی عجیب فقر و استغناء کی ملی جلی کیفیت میں گزاری، سرخرو صفحہ ۱۷۴۔

مولانا انور اکاڑوی

مولانا کو دنیا سے گئے اگرچہ بیس برس کے قریب ہو چکے ہیں مگر انکی مجاہدانہ اور مخلصانہ مساعی اور انکا مشن تا حال زندہ ہے۔ سرخرو صفحہ ۱۷۵۔

علامہ خالد محمود صاحب۔

مولانا حق نواز کی ان قربانیوں سے دین حق کے لئے پہلے قربان ہونے والوں کی تاریخ بھی جاگ اٹھی۔ سرخرو صفحہ ۱۸۰۔

مولانا منظور احمد چنیوٹی۔

امیر عزیمت مولانا حق نواز شہید (جعل اللہ الجتہ مٹواہ) کا تعارف مختصر یوں کرایا جاسکتا ہے۔ عالم باعمل صاحب عزیمت، شعلہ بیان، مقرر نڈر، اور بے خوف سپہ سالار اور فدائے اصحاب رسول، سنی قوم کی متاع عزیز جو بگولہ بن کر اٹھا آندھی کی طرح آیا اور شہادت کا عظیم مرتبہ پا کر دنیا سے رخصت ہو گیا۔ صفحہ ۱۸۱۔

مولانا فضل الرحمن۔

مولانا حق نواز جھنگوی کی پوری زندگی دین حق اور اسلام کی تبلیغ میں گزری انہوں نے مجاہدانہ انداز میں اپنے کام کو آگے بڑھایا، انہوں نے دین کیلئے اور راہ حق میں قربانی دینے والوں کی تاریخ میں اپنے خون سے اسکی آبیاری کی ہم مولانا جھنگوی کے کردار پر شرمندہ نہیں وہ رہتی دنیا تک زندہ رہیں گے۔ صفحہ ۸۱۔

مولانا سمیع الحق صاحب۔

انہی مردان باصفائیں سے حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ بھی تھے آپ شمع حق کے ایسے پروانے تھے جنہوں نے ناصرف اپنی ساری زندگی اس شمع کی حفاظت و نصرت میں بسر کی بلکہ اسی شمع حق پر اپنی جان بھی نچھاور کر دی۔ صفحہ ۲۰۲۔

مولانا خواجہ خان محمد۔

مولانا حق نواز جھنگوی صاحب اور انجمن سپاہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے پروگرام کے لحاظ سے بالکل صحیح ہیں۔ صفحہ ۷۸۔

مولانا سرفراز خان صفدر صاحب۔

راقم مولانا حق نواز جھنگوی کی اس سلسلے میں مساعی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ صفحہ ۸۰۔

مولانا عبد المجید لدھیانوی صاحب۔

مولانا حق نواز جھنگوی شہید کے متعلق میرے جذبات ایسے ہیں کہ میں ان کو اصل حق کے دکھی دل کی آرزو اور آواز سمجھتا ہوں۔ صفحہ ۸۰۔

شہادت ہے مطلوب و مقصود مومن

ادارہ نور سنت، شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبد المجید دین پوری صاحب، اور ان کے رفقاء مولانا مفتی صالح صاحب، طالب علم احسان علی اور متبع سنت حضرت مولانا رفیق انجیل صاحب کی شہادت پر خراج تحسین پیش کرتا ہے اور حکومت و دیگر ذمہ دار اداروں سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ ان کے بے نقاب قاتلوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

منجانب: ادارہ

۹۔ سعید اسعد :

پروفیسر محمد طاہر القادری صاحب کی وجہ سے بھی اہلسنت و جماعت کو شدید نقصان پہنچا۔ صفحہ ۲۹۰
اب ہم ان بریلوی علماء اور اکابرین کے صرف ناموں کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے
طاہر القادری کو بدین ضال مضل، کافریا گستاخ کہا ہے:

۱۔ ابوداؤد محمد صادق

۲۔ ڈاکٹر سرفراز نعیمی

۳۔ محمود احمد رضوی

۴۔ میاں جمیل احمد شریوری

۵۔ صاحبزادہ فضل کریم

۶۔ مفتی غلام سرور قادری

۷۔ بشیر القادری

۸۔ بشیر احمد ہاشمی

۹۔ محبوب الرسول قادری

۱۰۔ محمد نواز کھرل

۱۱۔ شاہ احمد نورانی

۱۲۔ نواسہ احمد رضا تقدس علی خان

۱۳۔ عبد الستار خان نیازی

۱۴۔ ابو الخیر محمد حسین قادری سکھر

۱۵۔ محمد رفیق سکھر

۱۶۔ مفتی قاسم یاسینی

۱۷۔ مولوی محمد عارف مہتمم مدرسہ انوار مصطفیٰ سکھر

۱۸۔ مفتی احمد میان برکاتی حیدر آباد

۱۹۔ سید عابد حسین علی پور

۲۰۔ ضیاء اللہ قادری سیالکوٹ

۲۱۔ علامہ الہی بخش لاہور

۲۲۔ مفتی عزیز احمد لاہور

۲۳۔ مولوی عبدالمنان

۲۴۔ مولوی ابوداؤد محمد صادق رضا خانی

۲۵۔ متنازع ترین شخصیت: محمد نواز کھرل

۲۶۔ یہ سب کیا ہے؟

۲۷۔ پروفیسر کی علمی گرفت

طاہر القادری اپنوں کی نظر میں

ادارہ

۱: قاضی عبدالرحمن بریلوی مدرس جامعہ نعیمیہ لاہور
بندہ کی رائے طاہر القادری صاحب کے بارے میں یہ قائم ہوئی ہے کہ وہ گم کردہ راہ ہیں
خطرہ کی گھنٹی صفحہ ۱۵۷
۲: محمد شریف ملتانی:

میرے نزدیک وہ گمراہ ہے من شد شد فی النار کا مصداق ہے۔ ص ۱۵۸
۳: کوکب نورانی:

اکابر علماء حق کا یہی اعلان ہے کہ پروفیسر بھٹکا ہوا ہے صفحہ ۱۵۹
۴: عطاء محمد بندیا لوی:

ایسے آدمی کے ایمان کو خطرہ لاحق ہے۔ صفحہ ۱۶۴
۵: احمد سعید کاظمی:

طاہر القادری کو گمراہ قرار دے چکے ہیں۔ صفحہ ۱۶۵ ندائے اہلسنت لاہور جون صفحہ ۱۹۸۹
۶: مرکزی دارالعلوم جامعہ رضویہ فیصل آباد کافتوی:

طاہر القادری اب بالکل بہک چکا ہے اور اسکی چرب زبانی نے اسے گمراہی کے عمیق ترین
گڑھے میں گرادی اور اسکا اندرونی خبث باہر آ گیا ہے۔ صفحہ ۱۷۵
۷: مرکزی دارالافتاء بریلی کافتوی:

صاحب کتاب مصنف ضال، مضل گمراہ اور گمراہ کن ہے..... ہر مسلمان پر فرض ہے کہ اس
گمراہ شخص کی صحبت، اس کی کتاب کے مطالعے، اسکی تقریر سننے سے اجتناب کرے۔ صفحہ ۱۴۹
۸: نبیرہ احمد رضا اختر خان بریلی:

آپ کا ہر فعل خود آپ کے اقرار سے دین میں رخنہ اندازی و تفرقہ پروری ہو کر صریحاً
کفر کے مترادف ہوا صفحہ ۱۵۰

مناظرہ جھنگ کی جھلکیاں

ادارہ

۱۔ بریلوی مولوی محمد صدیق، امیر عزیمت رحمہ اللہ نے جب اسکو چیلنج کیا تو اس نے راہ فرار اختیار کی۔

۲۔ اور اس وجہ سے انتظامیہ مسجد نے اسے مسجد کی خطابت سے فارغ کر دیا۔

۳۔ بالآخر بریلوی اور حکومت کی ملی بھگت سے اشرف سیالوی کو بلوایا گیا جس کو سیاں شریف سے رائیہ درگاہ کر دیا گیا تھا۔

۴۔ انتظامیہ اور حکومت بیچ میں گھس گئی اور جانبداری کا مظاہرہ کرنے لگی۔

۵۔ انتظامیہ نے جانبدار متصفین لاکر مناظرہ کی تاریخ طے کر دی۔

۶۔ مناظرے کی جگہ عین موقع پر بدل دی گئی تاکہ مداخلت کا خوب موقع مل سکے۔

۷۔ بریلوی حضرات نے امیر عزیمت کی شکست کے اشتہارات پہلے سے چھپوا کر مناظرے والے دن ہی لگا دئے۔

۸۔ امیر عزیمت کو ہرانے کی سازش حکومت اور بریلویوں اور جانبدار منصفوں نے مل کر ایک سال قبل ترتیب دی تھی جس کا ثبوت ججوں کے فیصلے والی تحریر پر ہے۔

۹۔ مناظرہ ۱۹۷۹ء میں ہوا اور ججوں کے دستخط ۱۹۷۸ء کی تاریخ کے ساتھ ہیں۔

۱۰۔ مولانا جھنگوئیؒ ۲۷ سال کے ابتدائی دور کے خطیب تھے، جبکہ بریلوی مسلک کی طرف سے شیخ الحدیث ۱۸ سالہ مدرس، اور اپنے طبقہ کے قدآور شخصیت کو چنا گیا جو عمر میں بھی بڑا تھا۔

۱۱۔ مناظرہ میں امیر عزیمتؒ کی طرف سے گستاخانہ عبارتوں کے حوالہ جات زیادہ تھے سیالوی کے حوالہ جات کم تھے۔

۱۲۔ اشرف سیالوی کی طرف سے پیش کی جانے والی عبارت کا جواب مولانا جھنگوئیؒ نے دیا تھا جبکہ مولانا جھنگوئیؒ کے کئی حوالوں کا جواب نہیں دیا گیا بلکہ بعد میں حاشیہ میں جواب دیئے گئے۔

۱۳۔ جج مسلسل جانبداری کا مظاہرہ کرتے رہے اور امیر عزیمت کو ٹوکے اور ہنتے رہے۔

۱۴۔ دوران مناظرہ اہلسنت کو باہر سے اندر اور اندر سے باہر جانے کی اجازت نہیں دی گئی، اور نہ ہی کھانا لانے کی اجازت دی گئی لیکن اہل بدعت کے لئے سرکاری گاڑیوں پر کھانا لایا گیا۔

۱۵۔ ایک بار اصولی طور پر اشرف سیالوی کو شکست ہو چکی تھی لیکن ججوں نے مخالفت کر کے بریلوی کو بچالیا۔

۱۶۔ بلکہ ایک جج منظور خان نے تو سیالوی کی شکست کا اعلان بھی کر دیا تھا لیکن اسے بٹھا دیا گیا اور بریلوی کی جان بخشی کر دی۔

۱۷۔ ججوں کے غلط فیصلے کو علماء اہلسنت نے جانبداری کی وجہ سے رد کر دیا تھا۔

۱۸۔ بریلویوں نے فیصلے کو مان کر خود کا نسبتاً گستاخ ہونا مان لیا۔

۱۹۔ مناظرے کے بعد پروفیسر طاہر القادری نے آکر امیر عزیمتؒ سے معافی مانگی۔

۲۰۔ پیر نصیر الدین بریلوی کے بقول اشرف سیالوی آخر تک اپنے ممدوح کی عبارتوں کا جواب نہ دے سکا۔ حتمہ الغیب۔

۲۱۔ امیر عزیمتؒ اپنی ہر تقریر کی ابتداء میں تمجید و صلوة سے کرتے جبکہ اشرف سیالوی سوائے چار مقامات کے ہر دفعہ اس فضیلت سے محروم رہا۔

۲۲۔ اور اب مرنے سے پہلے اشرف سیالوی کو بریلوی علماء گستاخ کا فرکہ چکے ہیں اور یوں مناظرے کا فیصلہ امیر عزیمتؒ کی کرامت ظاہر ہو گئی۔ تفصیل دیکھئے کتاب میں

رد بریلویت پر مندرجہ ذیل کتب دستیاب ہیں

- (۱) ہدیہ بریلویت (۲) بریلویوں کی شیطان سے محبت (۳) احمد رضا خان کے باغی بریلوی (۴) صراط مستقیم پر اعتراضات کا جائزہ (۵) روئیداد مناظرہ کوہاٹ (۶) تحریک پاکستان میں علمائے دیوبند کا کردار (۷) مروجہ محفل میلاد (۸) اظہار حقیقت میں تاخیر جرم ہے۔ (۹) مطالعہ بریلویت (کامل ۸ جلد) (۱۰) حسام الحرمین کا تنقیدی جائزہ (۱۱) فقہ جعفریہ کا تنقیدی جائزہ کتابیں منگوانے کیلئے رابطہ کریں 03125860955

بریلویوں کی مندرجہ ذیل نایاب حوالہ جاتی کتب دستیاب ہیں

- (۱) تذکرہ مظہر مسعود (۲) فتاویٰ مظہریہ (۳) مکتوب ابوداؤد بنام ابوالبلال (۴) تجانب اہل سنت (۵) سیرت انوار مظہریہ منگوانے کیلئے رابطہ کریں، 03125860955.03027051716

0313-2002750

مقام عزت مجتبیٰ ﷺ اور انجام شاتم مصطفیٰ ﷺ

از عاشق محبوب خدادنجیب اللہ عمر

ابالعد:

ناموس رسالت کا تحفظ! مسلمانوں پر فرض ہے

فَالَّذِينَ آمَنُوا بِهِ وَعَزَّرُوهُ وَنَصَرُوهُ وَاتَّبَعُوا النُّورَ الَّذِي أُنْزِلَ مَعَهُ ۙ أُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (الاعراف ۱۰۷)

بس جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور نور کی پیروی کرتے ہیں جو ان کیساتھ بھیجا گیا ایسے ہی لوگ پوری کامیابی پانے والے ہیں۔

لَتَوْفِّقُنَا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَتَعَزَّوْهُ وَتَقَرُّوْهُ (الفتح ۹)
تاکہ تم ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر اور ان کی مدد کرو اور ان کی عظمت کا خیال رکھو
نبی مومنوں کے ہاں ان کی جانوں سے بھی بڑھ کر ہیں۔

النَّبِيُّ أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنفُسِهِمْ (الاحزاب ۶)
نبی ﷺ ایمان والوں کے ساتھ تو ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مومن ایسا نہیں جس کے لیے میں دنیا اور آخرت میں سارے انسانوں سے زیادہ اولیٰ اور اقرب نہ ہوں اگر تمہارا دل چاہے تو اس کی تصدیق کیلئے یہ آیت پڑھو النبی اولى بالمؤمنين (بخاری)

نبی ﷺ کی محبت کائنات میں سب سے بڑھ کر ہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کو اپنے ماں باپ اپنی اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبت نہ ہو۔ (بخاری مسلم)

یعنی کائنات میں سب سے زیادہ محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہونا ضروری ہے ورنہ اس کے بغیر ایمان ہی غیر معتبر ہے۔

نبی کے احکامات کے آگے سر تسلیم خم کر دینا چاہیے اپنی خواہشات اور نفسانیت کو مقدم رکھنا ہر گز ناروا فعل ہے اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محرومی کی علامت ہے۔

بدعتی بھی چونکہ سنت کا تارک ہوتا ہے اور خواہش کا پیروکار اس لیے اس کا دعویٰ محبت غلط ہوتا ہے کیونکہ وہ حکم رسول اور طریقہ رسول ﷺ کے آگے اپنی بدعت مقدم رکھتا ہے اور اسی بدعت سے محبت کرتا ہے۔

نبی ﷺ کو تکلیف دینا اللہ کو ایذا دینا ہے:

ان الذين يؤذون الله ورسوله لعنهم الله في الدنيا والآخرة وأعد لهم عذابا مهينا (احزاب ۵۷)

بے شک جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو اذیت دیتے ہیں اللہ تعالیٰ نے دنیا و آخرت میں ان پر لعنت فرمائی ہے اور ان کے لیے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو انکو میرے بعد اپنی تنقید کا نشانہ نہ بناؤ کیونکہ جس نے ان سے محبت کی میری محبت کی وجہ سے کی اور جس نے ان سے بغض رکھا میرے بغض کی وجہ سے رکھا۔ اور جس نے انکو ایذا پہنچائی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی گرفت فرمائے گا۔ (ترمذی)

مذکورہ بالا آیت کریمہ کی تفسیر میں علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ:

یہ آیت کریمہ ان لوگوں کو قتل کرنا واجب قرار دے رہی ہے جو دانستہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت دیتے ہیں، جیسا کہ اس کی تقریر انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب آرہی ہے اور اس سلسلہ میں معاہدہ بھی ان کو نہیں بچا سکتا کیونکہ ہم نے ان سے معاہدہ اس بات پر نہیں کیا کہ وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کر کے اذیت دینے کے مرتکب ہوں۔ (الصارم المسلول ۴۶)

مذکورہ آیت وحدیث اور علامہ ابن تیمیہ کے قول سے یہ بات ثابت ہو رہی ہے کہ اگر اہل ذمہ گستاخی کا ارتکاب کریں گے تو انہیں بھی اس جرم کی سزا کے طور پر قتل کیا جائے گا۔ کیونکہ ہم نے ان کو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اذیت کی اجازت نہیں دی ہم نے تو اس بات پر ان سے معاہدہ کیا ہے کہ وہ اپنے دینی معاملات آزادی کے ساتھ سرانجام دے سکیں (الصارم المسلول ۴۷)

مولوی اشرف سیالوی بریلوی لکھتا ہے کہ:

اگر ذمی کوئی کلمہ گستاخی استعمال کرتا ہے اور دارالاسلام میں رہتا ہو تو اسے قتل نہیں کیا جائے گا۔ (مناظرہ جھنگ ص ۱۳۸)

لیکن مذکورہ بالا آیت حدیث اور علامہ ابن تیمیہ کے اقوال سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اس بریلوی کا یہ کلام سراسر غلط ہے۔

اس لیے کہ امام احمد بن حنبل فرماتے ہیں کہ:

جو شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے یا آپ کی تنقیص شان کرے خواہ مسلمان ہو یا کافر واجب القتل ہے۔ میرے رائے میں اس گستاخی کو قتل کیا جائے اور اس سے توبہ کا مطالبہ نہ کیا جائے جو معاہدہ شکنی کرے اور اسلام میں گستاخی جیسا کوئی فتنہ پیدا کرے وہ واجب القتل ہے۔ کیونکہ مسلمانوں نے اس فتنہ انگیزی کی رخصت پر عہد ذمہ نہیں دیا۔ (الصارم المسلول ۲۸۱)

گستاخ رسول ﷺ مسلمان ہو یا کافر، واجب القتل ہے یہ جمہور علمائے اسلام کا نکتہ نگاہ اور مذہب ہے (الصارم المسلول ۲۳)

اللہ تعالیٰ کی شان الوہیت قرآن حکیم دین اسلام یا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کی وجہ سے ذمی غیر مسلم کا عہد ذمہ ٹوٹنے اور اس کا قتل واجب ہو نیز گستاخی کا ارتکاب کرنے والے مسلمان کے واجب القتل ہونے کے دلائل کتاب وسنت اجماع صحابہ وتابعین اور عقل و قیاس سے ثابت ہے۔ (الصارم المسلول ۳۰)

مولانا حکیم وکیل احمد صاحب فرماتے ہیں:

امام (ابوحنیفہؒ) یہ کہتے ہیں کہ جو کافر ذمی کہ مطیع اہل اسلام ہو گیا ہو اور جزیہ دینا اس نے قبول کر لیا ہو اور بادائے جزیہ اس نے اپنی جان و مال کی حفاظت کر لی ہو وہ اگر آنحضرت ﷺ کو

گالی دے تو اس گالی دینے سے اس کا عہد امان نہیں ٹوٹے گا اور عقد ذمیت اس سے مرتفع نہ ہوگا بشرطیکہ اعلان اور مداومت نہ کرے اس وجہ سے کہ گالی دینا آنحضرت ﷺ کو کفر ہے اور ذمی میں کفر پہلے ہی موجود ہے۔ پس ہر گاہ کفر سابق قدیم اس کا مانع اس کے ذمی ہونے سے نہ ہوا اور باوجود کفر کے بسبب ادا کرنے جزیہ کے جان و مال کا اس کے محفوظ رکھنا اہل اسلام پر واجب ہوا پس کفر طاری جو ذمی ہونے کی حالت میں اس سے صادر ہوا کیوں اس کے عہد کو توڑ ڈالے گا۔ اور بایں ہمہ اس کے بھی امام قائل ہیں کہ اگرچہ قتل اس کا واجب نہیں مگر تادیب اور تعزیر دینا اس کو واجب ہے اور تعزیر بالقتل بھی جائز ہے۔ درمختار میں ہے: ویؤدب الذمی ویعاقب علی سبہ دین الاسلام او القرآن او النبی حاوی وغیرہ۔ قال العینی واختیاری فی السب انه یقتل وتبعہ ابن الہمام انتھی۔ یعنی حاوی وغیرہ میں ہے کہ ادب دیا جاوے ذمی اور عقاب کیا جاوے اس پر بسبب گالی دینے کے دین اسلام کو یا قرآن یا نبی کو اور کہا یعنی نے کہ مختار میرا گالی دینے میں یہ ہے کہ مار ڈالا جاوے اور تابع ہوان کے جواز قتل میں ابن الہمام۔ اور ردالمحتار میں خیر الدین ربلی استاد صاحب درمختار سے منقول ہے: لایلزم من عدم النقص عدم القتل وقد صرحوا قاطبة بانه یعزر علی ذلک ویؤدب وهو یدل علی جواز القتل زجر الغیرۃ اذ یجوز الترقی فی التعزیر الی القتل انتھی۔ حاصل اس کا یہ ہے کہ نہیں لازم آتا ہے نہ ٹوٹنے سے عہد ذمیت کہ ناجائز ہونا قتل کا اور تحقیق تصریح کی ہے تمام مشائخ نے اس امر کی کہ گالی دینے والا ذمی تعزیر کیا جاوے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مار ڈالنا بھی اس کا جائز ہے۔ جب اس سے مقصود تنبیہ اوروں کو ہو کیونکہ تعزیر ساتھ قتل کے بھی جائز ہے۔ اور اس کے بھی امام قائل ہیں کہ وہ حکم اسی وقت تک ہے جب ذمی اعلان اور نکرار نہ کرے بلکہ ایک دو مرتبہ پوشیدہ گالی دے دیوے اور اگر وہ بطور اعلان کے سمجھوں کے سامنے بیباک ہو کے گالی دیت ہو یا اس کی عادت گالی دینے کی ہو اور اکثر اس سے یہ حرکت ہوتی ہو تو ایسی صورت میں قتل اس کا ضرور ہے۔ ردالمحتار میں اور منشی سے منقول ہے: ای اذا لم یعلن فلو اعلن بشتہ او اعتقاده قتل ولو امرأۃ وبہ یفتی الیوم انتھی یعنی ذمی کو بسبب گالی دینے آنحضرت ﷺ کو اس وقت ہے جب کہ وہ بطور اعلان کے گالی نہ دے۔ پس اگر اعلان کیا اس نے شتم نبی کا یا عادت کر لی اس کو مار ڈالا جاوے گا۔ اگرچہ عورت ہو اور اسی پر فتویٰ ہے اس زمانے میں۔ اور بھی

ردالمحتار میں ابن تیمیہ کی کتاب الصارم المسلمول سے منقول ہے: افسی اکثرهم بقتل من سب النبي صلى الله عليه وسلم من اهل الذمة وان اسلم بعد اخذه وقالوا يقتل سياسة انتهي یعنی فتویٰ دیا ہے اکثر حنفیہ نے اس ذمی کے مار ڈالنے کے ساتھ جو گالی دے آنحضرت ﷺ کو اگرچہ اسلام لائے وہ بعد گرفتار ہونے اور کہا حنفیہ نے کہ مار ڈالا جاوے وہ بنظر سیاست۔ اور بھی درمختار میں ہے: رایت فی معروضات المفتی ابی السعود انه ورد امر سلطانی بالعمل بقول ائمتنا القائلین يقتله اذا ظهر انه معتاده انتهي یعنی دیکھا میں نے معروضات مفتی ابوالسعود راوی ہیں کہ وارد ہوا حکم بادشاہی واسطے عمل کرنے کے اوپر قول ائمہ حنفیہ کے کہ قتل کیا جاوے جب کہ گالی دینا اس کی عادت ہووے۔ اور یہی درمختار میں ابن کمال باشا سے منقول ہے: الحق انه يقتل عندنا اذا اعلن بشمته عليه السلام صرح به فی سیر الذخیرۃ انتھی۔ یعنی حق یہ ہے کہ ذمی گالی دینے والا نبی ﷺ کو قتل کیا جاوے گا جب کہ اعلان کرے ساتھ گالی دینے کے تصریح کی ہے اس کی کتاب السیر میں ذخیرہ برہانیہ کے۔ ایسے ہی اور کتب فقہ میں مصرح ہے۔ (حقائق الفقہ ص 420 بحوالہ فصرۃ المجتہدین ص 51)

ان تمام دلائل سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہوگئی ہے کہ ذمی کو گستاخی رسالت کرنے پر قتل کر دیا جائے گا اور اشرف سیالوی بریلوی کا اس سلسلے میں قول بالکل مردود ہے۔ کیونکہ خود رسول اللہ ﷺ کے دور میں بنو قینقاع کی ایک ذمہ عورت اور کعب بن اشرف یہودی ذمی کا قتل ہوا۔

اشرف سیالوی! ذمیوں کی طرف داری کیوں؟

شاید اس کی وجہ وہی ہو سکتی ہے جو کہ بریلوی مسلک کے پیر نصیر الدین گولڑوی نے لکھی ہے کعب ابن اشرف یہودی قرظی (بحوالہ حاشیہ بخاری) جو اپنے بھویہ اشعار اور کفار مکہ کے ساتھ اندرونی ساز باز کے ذریعے اسلام اور بانی اسلام کو نقصان پہنچانے کی ناپاک سازش کرتا اور آنحضرت ﷺ کے خلاف گندی زبان استعمال کرتے ہوئے آپ کو اذیت پہنچاتا رہا اس کے خاتمے کیلئے بھی دربار رسالت سے یہ حکم جاری ہوا من للكعب بن اشرف فانه فقد اذی الله ورسوله۔ یعنی آپ نے صحابہ کرام کو اس کا رٹو اب پر آمادہ کرنے کے لیے ارشاد فرمایا کون ہے جو کعب بن اشرف کا کام تمام کرے کیونکہ اس نے یقیناً اللہ اور اس کے رسول کو تکلیف پہنچائی

ہے۔

وہ اشرف کا بیٹا کعب تھا، جس نے اپنی ناپاک زبان کے ذریعے اللہ کے رسول اور رسولوں کے سردار کو تکلیف پہنچائی۔ یہاں تو اس کعب کے بھی باپ خود اشرف صاحب ہیں جنہوں نے اپنے گستاخ قلم سے نہ صرف اللہ کے ایک ولی، بلکہ ولیوں کے شہنشاہ کو ایک دوزخی سے کھلی تشبیہ دیکر آپ کو آپ کی اولاد اور آپ کے سچے نیاز مندوں کو دلی تکلیف پہنچائی ہے وہ کعب بن اشرف قرظی تھا اور یہ اشرف قرظی ہی ہے قرظی اور قرظی لفظی مشابہت کے علاوہ بہ اعتبار مادۃ اشتقاق بھی قریب قریب ہیں۔ (لطمۃ الغیب)

نبی کی بی بیوں مومنوں کی مائیں ہیں:

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وازواجه امہاتہم، اور ان (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کی بیویاں ان (مومنوں) کی مائیں ہیں۔

لہذا ماں کا ادب و احترام بھی بیٹے پر فرض ہوتا ہے اور ماں کی توہین کرنے والا بے ادب ہوتا ہے۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کی توہین کرنے والا کیسے گستاخ اور بے ادب نہ ہوگا۔ امام مالک سے مروی ہے کہ جو شخص حضرت ابو بکرؓ کو گالی دے اسے کوڑے مارے جائیں اور جو حضرت عائشہؓ کو گالی دے اسے قتل کیا جائے اسکی وجہ پوچھی گئی تو فرمایا جو حضرت عائشہؓ پر بہتان باندھے وہ قرآن کی مخالفت کا مرتکب ہوا۔ (الصارم المسلمول ۵۰۵)

اور یہ بات کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ موجودہ دور میں روافض قادیانی ازواج مطہرات کی شان میں گستاخی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ لیکن حکومت وقت انہیں گرفتار کر کے سزا دینے پر آمادہ نہیں ہوتی۔ جو کہ تمام فساد کی بنیاد بن جاتی ہے۔ اور پھر احمد رضا خان بریلوی کے دو قول بیان کر کے ہم بتانا چاہتے ہیں کہ اس جرم کا ارتکاب بانی بریلویت نے بھی کیا ہے۔ چنانچہ احمد رضا لکھتا ہے:

ام المؤمنین صدیقہ جو الفاظ شان اجلال میں ارشاد کر گئیں ہیں۔ دوسرا کہہ تو گردن ماری جائے (ملفوظات ص ۲۲۹ حصہ سوم)

دوسری جگہ یہی لکھتا ہے:

انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی قبور مطہرہ میں ازواج مطہرات پیش کی جاتی ہیں وہ ان کے ساتھ شب باشی فرماتے ہیں (ملفوظات ۲۵۱ حصہ سوم) اور حدائق بخشش حصہ سوم ۳۷ میں ام المؤمنین کی گستاخی میں جو حیا سوز اور عقیدہ شکن مسدس ہے وہ یہاں نقل کرنے کی سکت نہیں ہے۔ علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ:

امہات المؤمنین پر الزام تراشی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے باعث اذیت ہے اس کی دلیل صحیحین کی وہ حدیث ہے جو واقعہ انک کے ضمن میں حضرت عائشہ سے مروی ہے۔ وہ بیان کرتی ہیں کہ (منافقین کی اس الزام تراشی پر) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر اقدس پر جلوہ گر ہو کر فرمایا۔

اے گروہ مسلمانان مجھے اس شخص (عبداللہ ابن ابی منافق) کے بارے میں کون معذور رکھتا ہے جس کی اذیت رسانی میرے اہل خانہ کے متعلق مجھ تک پہنچی ہے۔ بخدا میں اپنے اہل (زوجہ محترمہ کیلئے خیر کے علاوہ کچھ نہیں جانتا۔ انہوں نے ایک شخص کا بھی ذکر کیا ہے بخدا میں اس کے متعلق بھی سوائے بھلائی کے کچھ نہیں جانتا۔ وہ میرے ساتھ ہی میرے گھر والوں کے پاس جاتا ہے تنہا نہیں جاتا۔ یہ سن کر سعد بن معاذ انصاریؓ اور عرض کیا یا رسول اللہؐ اس بات کی میں ذمہ داری لیتا ہوں اور اس منافق کی شرارتوں کا میں جواب دوں گا۔ اگر اس بہتان تراش کا تعلق بنو اوس سے ہے تو ہم اس کی گردن اڑا دیں گے اگر وہ ہمارے خزر جی بھائیوں سے ہے تو آپ حکم دیں ہم تعمیل ارشاد کریں گے۔ الخ (الصارم المسلول ۶۸)

نبی کو ایسے مت پکارو جیسے تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو:

لا تجعلوا دعاء الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا (النور ۶۳)

نہ بنا لور رسول کے پکارنے کو آپس میں جیسے تم ایک دوسرے کو پکارتے ہو

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم تو تیر و تشریف فرض ہے اور وہ کام جو آپ کی تخفیف شن اور بے ادبی کا سبب بنے حرام ہے۔

خانقاہ معظمیہ مروہ شریف کے صاحبزادہ غلام نظام الدین مرولوئی لکھتے ہیں کہ:

پھر ذرا نسبتا کھلے سماج میں دیکھیں تو بسوں، ٹرکوں، عمارتوں، اور حتی کہ کلفی والی ریڑھیوں پر بھی یا اللہ، یا محمد ہی لکھا ہوا ملے گا۔

میرے والد صاحب قبلہ نے ایک عارفانہ نکتہ پیدا کیا۔ فرمایا کہ یا محمد میں لفظ یا ندا سیہ ہے اگر مقصود حصول برکت و سعادت ہے تو اس کے لیے اسم پاک ہی بہت کافی ہے۔ ندا کے بعد رسول خدا ﷺ کی توجہ اپنی طرف مائل کرا کے پھر کوئی درخواست پیش نہ کرنا سوء ادبی ہے۔ (ہو المعظم ۴۲)

اور پھر بانی بریلویت سمیت بریلوی اکابرین نے لفظ یا محمد سے ندا کرنے کو حرام تک لکھا ہے، دیکھئے۔ حیات اعلیٰ حضرت ۳۵۰ ج ۱۔ جاء الحق ص ۱۴۳)

لیکن موجود بریلوی علماء نے بے ادبی اور حرام کے لقب یافتہ الفاظ سے نبی کو پکارنے کو بریلویوں کی شناخت قرار دیا ہے۔ تفسیر نعیمی ص ۶۵۱ جلد ۱۶ مصنفہ صاحبزادہ اقتدا احمد بریلوی

اب آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جس لفظ کو حرام کہا گیا تھا آج بریلوی حضرات نے اسی لفظ کو اپنی شناخت بنا کر یہ ثابت کر دیا کہ ہم بریلوی ہی نہیں اگر ہم کوئی حرام چھوڑیں دیں اور پھر آپ نے امام ابن تیمیہ کا قول پڑھ لیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و توقیر فرض ہے۔ (الصارم المسلول ص ۷۶)

اسی لیے صاحبزادہ نظام الدین مرولوئی لکھتے ہیں کہ:

میرے ذاتی خیال میں بریلوی حضرات ناموس مصطفیٰ کی توقیر نہیں کر رہے بلکہ رسول کی محبت کی بجائے دیوبندیوں کے خلاف فرقہ وارانہ تعصب کی پرورش پر زیادہ کوشش و محنت سے کام کر رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ مذہب میں ایک داخلی انتشار کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے (ہو المعظم ص ۴۳)

آخر میں ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی دولت سے مالا مال فرمائے اور گستاخوں اور بے ادبوں کو ان کی بد اعمالی کی سزا دے آمین۔

موت العالم موت العالم

ادارہ نور سنت، ترجمان اہلسنت استاذ العلماء قاطع رافضیت مولانا عبدالستار تونسوی صاحب اور رہنمائے جمعیت علمائے اسلام مولانا محمد امیر بکلی گھر صاحب کے انتقال پر ملال پر تمام علماء اور مسلمان بالخصوص ان کے اہل خانہ سے تعزیت کرتا ہے

جنہیں اشرف سیالوی افتراق کا باعث اور فساد کا بیج بونے والا کہہ رہا ہے انہیں یہ حضرات (جو بریلوی کے ہاں مسلم ہیں) مسلمان اور مسلمانوں کا پیشوا فرما رہے ہیں اب یا تو ہم یہ کہہ دیں کہ اشرف سیالوی جھوٹ بول رہے ہیں یا پھر ہمیں یہ کہنا پڑے گا اشرف سیالوی چونکہ خود کو مسلمانوں میں سے نہیں سمجھتے اس لیے یہ حضرات ان کے اکابر نہیں ہیں۔

دوسری طرف مولانا فضل حق خیر آبادی کے شاگرد مولانا معین الدین اجیری کے ہم جماعت حکیم سید برکات احمد فرماتے ہیں کہ:

اکابر علماء کا طریقہ ہے کہ جو کسی عالم کی تصنیف میں غلطی ہو جائے تو اس کو حتی الامکان بناتے ہیں اگر صحیح ہو تو فہو المراد اگر وہ غلطی صحیح نہ ہو سکے تو مصنف کو برائی سے یاد نہ کرے چہ جائے کہ اس کو کافر کہیں اگر تقویت الایمان میں کوئی غلطی نظر آئے تو اس کو حتی الامکان صحیح کرنا چاہیے اگر صحیح نہ ہو سکے تو اس کو چھوڑ دے مصنف کتاب کو کافر نہ کہے یہ متقدمین کے خلاف ہے اگر تقویت الایمان سمجھ میں نہیں آئی تو اس کو نہ دیکھیں۔ (مولانا حکیم سید برکات احمد سیرت اور علوم ص ۱۹۰) دیکھئے یہاں یہ کہا جا رہا ہے کہ شاہ صاحب کو کافر نہیں کہنا چاہیے اور ساتھ ساتھ یہ بھی معلوم ہوا کہ جسے کتاب سمجھ نہ آئے تو وہ نہ دیکھے۔

لیکن اشرف سیالوی بغیر سمجھے یا جان بوجھ کر نا سمجھ بنے ہوئے یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ یہ کتاب افتراق کا باعث ہے۔ کون سچا ہے؟ فیصلہ بریلوی کریں۔

معروف سجادہ نشین صاحبزادہ محمد عمر بریلوی (جنہیں بریلوی تسلیم کرتے ہیں) فرماتے ہیں کہ: جیسے شاہ ولی اللہ صاحب قبلہ کہ وہ تمام کچھ مہیا کر لیا جس کی دین کو ضرورت تھی اور جس سے شاہراے صراط مستقیم واضح اور بے خطر ہو چکا تھا۔ لیکن وہ ایک عام دعوت نہ دے سکے جس کیلئے وہ کچھ مہیا کیا گیا تھا، خواہ فرصت نہ ملی، خواہ اس کی استعداد و دلیعت نہ فرمائی گئی اسی وجہ سے بعض اکابر نے کھلا اقرار کیا ہے کہ شاہ صاحب نے مجددین کا خاکہ پیش کیا اور سید صاحب شہید اور اسماعیل شہید ان کے مجددیت کے متمم ہوئے گویا مجددیت کے کام کو تین ہستیوں نے سرانجام دیا۔ (توحید ۵۷)

اس جگہ سید احمد شہید بریلوی اور شاہ اسماعیل شہید کو صاحبزادہ صاحب نے مجددیت کا متمم قرار دیا۔ اب ہم اشرف سیالوی کی بات کو کیسے سچ تسلیم کر سکتے ہیں؟

ہوشیار باش اے سنی

مناظر اسلام حضرت مولانا رب نواز حنفی صاحب مدظلہ برادران اسلام: نہایت قلق و افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ بریلوی مذہب کے بانی احمد رضا نے ان دیکھی قوتوں کے ایماء اور اشارے پر امت مسلمہ کے سینے پر جو تیشے اور ہتھوڑے برسائے ہیں اور اکابرین اسلام پر جو تکفیر تقسین اور تضلیل کی گولہ باری کی ہے اور جو امت کے شیرازے کو بکھیر رہے ہیں وہ کام کوئی اعلانیہ دشمن بھی نہ کر سکا۔

اس بات کا اقرار بریلویوں کو بھی ہے کہ

مولانا احمد رضا خان صاحب پچاس برس مسلسل اسی جدوجہد میں لگے رہے یہاں تک کہ مستقل دو مکتب فکر قائم ہو گئے بریلوی اور دیوبندی (سوانح حیات اعلیٰ حضرت بریلوی ص ۸) ہمیں تفرقہ بازی کا طعنہ دینے والے اور فساد کا بیج بونے والا کہنے والے رضا خانی اور اشرف سیالوی کو یاد ہونا چاہیے کہ احمد رضا خان، نعیم الدین، مصطفیٰ رضا، حشمت علی، محبوب علی، امجد علی، احمد یار گجراتی وغیرہم کی تحریریں اور ان کی زبانیں افتراق کا سب سے بڑا باعث ہیں اشرف سیالوی نے امام الموحدین شاہ اسماعیل شہید پر فساد کا بیج بونے کا الزام لگایا اور تقویۃ الایمان کو افتراق کا باعث بتایا لیکن انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ دیوبندی بریلوی اختلاف شاہ اسماعیل کی ذات سے اگر شروع ہوتا تو بریلوی حضرات کے اکابرین کبھی شاہ صاحب کی تعریف نہ کرے اور نہ ہی انہیں مسلمان بتاتے اور نہ انہیں مجددیت کے متمم کہتے اور نہ ہی انہیں مسلمانوں کا پیشوا کہنے کی جرأت کرتے۔ لیکن دیکھئے بریلویوں کے مسلحہ بزرگ کیا کہتے ہیں؟

حکیم محمود احمد برکاتی (جو بریلوی حضرات کے ہاں بھی مسلم ہیں) لکھتے ہیں کہ مولانا معین الدین اجیری (بریلوی بھی مانتے ہیں) نے ایک استفتاء کے جواب میں کہ کیا حضرات (شاہ محمد اسماعیل، مولانا محمد قاسم، مولانا رشید احمد) کافر ہیں؟ تحریر فرمایا تھا کہ یہ حضرات مسلمان اور مسلمانوں کے پیشوا ہیں براءۃ الابراص ص ۲۰۷

مولانا حکیم سید برکات احمد سیرت اور علوم ص ۱۸۴

اسی طرح مولانا محمد ذاکر صاحب (خلیفہ درگاہ سیال شریف، جو بریلویوں کے ہاں مسلم ہیں) کے رسالے میں ہے۔

شیخ اسماعیل شہید اور سید احمد بریلوی میدان میں نکل آئے، انگریزوں اور دیگر اسلام دشمن قوتوں کے خلاف جہاد کیا وہ ہندوستان میں خالص اسلامی حکومت قائم کرنا چاہتے تھے (رسالہ الجامعہ کا اتحاد و عالم نمبر ۱۱۶ شمارہ ۱۲-۱۱-جلد ۲۳)

اب اشرف سیالوی بتائیں کہ وہ خود کو شاہ صاحب کا محب سمجھتے ہیں یا اسلام دشمن؟ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی بریلوی کی تقدیم کے ساتھ چھپنے والی کتاب میں ہے۔

مولوی اسماعیل مغفور جہاد سکھاں میں شہید ہوئے (تحفۃ الابرار ۴۴۵)

بریلی حضرات کے عالم دین مولوی شاہ ابوالحسن زید فاروقی لکھتے ہیں کہ:

میں نے خود رسالی میں کہن سال افراد سے سنا ہے کہ شاہ عبدالعزیز مولانا اٹحق مولانا اسماعیل کے سر پر ہاتھ رکھ کر پڑھتے ہیں شکر ہے اللہ کو جس نے بخشا مجھ کو بڑی عمر میں اسماعیل اور اسحاق (مولانا اسماعیل دھلوی اور تقویۃ الایمان ۴۵)

مندرجہ ذیل کتب میں بریلوی علماء نے شاہ صاحب کو اسلامی القاب سے نوازا:

۱..... شاہ اسماعیل شہید..... بحوالہ فاضل بریلوی علماء حجاز کی نظر میں ۲۵۷ پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود (۲) مولوی اسماعیل صاحب مرحوم دھلوی..... بحوالہ انکشاف حق ص ۴۶ مفتی خلیل خان برکاتی بدایونی

(۳) شاہ اسماعیل شہید..... بحوالہ مقدمہ مقابیس المجالس ص ۲۲۷ لطمۃ الغیب ص ۲۱۰ مقدمہ مکتوبات قدوسیہ ص ۵۱

(۴) مولانا اسماعیل مرحوم..... بحوالہ فتاویٰ مظہریہ ص ۳۵۰ مفتی مظہر اللہ دہلوی بریلوی

(۵) مولوی اسماعیل شہید..... بحوالہ ڈھول کی آواز ص ۳۰ حافظ محمد فضل حق

(۶) شاہ اسماعیل دہلوی رحمۃ اللہ..... روئیداد مناظرہ گستاخ کون؟ ص ۴۴۲ حنیف قریشی رضا خانی

(۷) اسماعیل شہید..... بحوالہ کشف المغیبات ص ۲۹ نظام الدین ملتانی

اور اشرف سیالوی کے مذہب کے بانی احمد رضا خان لکھتا ہے کہ (جنہیں بریلوی معصوم سمجھتے ہیں)

میرا مسلک یہ ہے کہ وہ (شاہ اسماعیل شہید) یزید کی طرح ہے اگر کوئی کافر کہے ہم منع نہ کریں گے اور خود کہیں گے نہیں۔ ملفوظات ص ۱۰۲، مناظرہ جھنگ ص ۲۸۳

اور یاد رہے کہ یزید کے بارے میں مولوی غلام رسول سعیدی نے شرح صحیح مسلم میں مسلمان لکھا ہے اور مولوی عبدالسمیع رامپوری بریلوی نے انوار ساطعہ ص ۷۱ میں لکھا ہے کہ یزید تابعی تھا۔

اور اس کتاب پر احمد رضا خان کی بھی تقریظ موجود ہے تو ظاہر ہے یہی رائے احمد رضا خان کی بھی ہوئی اب ان دونوں باتوں کو مد نظر رکھ کر قارئین خود ہی نتیجہ اخذ کر لیں۔

لیکن اتنی بات واضح ہوگئی کہ احمد رضا خان شاہ صاحب کو بہر حال مسلمان جانتے تھے اور یہ بھی یاد رہے کہ احمد رضا خان کا یہ کہنا کہ اگر کوئی کوئی کافر کہے ہم منع نہ کریں گے۔ تو اس کی وضاحت بھی سن لیں کہ احمد رضا خان کہہ چکے ہیں کہ علماء مجتہدین انہیں کافر نہ کہیں (تمہید ایمان ۳۶)

تو ان عبارات سے پتہ چلا کہ شاہ اسماعیل شہید احمد رضا کے نزدیک مسلمان تھے۔ اب اشرف سیالوی کا ایک مسلمان پر بہتان لگانا کس قدر غلط جسارت ہے۔ اور ممکن ہے کہ ہماری ان گذارشات سے اشرف سیالوی کی عقل ٹھکانے پر آگئی ہوگی۔ لیکن اگر کسر باقی رہ گئی ہو تو سینے خود اشرف سیالوی کا اقرار دیکھ لیں کہ:

البتہ اسماعیل کو اس کی عبارات کے مفہوم ظاہر کے برعکس ممکن التاویل ہونے کی بنا پر کافر نہیں کہا، (مناظرہ جھنگ ص ۲۸۳)

جب ان درجن بھر علماء سے ہم نے شاہ اسماعیل شہید کی برأت ثابت کر دی تو اب اشرف سیالوی کے واویلے کی طرف کیسے توجہ کی جاسکتی ہے اور اسے کیسے سچا مانا جاسکتا ہے اور یہ کیسے مانا جاسکتا ہے کہ دیوبندی بریلوی اختلاف کی بنیاد تقویۃ الایمان اور شاہ اسماعیل شہید ہیں بلکہ واضح طور پر خود بریلوی کے اقرار سے یہ ثابت ہوتا کہ احمد رضا خان ہی وہ پہلا شخص جو ان دیکھی قوتوں کے اشاروں پر فرنگیت کے پس پردہ عزائم کی تکمیل میں سرگرداں تھا اور اس کی کوششوں اور محنتوں سے امت مسلمہ کا شیرازہ بکھر کر پارہ پارہ ہو گیا۔

اشرف سیالوی اور اس کے ہمنوا رضا خانی حضرات کی اطلاع کیلئے عرض ہے کہ: جس تقویۃ

الایمان کی بنیاد پر تمہیں اعتراض ہے وہی کتاب ان سب بزرگوں کے پیش نظر تھی لیکن پھر بھی یہ مذکورہ بزرگ شاہ صاحب کو تعظیسی القاب سے یاد کر رہے ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رضا خانیوں کا شاہ صاحب کو غلط کہنا بالکل سو فیصد غلط اور باطل نظریہ ہے۔

رضا خانی اپنے گریبان میں جھانکیں:

اپنی گستاخیوں اور بے ادبیوں پر پردہ ڈالنے کیلئے رضا خانیوں نے علماء اہل سنت پر کفر کی بوچھاڑ کی۔

ہم بریلویوں کے چند عقائد لکھ کر آپ سے اس پر رائے طلب کرتے ہیں۔
(۱) احمد رضا خان لکھتا ہے کہ:

احد سے احمد اور احمد سے تجھ کو
کن اور سب کن مکن حاصل ہے یا غوث
(حدائق بخشش ص ۷ حصہ دوم)

ولی کیا مرسل آئیں خود حضور آئیں
وہ تیری وعظ کی محفل ہے یا غوث
(حدائق بخشش ص ۷ حصہ دوم)

کثرت بعد قلت پہ اکثر درود
عزت بعد ذلت پہ لاکھوں سلام
(حدائق بخشش ص ۲۹ حصہ دوم)

انجام دے آغاز رسالت باشد
اینکہ گوہم تابع عبد القادر
(حدائق ص ۷۲ حصہ دوم)

فتح باب نبوت پہ بے حد درود
ختم درود رسالت پر لاکھوں سلام
(حدائق ص ۲۸ حصہ دوم)

تنگ و چست ان کا لباس
اور وہ جو بن کا ابھار
مسکی جاتی ہے قبا سے کم تک لیکر
یہ پھٹا پڑتا ہے جو بن میرے دل کی صورت

کہ ہوئے جائے ہیں جامہ سے بروں سینہ و بر

(حدائق ص ۳۷ حصہ سوم)
حضور پر نور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ عنہ حضور اقدس و انور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث کامل و نائب تام و آئینہ ذات ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنی جمیع صفات جمال

و جلال و کمال و افضال کے ان میں متجلی ہیں (فتاویٰ افریقہ ص ۱۱۶)

یہ چند وہ عبارات ہیں جو ہم نے احمد رضا کی صرف دو کتابوں سے پیش کی ہیں۔

اگر ہم اس پر مزید حوالہ جات پیش کریں تو یہ ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائیگی ہم نے طوالت کے خوف سے صرف احمد رضا کی چند عبارات پیش کی ہیں۔

اسپر اگر آپ نے مزید عبارات دیکھنی ہوں تو۔ ہدیہ بریلویت۔ بریلویوں کی شیطان سے محبت وغیرہ کا مطالعہ کریں اور بتائیں کہ کیا یہ عقیدہ سراسر باطل نہیں۔

مولوی عمر اچھروی بریلوی لکھتا ہے کہ:

حضور زوجین کے جفت ہونے کے وقت بھی حاضر و ناظر ہوتے ہیں (مقیاس حنفیت ص ۲۹۱)
اور یہی صاحب لکھتا ہے کہ:

تو میرے خیال میں مصنف مذکور جو قرآن شریف نبی پر اترا ہے اس کی اتباع کی کیا ضرورت ہے۔ کسی لڑکے یا دیوانے یا کتے وغیرہ کے نازل شدہ قرآن پر ہی ایمان لے آئے اور عمو

عو کو کرتا پھرے تاکہ غلامان مصطفیٰ ﷺ کو کچھ کہنے کا موقعہ ہی نہ ملے اور نہ مصنف مذکور اس توہین مصطفیٰ ﷺ سے عذاب الیم میں گرفتار ہو (مقیاس حنفیت ص ۲۲۳)

مولوی عبد السمیع رامپوری بریلوی لکھتا ہے کہ:

اصحاب محفل میلاد تو زمین کی تمام پاک و ناپاک مجالس مذہبی اور غیر مذہبی میں حاضر ہونا رسول ﷺ کا دعویٰ نہیں کرتے ملک الموت اور ابلیس کا حاضر ہونا اس سے بھی زیادہ تر مقامات

پاک و ناپاک کفر و غیر کفر میں پایا جاتا ہے (انوار ساطعہ ص ۳۵۹)
مفتی احمد یار گجراتی بریلوی لکھتا ہے کہ:

رہے گناہ ان کی تفصیل یہ ہے کہ انبیاء کرام ارادۂ گناہ کبیرہ کرنے سے ہمیشہ معصوم ہیں کہ جان بوجھ کر نہ تو نبوت سے پہلے گناہ کبیرہ کر سکتے ہیں اور نہ اس کے بعد ہاں نسیانا خطا صادر

ہو سکتے ہیں۔ (جاء الحق ص ۳۴۰)

چور مچائے شور

بریلوی رضا خانی جماعت کے اکابرین کو جب اس بات کا ڈر ہوا کہ علماء اہل السنۃ کے مشن نشر و تحید و سنت اور رد شرک و بدعت کی وجہ سے کہیں اصل بات کو سمجھ جائیں گے اور چور کے

چہرے سے پردہ ہٹ جائے گا اور باطل بے نقاب ہو جائے گا اور یوں اہل بدعت کی جگہ ہنسائی ہوگی۔

تو انہوں نے فوراً اہل السنۃ کے خلاف طوفان تکفیر برپا کر دیا۔

چنانچہ جب اہل السنۃ اپنے دفاع میں مصروف ہو جائیں گے تو ہمیں معاشرے میں پھلنے پھولنے کا موقع مل جائے گا۔

اسی لیے احمد رضا خان نے تکفیر کے فتوے جاری کر دیئے:

اہل السنۃ نے بارہا ان اہل بدعت کے الزامات و اعتراضات کے دو ٹوک اور مسکت جوابات دیئے کئی مناظرے اور مجادلے ہوئے اور اس میں اہل السنۃ کو فتح میں کی سعادت ملی مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری اور مولانا منظور نعمانی اور دیگر علماء اہل السنۃ نے اہل بدعت کو گھر جا کر لٹکا کر اور منہ توڑ جوابات دیئے لیکن بریلوی حضرات کی ضد اور ہٹ دھرمی میں کوئی فرق نہ آیا بغض و حسد کی آگ نہ بجھی۔ اہل السنۃ پر الزامات کی بوچھاڑ پھر بھی نہ کی تو آخر کار اہل بدعت کو انکا چہرہ دکھانے کیلئے اہل السنۃ نے انہیں اپنی عبارات کی طرف متوجہ کیا اور مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری کے بعد وہی دعویٰ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے بھی کیا

فریق مخالف کا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ ہم پر اکابرین دیوبند نے کبھی گستاخی و تکفیر کا فتویٰ نہیں لگایا۔ بالکل غلط ہے اسلئے کہ شیر اہل السنۃ مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری جنہوں نے احمد رضا خان کے دور میں اسے اسی موضوع پر چیلنج کیا اور وہ نہ آیا۔

اسی طرح امیر عزمیتؒ نے مولوی صدیق رضا خانی کو چیلنج کیا تو اس نے بھاگنے میں عافیت سمجھی اور یوں اشرف سیالوی سے مناظرہ طے ہوا جس کی حقیقت آنے والے صفحات میں انشاء اللہ واضح کر دی جائے گی۔

اس مناظرہ جھنگ کے دوران جس طرح اشرف سیالوی نے اپنے مسلک پر ہتھوڑے چلائے ہیں (جن کی تفصیل آپ آنے والے صفحات میں ملاحظہ فرمائیں گے) اس طرح اس بریلوی نے یہ مسئلہ بھی حل کر دیا کہ:

ہم کافی عرصہ سے اپنی عبارات کا جواب دیتے ہوئے کہتے تھے ہماری عبارات میں قطعاً گستاخی کا شائبہ تک نہیں بلکہ یہ احمد رضا کی سینہ زوری اور غلط فہمی کا نتیجہ ہے اور احمد رضا کا کسی

مبارات کو غلط جامہ پہنا کر پیش کرنا اور غلط سمجھنا ہم پر حجت نہیں تو ہمارے اس جواب کو قابل التفات نہیں سمجھا جاتا تھا۔

لیکن مناظرہ جھنگ میں جب امیر عزمیتؒ کی طرف سے رضا خانیوں کی عبارات پیش کی گئی تو اشرف سیالوی نے وہی جواب دیا جسے پہلے رد کر دیا جاتا تھا اور اپنی عبارات کے دفاع میں کہا کہ مفتی احمد یار صاحب نے حضور کو دھوکے باز کہا ہے یا آپ نے ان کی عبارت سے سمجھا ہے آپ کا سمجھنا انہی الزام اور حجت نہیں ہے۔ (مناظرہ جھنگ ص ۷۸)

جب اہل السنۃ کا کسی عبارت کو بے ادبی والا سمجھنا تم پر حجت اور الزام نہیں ہے تو پھر احمد رضا خان اور رضا خانیوں کا ہماری عبارتوں کو گستاخی کا جامہ پہنانا ہم پر کیسے حجت ہو سکتا ہے۔ علماء اہل السنۃ کی طرف سے یہ بھی کہا جاتا تھا کہ ہمارے اکابرین نے اپنی زندگیاں عشق رسالت اور گستاخوں کی تردید میں گزار دی لیکن ہمارے اس جواب کو نا کافی سمجھنے والے رضا خانی جماعت کے اشرف سیالوی مولوی عمر چھروی کے دفاع میں یہ کہنا پڑ گیا کہ وہ تو مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کی گستاخی پر گرفت کر رہے ہیں وہ خود کیسے گستاخی کر سکتے ہیں (مناظرہ جھنگ ص ۱۶۸) اگر اشرف سیالوی کا یہ اصول درست ہے تو پہلے ہمارے اکابر کے ایمان پر دستخط کریں پھر ہمارے سامنے ایسے قانون پیش کریں۔

اللہ تعالیٰ اہل بدعت کو سنت کی راہ پر گامزن فرمائے۔ اور اہل سنت کو دنیا آخرت میں کامیاب فرمائے آمین۔

رد بریلویت پر مندرجہ ذیل اہم کتب دستیاب ہیں

برآۃ الابراہ: ۲۱۲ ہندوستانی جید علماء مشائخ کے فتاویٰ جات کا مجموعہ کہ علمائے دیوبند اہلسنت و جماعت ہیں اور ان پر فتوے لگانے والے گمراہ اس کے علاوہ علمائے دیوبند پر اعتراضات کے جوابات بھی شامل ہیں حضرت علامہ ڈاکٹر خالد محمود صاحب کے مہسوط مقدمے کے ساتھ ۱۹۳۶ء کے بعد پہلی بار منظر عام پر

انگوٹھا چومنے کا مسئلہ شریعت کی عدالت میں: جس میں اس مسئلہ پر رضا خانیوں کی تمام فریب کاریوں کا پردہ چاک کیا گیا ہے۔

قہر حق بجواب نام نہاد کلمہ حق

رابطہ: 0302-7051716

مناظرہ جھنگ کیوں ہوا؟

ابن امام اہلسنت مولانا عبدالقدوس خان قارن مشہور مقولہ ہے ”تنگ آمد جنگ آمد“ جب کوئی اور صورت نہ رہی تو امیر عزیمت نے مناظرہ قبول کر لیا۔ اس میں کامیابی تو امیر عزیمت کو یہ ہوئی کہ مناظرہ کے لئے مقامی کسی بریلوی عالم کو میدان میں اترنے کی جرات نہ ہوئی بلکہ انہوں نے سیال شریف کے شیخ الحدیث محمد اشرف صاحب سیالوی کو مناظرہ کے لئے بلایا، اور دوسری کامیابی یہ ہوئی جس بات سے بریلوی حضرات ہمیشہ گریز کرتے رہے اسی کو موضوع مناظرہ قرار دیا گیا اور اس پر مناظرہ ہوا۔ بریلوی حضرات ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ ہماری کسی عبارت میں گستاخانہ انداز نہیں پایا جاتا۔ اور نہ ہی ہماری کسی عبارت پر کسی نے اعتراض کیا ہے۔ اس لئے ہماری عبارت کو موضوع مناظرہ بنایا ہی نہیں جاسکتا۔ حالانکہ یہ بات بالکل غلط ہے اس لئے کہ حضرت مولانا مرتضیٰ حسن چاند پوری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد منظور نعمانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور ان جیسے دیگر حضرات نے ان لوگوں کی کئی عبارتیں پیش کی ہیں جو قابل اعتراض ہیں بریلوی مکتبہ فکر کے مولانا عبدالستار صاحب نیازی نے ایک تحریک شروع کی تھی کہ بریلوی اور دیوبندی مسالک میں مصالحت ہونی چاہئے اور اس لئے انہوں نے حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ”ہفت مسئلہ“ کو مدار بنانے کے ساتھ یہ شرط رکھی کہ علماء دیوبندی جن عبارت پر ہمیں اعتراض ہے ان عبارت کو ان کی کتابوں سے نکال دیا جائے۔ اس تحریک میں انہوں نے مولانا عبدالرحمن اشرفی صاحب جیسے دیوبندی علماء کو بھی شامل کر لیا۔ جب یہ معاملہ حضرت والد محترم امام اہل السنۃ کی خدمت میں پیش کیا گیا تو انہوں نے دیوبندی علماء سے فرمایا کہ صلح بہت اچھی چیز ہے مگر صلح میں صرف ایک فریق کا نہیں بلکہ دونوں فریقوں کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اس لئے اگر وہ ان مصالحت میں مخلص ہیں تو علماء بریلویہ کی جن عبارت پر ہمیں اعتراض ہے وہ بھی ان کو اپنی کتابوں سے نکال دیں تاکہ معاملہ برابری کا ہو۔ جب یہ بات مولانا عبدالستار صاحب نیازی تک پہنچی تو انہوں نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ہماری عبارت تو قابل اعتراض ہیں ہی نہیں، اس لئے ہم کوئی عبارت نکالنے پر آمادہ نہیں ہیں۔ حضرت والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کئی دفعہ یہ واقعہ سنا کہ میں حرم مکہ میں بیٹھا تلاوت کر رہا تھا کہ کسی ساتھی

نے مجھے اطلاع دی کہ مولانا عبدالستار صاحب نیازی آپ سے ملنے آرہے ہیں۔ تھوڑی دیر بعد وہ تشریف لائے ان کے ساتھ چند افراد اور بھی تھے۔ دوران گفتگو نیازی صاحب کہنے لگے کہ ہم نے بریلوی اور دیوبندی مصالحت کی کوشش کی تھی مگر آپ نے اس میں رکاوٹ ڈال دی ہے۔ حضرت والد صاحب فرماتے تھے کہ میں نے سوال کیا کہ میں نے کیسے رکاوٹ ڈالی ہے؟ تو نیازی صاحب کہنے لگے کہ آپ نے خواہ مخواہ یہ شرط لگا دی ہے کہ بریلوی علماء کی عبارت کو بھی ان کی کتابوں سے نکالا جائے حالانکہ ہماری تو کوئی عبارت قابل اعتراض نہیں ہے۔ تو حضرت والد صاحب نے فرمایا کہ آپ اس عمل کو آگے بڑھائیں یہ ہمارا کام ہے کہ ہم تمہیں تمہاری قابل اعتراض عبارت سے آگاہ کریں، انشاء اللہ العزیز عبارت آپ علماء دیوبندی کی پیش کریں گے ہم اس سے دو گنا قابل اعتراض عبارت تمہاری کتابوں سے پیش کریں گے اس پر نیازی صاحب اٹھ کر چلے گئے۔ بریلوی حضرات نے ان عبارت کو موضوع مناظرہ بنانے سے ہمیشہ گریز کیا مگر امیر عزیمت نے موضوع مناظرہ میں یہ شامل کروا کر کامیابی حاصل کی کہ دیوبند مناظرہ یہ ثابت کرے گا کہ علماء بریلی کی عبارت جو ان کی کتب معتبرہ میں موجود ہیں گستاخانہ اور توہین انبیاء پر مبنی ہیں جیسے بریلوی علماء کی عبارت پر اعتراض کیا جس کا جواب بریلوی مناظر کو دینا پڑا۔

بریلوی مناظر اپنے طبقہ کی قد آور شخصیت تھی جبکہ امیر عزیمت اس وقت اپنی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے ابتدائی دور میں تھے۔ مناظرہ کو اختتام پر پہنچانا اور درمیان میں ہی کسی بات کا جواب نہ دے سکنے کے باعث مناظرہ کا ختم نہ ہو جانا بھی امیر عزیمت کی کامیابی تھی مگر ثالثوں نے قد آور شخصیت کا لحاظ رکھتے ہوئے بریلوی مناظر کا پلہ بھاری قرار دیا مگر امیر عزیمت کی شکست کا فیصلہ وہ بھی نہ دے سکے۔ امیر عزیمت نے ثالثوں کے اس فیصلے کو قبول کرنے سے انکار کیا۔ اس مناظرہ سے ایک فائدہ یہ ہوا کہ بریلوی مناظر سیالوی صاحب کو ان کے طبقہ نے جو آسمان پر چڑھا رکھا تھا اس کو اپنی حیثیت کا پتہ چل گیا کہ اس کے مقابلہ میں دیوبندی مکتبہ فکر کے کہنہ مشق مدرس یا شیخ الحدیث کے منصب پر فائز کولانے کی ضرورت نہیں بلکہ اس کا مقابلہ ایک خطیب بھی کر سکتا ہے، اسی لئے اس مناظرہ کے بعد اس کے لکارے پہلے کی بہ نسبت کم ہو گئے، پھر اس مناظرہ سے امیر عزیمت کو ایسی شہرت ملی کہ ضلع جھنگ سے باہر بھی ان کو پراگرموں میں شرکت کی دعوت دی جانے لگی۔

(۲) بدعی کی جانب سے جو دلائل پیش کئے گئے ان کا جواب اسی طرح مدعی علیہ کی جانب سے الزامی جوابات اور اس کے دلائل کو توڑنا۔

(۳) دونوں طرف سے دلائل کی قوت، تعداد اور طرز استدلال اور جواب۔

اس کے علاوہ بھی بے شمار امور ہیں جن میں لہجہ، طرز کلام وغیرہ امور ہیں۔ ان امور کے لحاظ سے مناظرہ جھنگ کا جائزہ لیا جائے تو ایک عام آدمی بھی جو بلا تعصب جائزہ لے، وہ کہہ اٹھتا ہے کہ اس مناظرے میں جیت علمائے اہلسنت دیوبند کی ہوئی۔ اس پر مستزاد، اگر غیر جانبدارانہ اور محققانہ جائزہ لیا جائے تو اس مناظرے میں منصفین کا کردار ایک الگ ہی کہانی سناتا ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قارئین کی سہولت کیلئے سب سے پہلے اسی پہلو کا غیر جانبدارانہ تجزیہ کیا جائے۔

منصفین کا کردار۔ ایک تجزیہ

مناظرہ جھنگ میں فیصلہ دینے کیلئے تین حضرات کے نام آئے ان میں سے دو حضرات کے نام تبدیل ہوئے اور ان کی جگہ دو نئے منصفین شامل ہوئے۔ تبدیل ہونے والے حضرات پروفیسر سعید انصاری اور پروفیسر حنیف چودھری صاحب تھے جن کی جگہ ایک عام درجے کا وکیل اور ایک سکول کے ماسٹر صاحب کو مقرر کیا گیا۔ صدر منصف کے طور پر جناب تقی الدین انجم صاحب کو مقرر کیا گیا جو کہ ایک سکول ٹیچر تھے ایک عام قاری بھی اندازہ کر سکتا ہے کہ یہ تینوں اشخاص کسی بھی معاملے کے درمیان فیصلہ کرنے کی اہلیت ہی نہیں رکھتے تھے۔ ان میں سے کوئی شخص نہ قاضی تھا، نہ کوئی ریٹائرمنٹ نہ ہی کوئی پجائیت کا سربراہ ان تینوں حضرات کے ہاتھ میں کسی معاملے کا فیصلہ دینا ایسا ہی تھا جیسا کسی بچے کے ہاتھ میں گاڑی کی چابی دینا۔

ایک سوال کا جواب

ممکن ہے یہاں کوئی سوال کرے کہ جب علمائے دیوبند نے ان کو متفقہ طور پر مان لیا تھا تو آج آپ کیوں اعتراض کر رہے ہیں؟

جواب

(۱) یہ کہنا کہ علمائے دیوبند نے متفقہ طور پر ان کو منصف مانا، یہ بات درست نہیں کیونکہ

مناظرہ جھنگ ایک تجزیاتی مطالعہ

مفتی ابوقادہ نقشبندی

الحمد لله و كفى والصلوة والسلام على محمد المصطفى اما بعد

آج سے چند سال پہلے کی بات ہے کہ ایک صاحب نے مجھ سے سوال دریافت کیا تھا کہ مناظرہ جھنگ جو مولانا حق نواز شہیدؒ اور علامہ اشرف سیالوی بریلوی کے درمیان ہوا تھا اس کے بارے میں آپ کچھ اظہار خیال فرمائیں۔ بندہ نے اسی وقت کچھ گزارشات اس سائل کو گوش گزار کی تھیں۔ اسی وقت سے خیال تھا کہ اس مسئلہ پر کوئی تفصیلی تحریر آئی چاہئے تاکہ مناظرہ جھنگ کے بارے میں بریلوی مکتبہ فکر کے جھوٹے پر پگینڈے کا منہ توڑ ہو جائے۔ اللہ جزائے خیر دے ”نور سنت“ کی انتظامیہ کو، جنہوں نے اس کا خیر کار ارادہ کیا اللہ پاک ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین۔

مناظرہ جھنگ کے بارے میں عام طور پر بریلوی حضرات کی طرف سے یہ جھوٹا پروپگینڈا کیا جاتا ہے کہ اس میں بریلوی مناظرہ علامہ اشرف سیالوی کی جیت ہوئی تھی حالانکہ اصول تحقیق کی روشنی میں اگر اس مناظرے کو پرکھا جائے اور تعصب کو بالائے طاق رکھتے ہوئے غیر جانبدارانہ تجزیہ کیا جائے تو ایک عام طالب علم بھی یہ کہہ اٹھتا ہے کہ حقائق کچھ اور ہیں۔ بندہ کی اس تحریر کی بنیاد صرف وہ مناظرہ جھنگ (روئداد) ہے جو علامہ اشرف سیالوی کے مکتبہ سے تحریری شکل میں چھپا ہے۔

مناظرہ میں جیت کا معیار

کسی بھی مناظرے میں چند امور ایسے ہیں جن کی بنیاد پر اس مناظرہ کو تحقیق کے ترازو میں تولتا جاتا ہے۔ اجمالی طور پر عرض ہے کہ ان امور میں سے تین چار بنیادی اہمیت کے حامل ہوتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

(۱) فریقین کے دعویٰ اور دلائل کی مطابقت۔

علمائے اہلسنت کا ماننا مشروط تھا دو شرطوں کے ساتھ:

(۱) مصنفین غیر جانبدار رہیں گے۔

(۲) حلف اٹھائیں گے۔

ان دونوں شرطوں کی پاسداری نہ کی گئی۔ علمائے دیوبند ان مصنفین سے واقف نہ تھے اور علمائے اہلسنت دیوبند کی طرف سے حلف اٹھانے والا مطالبہ بھی تھا۔ مگر ان مصنفین کی جانب سے باقاعدہ ڈرامے کے حصے کے تحت اس سے انکار کیا گیا۔ جس کی تفصیل آگے آرہی ہے اسی لئے مولانا منظور احمد چنیوٹی نے آغاز ہی میں کہا تھا کہ:

”میں بھی ان حضرات سے واقف نہیں۔“ (مناظرہ جھنگ: ص ۴۴)

اور اس اعتماد پر مناظرہ کا آغاز کر دیا گیا کہ مصنفین ان دونوں شرطوں کی پاسداری کریں گے مگر مصنفین نے اپنا طے کردہ ڈرامہ بڑے اچھے طریقے سے نبھایا جس کے ثبوت ملاحظہ ہوں۔ یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ یہ تینوں مصنفین فیصلہ کرنے کی اہلیت ہی نہیں رکھتے تھے اور اس پر مستزاد ان کی بددیانتی اور جانبداری۔

ثبوت نمبر ۱ (صدر منصف تقی الدین انجم کا اعتراف)

جناب تقی الدین صاحب جو ایک سکول ٹیچر تھے اور دینی تعلیم سے نا آشنا تھے، وہ خود اعتراف کرتے ہوئے مناظرہ کے آغاز میں کہتے ہیں کہ:

”میں نے اپنی ساری زندگی بحیثیت ایک ٹیچر گزاری ہے اور دینی علم کا کوئی اتنا بڑا ذخیرہ میرے پاس موجود نہیں اور نہ ہی میرے پاس اتنی معلومات ہیں جتنی آپ حضرات کو ہوگی لیکن تجزیہ (Analese) (اصل سہاات میں اسی طرح غلط spelling لکھی ہوئی ہے) کی کیفیت کو اپنے ذہن میں رکھوں گا۔“

(مناظرہ جھنگ: ص ۴۱)

یہاں ایک عام طالب علم بھی سمجھ سکتا ہے کہ analysis کرنا باقاعدہ ایک فن ہے اور ایک مضمون کی حیثیت سے پڑھا بھی جاتا ہے وہ شخص کیا analysis کرے گا جو سکول ٹیچر کے طور پر بچوں کو پڑھاتا رہا ہو۔ سکول ٹیچر ہونا کوئی معیوب بات نہیں ہمارا اعتراض تو ایسے شخص کے فیصلے کو اتنی اہمیت دیتے پر ہے کہ بریلوی حضرات پر تعجب اور افسوس ہے کہ ایک نا اہل اور جانبدار شخص

کے غلط فیصلے پر سچے سنی حنفی مذہب کو بدنام کرنا اور سنیت کے خلاف جھوٹا پریگینڈا کرنا کہاں کی دانش مندی ہے؟

ثبوت نمبر ۲ (حلف اٹھانے سے انکار)

اگر یہ مصنفین واقعہ غیر جانبدار تھے تو انہوں نے علمائے اہلسنت کے مطالبے کے باوجود حلف کیوں نہ اٹھایا اور لطف کی بات یہ ہے کہ ان مصنفین نے جب حلف اٹھانے سے انکار کیا تو ان کی وکالت بریلوی صدر مناظرہ نے کی۔ آخر کیوں؟ صرف اسی لئے کہ بریلویوں کا یہ طے شدہ ڈرامہ تھا جس کا پول اس عسکی فیصلے سے بھی کھل گیا جس میں مناظرہ ہونے سے ایک سال پہلے کی تاریخ ہے گویا مناظرہ ہونے سے پہلے ہی فیصلہ کر لیا گیا تھا ملاحظہ فرمائیں:

”مولانا عبدالرشید صاحب رضوی (بریلوی صدر مناظرہ) اگر ان کو منصف ہی

قرار دیا گیا ہے تو پھر حلف لینے کی کیا ضرورت ہے۔

انجم صاحب: حضرت میں نے تو پہلے ہی کہہ دیا ہے کہ ہم نے یہ فیصلہ دراصل

خدا کے ہاں دینا ہے۔۔۔۔۔

حضرت مولانا عبدالرشید صاحب: ہمیں کوئی شک نہیں جب کہ ہم نے منظور کر لیا

ہے کہ ہم ان کا فیصلہ مانیں گے تو اب ان پر ایک شرط عائد کرنا ٹھیک نہیں ہے۔“

(مناظرہ جھنگ: ص ۴۸-۴۹)

ثبوت نمبر ۳ (صدر منصف کی بددیانتی)

قارئین کسی بھی منصف کی اولین ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ غیر جانبداری سے فریقین کی بات کو سنے مگر ان نام نہاد مصنفین نے انصاف کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے انتہائی جانبداری اور بددیانتی کا ثبوت دیا۔

حوالہ نمبر ۱

پہلی ٹرن میں جس میں علمائے اہلسنت مدعی تھے کہ بریلوی گستاخ ہیں جب پہلی عبارت کے جواب میں اشرف سیالوی بری طرح پھنس گئے اور جو جواب انہوں نے دیا مولانا حق نواز شہید نے اس جواب پر اعتراض کیا۔ اب اصولاً بریلوی مناظرہ کو اپنی باری میں اس کا

جواب دینا چاہئے تھا یا بریلوی صدر مناظر کو اگر کوئی اعتراض تھا تو وہ کرتا مگر ایک عجیب ترین بات ہے کہ مولانا حق نواز شہیدؒ کے اعتراض کا جواب صدر منصف بریلوی مناظر کی وکالت کرتے ہوئے دے رہا ہے۔ ملاحظہ ہو:

”دیوبندی مناظر: نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم میں گزارش کروں گا کہ اس وقت فاضل مناظر نے خلط بحث کرتے ہوئے ہمارے فریق یا ہمارے علماء کی عبارتیں پیش کرنا شروع کر دیں۔

پروفیسر تقی الدین انجم۔ صدر منصف

جناب وہ تو انہوں نے آپ کے اعتراض کے جواب میں پیش کی ہیں کہ اگر ادھر مثال ہے شکاری کے ساتھ تو ادھر مثال ہے کہہار اور لوٹے کے ساتھ۔“ (یہ جواب اور صفائی بھی غلط ہے کیونکہ مولانا حق نواز کا اعتراض تشبیہ پر نہیں دھوکہ دینے پر تھا۔ از ناقل)

(مناظرہ جھنگ: ص ۷۱)

حوالہ نمبر ۲

دوسری ٹرن میں جس میں بریلوی حضرات مدعی تھے، مولانا حق نواز، اشرف سیالوی کی پیش کردہ عبارت کا جواب دے رہے تھے۔ اس جواب پر اعتراض کرنے کا حق بریلوی مناظر کا تھا مگر یہاں بھی صدر منصف صاحب نے بریلوی مسلک سے وفاداری نبھاتے ہوئے اور اصول کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مولانا کے جواب پر سوال کر دیا۔ (دیکھئے مناظرہ جھنگ: ص ۹۰)۔

حوالہ نمبر ۳

علمائے اہلسنت کا دعویٰ تھا کہ بریلوی گستاخ ہیں۔ مولانا حق نواز شہیدؒ نے اس دعوے پر پے در پے دلائل پیش کئے جن کا جواب دینے سے مولوی اشرف سیالوی عاجز آ گئے۔ انوار شریعت کے جواب پر سیالوی صاحب نے غیر معتبر کہہ کر جان چھڑائی مگر جب اگلی کتاب انوار رسالت کا حوالہ پیش کیا گیا تو بجائے اس کے کہ بریلوی مناظر اپنی باری میں صفائی پیش کرتا، انجم صاحب نے ”حق دوستی“ نبھاتے ہوئے ایک بار پھر سیالوی صاحب کی جان بچائی اور ان کی طرف سے اپنے زعم اور گمان میں جواب دیا کہ:

”مستند کتاب کا حوالہ پیش کریں۔“

(مناظرہ جھنگ: ص ۱۳۱)

جب مولانا حق نواز نے سوال کیا کہ:

”کیا یہ بریلوی کی کتاب ہے یا نہیں؟ تو انجم صاحب نے کہا کہ:

”ہو یا نہ ہو آپ یہ حوالہ پیش نہیں کر سکتے۔“ (مناظرہ جھنگ: ص ۱۳۱)

کیا یہ ایک منصف کی زبان اور کردار ہے؟ ہمارا سوال تمام بریلویت سے ہے کہ تقی الدین انجم صاحب کو کیسے پتہ چلا کہ یہ بندہ غیر معتبر ہے یہ بات تو وہی کر سکتا ہے جو بریلوی مسلک کا ماننے والا ہو۔ نیز سیالوی صاحب کی بار بار جان بچانا بھی کسی اندرون خانہ ڈرامے کی قلعی کھول رہا ہے نیز اس جملے کی شدت پر بھی غور فرمائیے:

”ہو یا نہ ہو آپ یہ حوالہ پیش نہیں کر سکتے۔“ (مناظرہ جھنگ: ص ۱۳۱)

واہ! واہ! بریلوی مسلک سے ایسی وفاداری کہ اپنے ہم مسلک کی گستاخانہ عبارت آئی تو سیخ پا ہو گئے کہ چاہے یہ بریلوی ہو یا نہ ہو مگر حوالہ پیش نہیں کرنا۔

حوالہ نمبر ۴

مناظرہ کے بیچ میں جب منصفین کی جانبداری کا بھانڈا پھوٹا اور علمائے اہلسنت نے ان پر اعتراض کیا تو انجم صاحب نے رسوائی کے ڈر سے کہیں اصل ڈرامہ ہی نہ آشکارا ہو جائے جان چھڑاتے ہوئے ناشی سے انکار کر دیا اس وقت انجم صاحب کو منانے بریلوی ہی گئے تھے جس سے پتہ چلتا ہے کہ بریلوی اور منصف کا آپس میں گٹھ جوڑ تھا۔ (دیکھئے مناظرہ جھنگ: ص ۱۸۲)

حوالہ نمبر ۵

مناظرہ کے اختتام پر جب فاتح بریلویت مولانا حق نواز نے احمد رضا خان کے خلاف ایک مستند مولوی قاضی عبدالنبی کو کب کا حوالہ پیش کیا تو انجم صاحب کی رگ بریلویت ایک بار پھر پھڑکی اور انہوں نے مولانا حق نواز شہیدؒ کی تقریر کے دوران مولانا حق نوازؒ کی تقریر میں مداخلت کرتے ہوئے جواب دینے کی ناکام کوشش کی کہ جب دوسرے منصف نے بھی دیکھا کہ معاملہ اب قابو میں نہیں آتا تو غلام باری صاحب جو کہ دوسرے منصف تھے نے بھی ہمدیانتی میں

انجم صاحب کا ساتھ دیا اور بحث کا رخ موڑنے کیلئے سوال داغ دیا۔

(دیکھئے مناظرہ جھنگ: ص ۲۵۶)

حوالہ نمبر ۶

اسی طرح جب فاتح رضا خانیت حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ نے بریلوی علماء کے حوالے اکابر اہلسنت دیوبند کے حق میں پیش کئے تو بجائے بریلوی مناظر کے، مصنفین چیخ اٹھے افسوس صد افسوس کہ کس طرح انصاف کا خون کیا گیا۔ (دیکھئے مناظرہ جھنگ: ص ۲۳۲)

معاون مصنفین کی بددیانتی

معاون مصنفین میں سے خان منظور احمد صاحب نے حق جانبداری خوب نبھایا۔

حوالہ نمبر ۱

جب انوار شریعت کی گستاخانہ عبارت کا حوالہ سنیوں کی طرف سے بریلویوں پر پیش کیا گیا تو ابتداً اشرف سیالوی نے اس حوالے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا اور بعد میں غیر معتبر کہہ کر جان چھڑائی تو خان منظور صاحب نے بریلویت کی محبت سے بے تاب ہو کر (گویا ہاتھ باندھتے ہوئے) اشرف سیالوی سے کہا:

”قبلہ میں یہ عرض کرتا ہوں کہ پہلا اعتراض جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تھا اس کے متعلق کچھ ارشاد فرمائیں۔“

(مناظرہ جھنگ: ص ۱۲۵)

یہ لہجہ ایک زر خرید غلام کا تو ہو سکتا ہے غیر جانبدار منصف کا نہیں پورے مناظرے میں کسی منصف نے ایک بار بھی یہ لہجہ سنی علماء کیلئے نہیں استعمال کیا۔ اللہ جانے کہ بریلویوں نے کتنا ان مصنفین کو کھلایا تھا کہ انہوں نے انصاف کا خون کیا۔

حوالہ نمبر ۲

اسی طرح صفحہ ۱۵۱ پر خان منظور صاحب نے اشرف سیالوی کی حتی الامکان طرف داری کرنے کی کوشش کی۔

حوالہ نمبر ۳

صفحہ ۲۰۶ پر خان منظور صاحب نے جب دیکھا کہ اشرف سیالوی جواب دینے میں ہڑی سے اتر گیا ہے تو اصول کے خلاف، مداخلت کرتے ہوئے سیالوی صاحب کی جان بچانے کی کوشش کی۔ یہی منظر صفحہ ۱۹۱ پر بھی نظر آتا ہے۔

خلاصہ کلام

- (۱) تینوں مصنفین فیصلہ کرنے کی اہلیت ہی نہیں رکھتے تھے۔
- (۲) مناظرے میں حلف اٹھانے سے انکار کر کے بددیانتی کا آغاز کیا گیا۔
- (۳) بے شمار مقامات پر مصنفین نے انتہائی جانبداری اور بریلوی مسلک سے وفاداری کا ثبوت دیا۔

(۴) بے شمار مقامات پر بددیانتی کے واضح ثبوت ہیں۔

اور یہ بات مسلم ہے کہ جو قاضی فیصلہ دینے میں بددیانت ہو اور خائن ہو اس کا فیصلہ کا عدم ہوتا ہے چہ جائیکہ ایک شخص جو قاضی بننے کا اہل ہی نہ ہو، وہ فیصلہ دے جبکہ وہ بددیانت اور خائن بھی ہو۔ ایسے فیصلے کو کند ہم جنس باہم جنس پرواز کے مصداق بددیانتوں کا ٹولہ یعنی رضا خانیت ہی گلے لگا سکتی ہے سچے سچی نہیں۔ اور بریلویوں کا جشن فتح منانا جھوٹ اور بددیانتی کی فتح ہے جو حقیقت میں باطل ہے۔

دلائل کا تجزیہ

دلائل کے مختصر جائزے سے بھی یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ جیت علمائے دیوبند کی ہوئی۔ مختصر اعرض ہے۔

پہلی دلیل

مناظرے میں دو دعوے تھے ایک کے مدعی بریلوی تھے اور دوسرے کے مدعی اہلسنت و جماعت علمائے دیوبند۔ پہلی ٹرن سنی حضرات کو ملی اور دوسری ٹرن بریلویوں کو ملی جس کے وہ مدعی تھے۔ کل چھ (۶) گھنٹے مناظرہ چلا جس میں تین گھنٹے میں مدعی سنی تھے اور تین میں بریلوی۔ مجموعی

طور پر علمائے اہلسنت دیوبند کی طرف سے اپنے دعوے کہ بریلوی گستاخ ہیں کی تائید میں گیارہ حوالے پیش کئے گئے۔ اور بریلوی مسلک کی طرف سے سات عبارتیں الزام لگاتے ہوئے پیش کی گئیں۔ دلائل کی تعداد کے لحاظ سے بھی علمائے اہلسنت دیوبند کو برتری حاصل ہے۔

دوسری دلیل

گیارہ عبارتیں جو بریلویوں کی گستاخی کے طور پر پیش کی گئیں آئے دیکھتے ہیں کہ بریلوی مناظر نے ان میں سے کتنی عبارتوں کا جواب دیا اور کتنی عبارتیں لا جواب رہیں۔

مرحلہ وار جائزہ

پہلی عبارت

علمائے اہلسنت کی طرف سے پہلی عبارت ”جاء الحق“ کی پیش کی گئی اس عبارت کے حوالے سے دیوبندی حضرات کا اعتراض تھا کہ اس سے آقا علیہ السلام کی ذات اقدس پر نفوذ باللہ دھوکے اور دو غلے پن کی نسبت ہو رہی ہے۔ علامہ اشرف سیالوی نے اس کے جواب میں سارا زور تمثیل اور تشبیہ پر لگا دیا۔ اشرف سیالوی نے اس عبارت کا جواب یہ کہہ جان چھڑائی کہ یہ آپ کی حاشیہ آرائی ہے۔ (مناظرہ جھنگ: ص ۶۴)

سیالوی صاحب کی طرف سے اس کے جواب میں اپنے زعم میں مزید کچھ دلیل بھی دی گئی جس کا تعلق اصل اعتراض سے نہیں تھا سیالوی صاحب دو حیثیت ہونے پر تقریر کرتے رہے حالانکہ مولانا حق نواز شہید کا اعتراض اس غلط طرز کی نشاندہی تھی جس کا تذکرہ بریلوی کتاب جاء الحق میں گستاخی کرتے ہوئے کیا گیا تھا۔ یوں سیالوی صاحب اس عبارت کا جواب دینے میں ناکام رہے۔

دوسری عبارت

مولانا حق نواز شہید کی طرف سے دوسری عبارت بھی جاء الحق کی پیش کی گئی جس میں گستاخی کرتے ہوئے نبی علیہ السلام کے بارے میں غلط طرز سے کلام کیا گیا تھا۔ اہلسنت کا اعتراض تھا کہ جس طرز کی نشاندہی اس عبارت میں کی گئی اس سے آقا علیہ السلام کی طرف نفوذ

باللہ جھوٹ بولنے کی نسبت لازم آتی ہے۔ مولوی احمد یار عیسیٰ نے جاء الحق کی اس عبارت میں نبی علیہ السلام کے بارے میں یہ طرز اختیار کیا کہ میرے پاس زمین و آسمان کے خزانے ہیں مگر کفار کے چوری کرنے کے ڈر سے یہ فرمایا کہ میرے پاس خزانے نہیں ہے۔ اس سے آقا علیہ السلام کو نفوذ باللہ جھوٹ بولنے والا ثابت کیا گیا۔ اس کے جواب میں سیالوی صاحب نے یہ موقف اختیار کیا کہ نہ بتانا اور شے ہے اور نہ کہنا اور شے ہے۔ (مناظرہ جھنگ: ص ۷۰) مولانا حق نواز نے اپنی باری میں مفتی احمد یار عیسیٰ کا ترجمہ پڑھ کر سنایا جس میں واضح طور پر لکھا ہوا تھا کہ: ”میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں۔“

(مناظرہ جھنگ: ص ۷۴)

اشرف سیالوی نے اپنی باری میں یہ کہہ کر جان چھڑائی کہ دونوں لفظوں میں کوئی فرق نہیں یوں اس اعتراض کا بھی کوئی مدلل جواب سیالوی صاحب نہ دے سکے جو حوالے پیش کئے وہ غیر متعلقہ تھے۔ اعتراض اس جھوٹ والے طرز (نفوذ باللہ) کا تھا۔ مگر سیالوی صاحب اس اعتراض کو نہ توڑ سکے۔ (مناظرہ جھنگ: ص ۷۸)

تیسری عبارت

سینوں کی طرف سے تیسری عبارت انوار شریعت کی پیش کی گئی جس میں (نفوذ باللہ) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ناکام کہا گیا۔ سیالوی صاحب اس عبارت کی صفائی پیش کرنے میں سو فیصد ناکام رہے اور غیر معتبر کہہ کر جان چھڑائی۔

چوتھی عبارت

سینوں کی طرف سے چوتھی عبارت مقیاس حنفیت کی پیش کی گئی تھی جس میں اچھروی صاحب نے نفوذ باللہ کتے کے نازل کردہ قرآن پر ایمان لانے کا مشورہ دے کر انتہائی گستاخانہ طرز عمل اختیار کیا تھا۔ اس عبارت کے حوالے سے دو اعتراض تھے۔

(۱) کتے کے نازل کردہ قرآن پر۔

(۲) اس طرح کرنے سے عذاب سے بچنے پر۔ (نفوذ باللہ من ذالک الکلمات)

سیالوی صاحب نے جواب دیا کہ یہ حضرت تھانوی کی عبارت کا رد کرتے ہوئے لکھا ہے حالانکہ

رد کرتے ہوئے بھی کفریہ جملہ بولنا درست نہیں۔ سیالوی صاحب آخر دم تک اس عبارت پر اعتراض اٹھانے میں ناکام رہے بار بار حفظ الایمان کی عبارت کو لیکر بیٹھ جاتے۔ حالانکہ ان کو چاہئے تھا کہ اس طرح رد کرتے ہوئے کفریہ جملہ بولنا کیا جائز تھا؟ اس پر پورے مناظرے میں ایک بھی حوالہ نہیں ملے گا۔ حتیٰ کہ جب سیالوی صاحب عاجز ہو گئے تو یہ کہہ کر جان چھڑائی کہ:

”مولانا عمر صاحب کل فوت ہوئے ہیں وہ تو ہمارے ہی ہم زمان ہیں ان کی وجہ سے بریلوی مسلک کا تشخص قائم نہیں ہے۔“

(مناظرہ جھنگ: ص ۱۹۱)

پانچویں عبارت

انوار رسالت کی تھی۔ یہ عبارت ایسی سنگین تھی کہ منصفین بھی چھلانگ لگا کر سیالوی صاحب کی جان بچانے آگئے اور کہا کہ ہم اس کتاب کو بھی نہیں مانتے۔ اصولاً بریلویوں کو چاہئے تھا کہ اگر وہ اس کتاب کو معتبر نہیں سمجھتے تھے تو انہیں اس عبارت پر حکم شرعی لگانا چاہئے تھا اور یہی مطالبہ اہلسنت دیوبند کے مناظر کی طرف سے کیا گیا۔ (مناظرہ جھنگ: ص ۱۳۱)

چھٹی عبارت

اس عبارت میں مقیاس حقیقت کے حوالے سے اعتراض کیا گیا تھا کہ بریلوی مسلک کے مولوی عمر اچھروی نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں لکھا (نعوذ باللہ) کہ وہ اپنے مقصد میں ناکام رہ گئے۔ اور اسی لئے بے ہوشی کی تکلیف میں مبتلا رہے۔ نیز اس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کلام اور عمل میں فرق کا کہا گیا اور نبی کیلئے یہ کہا گیا کہ وہ خدا کی بات کو نہیں سمجھ سکے۔ (ص: ۱۸۷-۱۸۸)

سیالوی صاحب نے اس کے جواب میں شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ اور تذکرہ الرشید سے استدلال کرنے کی سعی لا حاصل کی مگر اس اعتراض کو ہاتھ بھی نہ لگایا کہ کلام اور عمل میں فرق کی وجہ سے ناکام ہو گئے۔ صرف اتنا کہہ کر جان چھڑائی کہ یہ فیصلہ نہ تھا بلا قصد تھا۔ (مناظرہ جھنگ: ص ۲۰۷) مگر فاتح رضا خانیت مولانا حق نواز شہیدؒ کے اس سوال پر بریلوی مناظر کوئی جواب نہ دے سکا کہ جب مولانا حق نوازؒ نے صراحتاً پوچھا کہ یہ عبارت نص قطعی کے خلاف ہے یا نہیں؟ دو ٹوک جواب دیں۔ (مناظرہ جھنگ: ص ۱۹۹) یوں مجموعی طور پر اس عبارت کے حوالے

سے بھی علمائے دیوبند کا پلہ بھاری رہا۔

ساتویں عبارت

ہفت اقطاب کے حوالے سے پیش کی گئی اس عبارت سے بھی سیالوی صاحب نے یہ کہہ کر جان چھڑائی کہ یہ پیر مرید کا معاملہ ہے۔ (مناظرہ جھنگ: ص ۲۰۸) ظاہری بات ہے یہاں مناظرہ گستاخی پر ہو رہا تھا۔ سیالوی صاحب کو اس عبارت سے گستاخی صاف کرنا تھی مگر وہ ناکام رہے۔

آٹھویں عبارت

اوراق غم کے حوالے سے پیش کی گئی تھی جس میں آقا علیہ السلام کیلئے زوال بعد وفات کا لفظ (نعوذ باللہ) لکھا ہوا تھا (مناظرہ جھنگ: ص ۲۰۳) اس عبارت کا بھی کوئی جواب سیالوی صاحب نہ دے سکے۔

نویں عبارت

نوائد فریدیہ کی تھی۔ سیالوی صاحب اس کی بھی کوئی وضاحت نہ کر سکے صرف ایک کلمہ دانی عبارت کا جواب دینے کی ناکام کوشش کرتے رہے۔

دسویں عبارت

ملفوظات کے حوالے سے تھی جس میں شاہ اسماعیل شہیدؒ کو منکر رسالت اور پیر کو نبی ماننے کے باوجود تکفیر نہ کرنے کے معاملے کو پیش کیا گیا تھا مگر سیالوی صاحب کو ایک لفظ بھی بولنے کی ہمت نہ ہوئی۔

گیارہویں عبارت

فتاویٰ افریقہ کی پیش کی گئی جو بالکل لا جواب رہی ایک لفظ بھی سیالوی صاحب صفائی میں نہ بول سکے۔

قارئین کرام! گیارہ عبارتیں اہلسنت کی طرف سے پیش کی گئیں ان گیارہ عبارت میں سے صرف پانچ کا جواب دینے کی ناکام کوشش کی گئی جن میں سے اکثریت سوال گندم جواب چنا کے مصداق غیر متعلقہ حوالہ اور جواب تھے۔ نتیجہ روز روشن کی طرح واضح ہے کہ سیالوی صاحب بریلوی مسلک کے دفاع میں بری طرح ناکام رہے۔

دوسری ٹرن کا تجزیہ

بریلوی مسلک کی طرف سے جو عبارتیں بطور الزام کے اہل السنّت پر پیش کی گئیں
آئے مختصر جائزہ لیتے ہیں۔

پہلی عبارت

سیالوی صاحب کی طرف سے پہلی عبارت صراط مستقیم کی پیش کی گئی اور دعویٰ کیا گیا کہ
اس میں کھلی گستاخی ہے مولانا حق نواز شہیدؒ نے موقف اختیار کیا کہ اگر آپ کے دعوے کے
مطابق اس میں گستاخی ہے تو مولانا احمد رضا خان نے کیوں تکفیر نہیں کی؟ عبارت کے اوپر مزید
اعتراضات کے جواب میں خزائن العرفان کا حوالہ پیش کیا گیا۔ سیالوی صاحب نے لزوم والتزام
کے فرق کو عدم تکفیر کی وجہ قرار دیا تو مولانا حق نوازؒ نے کوکبہ شہابیہ کے حوالے سے سیالوی صاحب
کے جواب کو غلط ثابت کیا۔ یوں اس عبارت کے حوالے سے سیالوی صاحب نے جو اعتراض کئے
مولانا حق نوازؒ کے جوابات کے آنے کے بعد سیالوی صاحب ان کے جواب نہ دے سکے۔ اور
یوں پہلی عبارت کے حوالے سے اہل السنّت دیوبند کا پلہ بھاری رہا۔

دوسری عبارت

تقویۃ الایمان کی پیش کی گئی جس کے جواب میں مولانا حق نواز شہیدؒ نے حوالہ جات کا
ڈھیر لگا دیا اور سیالوی صاحب بری طرح لا جواب ہو کر رہ گئے اور ایک بھی جواب کو رد نہ کر سکے یہ
کہہ کر جان چھڑائی کہ عموم اور ہوتا ہے اور خصوص اور حالانکہ ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ اس عبارت
میں بھی عموم ہے یوں اس عبارت کے حوالے سے بھی پلہ ہمارا بھاری رہا۔

تیسری عبارت

فتاویٰ رشیدیہ کے حوالے سے پیش کی گئی جس کا تحقیقی اور الزامی جواب دیا گیا جو
لا جواب رہا اور سیالوی صاحب اس کو نہ توڑ سکے۔

چوتھی، پانچویں اور چھٹی عبارت

تقویۃ الایمان کے حوالے سے پیش کی گئی تھی۔ تینوں کے جوابات مولانا حق نواز شہیدؒ
نے دئے۔

بقیہ صفحہ: 74

”مناظرہ جھنگ“ پر ایک نظر

حافظ محمد اسلم

27۔ اگست 1979ء میں بمقام نول والا بنگلہ پر ”گستاخ رسول ﷺ کون ہے؟“ پر
مناظرہ ہوا۔ علمائے اہلسنّت کی طرف سے مناظر اہلسنّت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ اور
علمائے بریلوی کی طرف سے مناظر مولوی اشرف سیالوی صاحب تھے۔ سات گھنٹے تک ہونے
والے اس مناظرے میں کون کامیاب رہا اور کون ناکام رہا؟ اس کا خلاصہ ہم بریلویوں کے مکتبہ فرید
یہاں سے چھاپی گئی کتاب ”مناظرہ جھنگ“ کو سامنے رکھ کر آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

(1)۔ کیا سیالوی صاحب مناظرے میں کامیاب رہے؟

”گستاخ رسول کون؟“ کے موضوع پر ہونیوالے سات گھنٹے کے مناظرے میں
سیالوی صاحب بریلویوں کی گستاخانہ عبارات کا جواب دینے میں بری طرح ناکام رہے۔ اس کا
ثبوت پیش کیا جاتا ہے۔

(i) (الف)۔ تھانوی کو چاہئے کہ کتے پر نازل ہونے والے قرآن پر ایمان لے آئے تاکہ
غلامانِ مصطفیٰ تمہیں کچھ نہ کہیں (مقیاسِ حقیقت)۔

(ب) حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کلام اور عمل میں فرق آگیا اور وہ اپنے مقصد میں ناکام ہو گئے
(مقیاسِ حقیقت)

جب یہ گستاخانہ عبارات پیش کی گئیں (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 133، ص 199) تو
سیالوی صاحب جب جواب دینے سے عاجز آ گئے تو آخر کار سیالوی صاحب نے اپنے مولوی کو غیر
معتبر مان کر جان چھڑانے کی کوشش کی کہ مولوی عمر چھروی تو میرا ہم عصر ہے اور اس سے بریلوی
مسلک کا تشخص نہیں (مناظرہ جھنگ ص 203)۔ جبکہ مولوی عمر چھروی کو بریلوی شیخ الحدیث عبد
الحکیم شرف قادری نے اپنے اکابر میں شمار کیا ہے۔ (تذکرہ اکابر اہلسنّت: ص ۴۹۸)

(ii)۔ پیر جماعت علی شاہ کی صورت نبی علیہ السلام کی تصویر تھی (انوار رسالت)۔

جب یہ گستاخانہ عبارت پیش کی گئی (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 144) تو سیالوی

جواب دینے سے عاجز ہو جاتے تھے تو بڑی آسانی سے اپنے بڑے بڑے بریلوی اکابر کا انکار کر دیتے تھے۔ یہاں تک کہ اپنے شہنشاہ ولایت کا بھی انکار کر گئے۔ سیالوی صاحب کے علم کا پول تو یہیں سے کھل جاتا ہے۔

(۷)۔ (الف) حضرت آدم علیہ السلام شرم گناہ سے پریشان ہو کر خجل تھے (اور اق غم)۔

(ب)۔ امام الانبیاء علیہ السلام کی نبوت کو وفات کے بعد زوال آ گیا (اور اق غم)

(ج)۔ فاضل بریلوی ایسے شخص کو کافر نہیں کہتا جو اپنے پیر کو نبی مانتا تھا اور اپنے پیر پر وحی نازل ہونا مانتا تھا اور اپنے پیر کے نام پر اللہ صلی علی پڑھتا تھا (الکو کتبہ الشہابیہ و تمہید ایمان)۔

(د)۔ حضور علیہ السلام کی تمام صفات چاہے وہ ختم نبوت کی صفت ہو چاہے معصومیت کی صفت ہو، غوث اعظم میں پائی جاتی ہیں (فتاویٰ افریقہ) جب خلیفہ اعلیٰ حضرت اور اعلیٰ حضرت بریلوی مولوی احمد رضا خان کی گستاخانہ عبارات سیالوی صاحب کے سامنے پیش کی گئیں۔ (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 213-214، ص 226-227) تو سیالوی صاحب جان بوجھ کر ان کا جواب دینے سے بھاگتے رہے اور فضول بحث میں وقت ضائع کرتے رہے اور ان اعتراضات کو مناظرے میں چھوٹا کر نہیں۔ آخر کچھ تو ہے جس کی پروا داری ہے؟ گھر آ کر حاشیہ میں اور تتمہ میں جواب دینے کی ناکام کوشش آخر کیوں کی گئی؟ مناظرے میں جواب نہ آیا تو گھر میں دینے کی کوشش۔ کیا خوب!!۔ سیالوی صاحب گھر میں جواب دے کر بھلا کیسے کامیاب قرار پائے؟

(vi) حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہودیوں کے ڈر کی وجہ سے تبلیغ کا فریضہ سرانجام نہ دے سکے اور آپ فیل ہو گئے (انوار شریعت جلد دوم) جب یہ گستاخانہ عبارت سیالوی صاحب کے سامنے پیش کی گئی (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 131) تو قارئین کرام سیالوی صاحب نے پہلے تو اپنی پرانی عادت کے مطابق انوار شریعت کے مرتب مفتی محمد اسلم قادری علوی رضوی کو ”حافظ محمد اسلم“ اور ”صوفی محمد اسلم“ کہہ کر معتبر ماننے سے انکار کیا (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 146)۔ حالانکہ مفتی محمد اسلم قادری علوی رضوی کی تقریظ ”التصدیقات لدفع التلبیسات“ میں موجود ہے۔ اس کتاب میں سوا سو سے زائد مفتیان بریلوی کی تقاریض ہیں۔ یہ کتاب مفتی محمود ساقی اور کرمل انور مدنی کے خلاف لکھی گئی ہے۔ اور یہ وہی مفتی محمد اسلم قادری صاحب ہے جنہوں نے جید بریلوی مولوی نور محمد قادری کے مواعظ کو کئی جلدوں میں مرتب کیا ہے ”مواعظ رضویہ“ کے نام سے۔ کیا

صاحب جب اس کا جواب دینے سے بھی عاجز رہے تو ان سے بھی جان چھڑاتے ہی بنی اور پیر جماعت علی شاہ کے خلیفہ حاجی اللہ ودھایا صاحب کو ”کسی مرید“ کہہ کر غیر معتبر اور غیر مستند قرار دے دیا۔ (مناظرہ جھنگ ص 152)۔ سیالوی صاحب! یہ ”کسی مرید“ نہیں بلکہ پیر جماعت علی شاہ صاحب کا خلیفہ مجاز ہے۔ عوام کو دھوکہ دے رہے ہو ”کسی مرید“ کہہ کر۔

☆ کیا پیر جماعت علی شاہ کا خلیفہ غیر معتبر ہے؟ ☆ کیا پیر جماعت علی شاہ غیر معتبر لوگوں کو خلافت دیتے تھے؟ کیا خوب!! جب جواب نہ آیا تو پیر جماعت علی شاہ کا خلیفہ بھی معتبر نہیں۔

(iii) بریلویوں کے پیر عین محمد ﷺ ہیں (فت اقطاب)۔

جب یہ گستاخانہ عبارت سیالوی صاحب کے سامنے پیش کی گئی (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 201) تو سیالوی صاحب نے پیر غلام جہانیاں صاحب آف ڈیرہ غازی خان کو بھی بریلوی شخص میں ماننے سے انکار کر دیا اور ان سے برأت کا اظہار کیا (مناظرہ جھنگ صفحہ 221)۔

(iv)۔ (الف) محشر میں بایزید کا جھنڈا نبی اکرم ﷺ سے بھی بلند ہوگا (فوائد فریدیہ)۔

(ب) بایزید عرش و کرسی اور لوح قلم ہیں۔ بایزید جبرائیل، میکائیل، عزرائیل، اسرافیل ہیں اور بایزید موسیٰ و عیسیٰ ہیں (فوائد فریدیہ)

(ج) لا الہ الا اللہ چشتی رسول اللہ (فوائد فریدیہ)۔

جب یہ گستاخانہ عبارات پیش کی گئیں (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 223-224) تو سیالوی صاحب نے فوائد فریدیہ کو اپنی کتاب ماننے سے انکار کر دیا اور یہ عبارات جو بریلویوں کے شہنشاہ ولایت، شہباز طریقت حضرت خواجہ غلام فرید کی طرف منسوب کی ہوئی ہیں۔ سیالوی صاحب نے خواجہ غلام فرید صاحب کا دفاع کرنے سے انکار کر دیا گویا خواجہ صاحب کو بھی ماننے سے انکار کر گئے۔ (مناظرہ جھنگ)۔

قارئین کرام! جبکہ بریلویوں کے چوٹی کے عالم ابولکیم صدیق فانی نے فوائد فریدیہ کو اپنی کتاب بھی مانا اور اس کتاب پر ہونے والے اعتراضات کو بھی تسلیم کیا اور خواجہ غلام فرید صاحب کا دفاع کرنے کی بھی کوشش کی (آئینہ اہلسنت ص 44) یہ کتاب ڈاکٹر اشرف آصف جلالی کے حکم سے لکھی گئی ہے تو قارئین کرام! پتہ چلا کہ جب سیالوی صاحب مناظرے میں

خوب کہ مفتی محمد اسلم قادری کو آپ نہیں جانتے۔ سیالوی صاحب کے مطالعے اور علم کا یہ حال ہے؟ لیکن جب سیالوی صاحب اس گستاخانہ عبارت کے سامنے بالکل پھنس گئے اور ان کو جان چھڑانی مشکل لگی تو آخر کار اس عبارت کو گستاخانہ عبارت مان کر بریلویوں کے گستاخ ہونے پر مہر ثبت کر دی (منظرہ جھنگ ص 202) یہ تو بات تھی مناظرے کی۔ سیالوی صاحب بعد میں گھر میں بیٹھ کر حاشیے میں بریلوی مناظر کو کافر بھی لکھ گئے۔ (منظرہ جھنگ ص 166)۔ قارئین کرام! سیالوی صاحب کی اس عبارت پر بھی نظر دوڑائیں جو کہ انہوں نے ”منظرہ جھنگ“ کے شروع میں بطور تنبیہ نقل کی ہے کہ: ”جو عبارات پیش کی گئیں وہ بھی محض اپنی حاشیہ آرائی سے گستاخانہ بنانے کی سعی لا حاصل کی گئی ورنہ دراصل عبارات میں کوئی ایسا صریح یا ضمنی مضمون و مفہوم نہ تھا جیسے کہ مناظرہ کی تفصیلات سے ناظرین کو اندازہ ہوگا۔“ (تنبیہ مناظرہ جھنگ ص 35-36)۔ سیالوی صاحب کا یہ سفید جھوٹ قارئین آپ کے سامنے ہے کیونکہ خود اوپر تسلیم کر رہے ہیں کہ یہ عبارت گستاخانہ ہے پھر بھی محض جھوٹ اور ہٹ دھرمی سے کہا کہ کوئی گستاخانہ عبارت پیش نہ کی جاسکی تو اس کا کیا علاج ہو سکتا ہے بھلا؟

”ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور“

قارئین کرام! سیالوی صاحب نے تو اپنی علمی کمزوری کی وجہ سے بریلوی مناظر اسلام نظام الدین ملتانی بریلوی کا دفاع نہ کر سکے اور ان کو کافر لکھ دیا۔ جبکہ بریلوی مسلک کے چوٹی کے عالم مولوی ابولکیم صدیق فانی صاحب کے سامنے جب یہ اعتراض آیا تو انہوں نے سیالوی صاحب کی طرح اپنی علمی کمزوری کی وجہ سے نہ تو اس عبارت کو گستاخانہ مانا اور نہ بریلوی مناظر کو کافر کہا بلکہ ان کا دفاع کرنے کی کوشش کی اور ان کو مسلمان کہا ہے۔ (آئینہ اہلسنت ص 394)۔ یاد رہے کہ یہ کتاب ڈاکٹر اشرف آصف جلالی کے حکم سے لکھی گئی ہے تو ان کی ہی شمار کی جائے گی۔ اب فیصلہ بریلوی حضرات کے ہاتھ میں ہے کہ ایک طرف اشرف سیالوی صاحب ہیں جو بریلوی مناظر کو گستاخ اور کافر کہتے ہیں۔ دوسری طرف ڈاکٹر اشرف آصف جلالی صاحب ہیں جو بریلوی مناظر کو مسلمان مانتے ہیں۔ اب سچا کون ہے؟ اشرف سیالوی یا ڈاکٹر اشرف آصف جلالی جس کا بریلوی مسلک میں بڑا نام ہے؟

(vii)۔ (الف) نبی اکرم ﷺ شکاری کی طرح کافروں کو دھوکہ دیتے تھے (جاء الحق)۔

(ب) نبی اکرم ﷺ نے کافروں کو جھوٹ بولا اور دھوکہ دیا کہ میرے پاس خزانے نہیں ہیں (معاذ اللہ) (جاء الحق)۔ جب یہ گستاخانہ عبارات سیالوی صاحب کے سامنے پیش کی گئیں (دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 47، 49)۔ تو سیالوی صاحب جب مناظرے میں ان گستاخانہ عبارات کا جواب دینے میں ناکام رہے تو کبھی حاشیہ میں اس طرح جواب دینے کی ناکام اور جاہلانہ کوشش کی کہ: ”مولانا صاحب (حق نواز شہید۔ از اسلم) اس کی وضاحت فرما سکیں گے کہ دھوکہ دینا شرعاً حرام ہے۔“ (حاشیہ مناظرہ جھنگ ص 48)۔ سیالوی صاحب ذرا فاضل بریلوی کے ملفوظات ہی پڑھ لیے ہوتے تو ایسا جاہلانہ جواب کبھی نہ دیتے۔ فاضل بریلوی لکھتے ہیں کہ:

”دھوکہ دینا شریعت پسند نہیں فرماتی اور حدیث میں ہے ”من غش فلیس منا“ وہ ہم میں سے نہیں جو دھوکہ دے۔“

(ملفوظات اعلیٰ حضرت ص 411 مطبوعہ مشتاق بک کارنلاہور)

اسی عبارت کا کبھی حاشیے پر یوں جواب دینے کی ناکام کوشش کی کہ نبی اکرم ﷺ کو بری تشبیہ دینے میں تو ہین نہیں کیونکہ مثال میں ساری صفات اس میں نہیں مانی جاتی کسی ایک بات میں تشبیہ ہوتی ہے (حاشیہ مناظرہ جھنگ ص 52) تو سیالوی صاحب نے یہ مانا کہ نبی اکرم ﷺ کو شکاری دھوکہ دینے والے شخص سے تشبیہ دینے میں تو ہین نہیں اور نبی اکرم ﷺ دھوکہ دیتے ہیں اور دھوکہ دینا حرام نہیں۔

لیجئے اس کے جواب میں ہم بریلوی مسلک کے گھر کی گواہی دیتے ہیں۔ مولوی کو کب نورانی اوکاڑوی بریلوی لکھتے ہیں کہ

”آپ ایسی تشبیہات اور وہ الفاظ استعمال نہ کریں جو کسی طور پر مناسب نہ ہوں“

۔ (دیوبند سے بریلوی: ص 38)

آگے لکھتے ہیں کہ:

”نبی پاک ﷺ سے بڑھ کر مخلوق کوئی نہیں۔ ان کیلئے کوئی منفی یا عامیانہ اور

نامناسب یا بری تشبیہ کسی طور پر درست نہیں۔“

(دیوبند سے بریلوی ص 40)

تفسیر نور العرفان سورۃ بنی اسرائیل آیت نمبر 48 حاشیہ نمبر 6 میں مفتی

صاحب خود لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کی شان میں ہلکی مثالیں دینا کفر ہے۔ قارئین کرام! آپ خود ہی فیصلہ کریں کہ کیا نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو شکاری دھوکہ دینے والے شخص سے تشبیہ یا مثال دینا ٹھیک ہے یا غلط؟

قارئین کرام! یہی وہ پہلی گستاخانہ عبارت جس کا جواب سیالوی صاحب اپنا پورا زور لگانے کے باوجود نہ دے سکے۔ آخر کار بریلوی مسلک کے سجادہ نشین کو بھی یہ گواہی دینی پڑی کہ سیالوی صاحب ناکام رہے۔ گلوڑہ شریف کے سجادہ نشین پیر نصیر الدین نصیر گلوڑی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”اور اسی موضوع پر سیالوی صاحب ایک عدد مناظرہ کر کے شہرت و دولت کی تحصیل میں مصروف ہیں جبکہ مقابل مناظر نے ان کے ایک ممدوح کی جس عبارت کو گستاخانہ قرار دیا تھا۔ سات گھنٹے جاری رہنے والے اس مناظرے میں سیالوی صاحب قبلہ نہ اسکی صفائی پیش کر سکے اور نہ اسے ثابت فرما سکے۔“ (لطمۃ الغیب علی ازالۃ الریب ص 92)

حافظ امانت علی سعیدی نے اپنی کتاب میں پیر صاحب کو جید اور مستند عالم مانا ہے۔ (حیات غزالی زماں ص 6)۔ اس کتاب پر ڈاکٹر سرفراز نعیمی، پروفیسر سید مظہر کاظمی اور مفتی محمد صدیق ہزاروی کی تقاریر موجود ہیں۔“

کیوں قارئین کرام! کیا آپ اب بھی سمجھتے ہیں کہ سیالوی صاحب مناظرے میں کامیاب رہے؟ جبکہ سارے براہین و دلائل ان کے خلاف ہیں۔ آپ یقیناً یہ کہنے پر مجبور ہو جائیں گے کہ نہیں۔ ہرگز نہیں۔ ”مناظرہ جھنگ“ نامی کتاب میں آپ کو سیالوی صاحب کے یہ الفاظ واضح طور پر نظر آئیں گے کہ

”چونکہ میری تقریر کا وقت ختم ہو گیا تھا تو اس کا جواب میں مناظرے میں نہ دے سکا اب اس کا جواب بطور تہمتہ میں گھر بیٹھ کر دیتا ہوں۔“

اور قارئین کرام! آپ کو جگہ جگہ سیالوی صاحب کا حاشیہ لگا ہوا نظر آئے گا جو اس بات کا ثبوت ہے کہ سیالوی صاحب مناظرے میں جواب نہ دے سکے اب بیٹھ کر حاشیے میں دل کی بھڑا مال رہے ہیں۔ مگر ہائے سیالوی صاحب! کہ اکیلے ہی مناظرہ کر رہے ہیں حاشیہ پر۔ کیا

لوب!!۔

(1) اور یہ عقدہ بھی بریلوی ہی حل کریں کہ سیالوی صاحب کے معاون مناظر پروفیسر ڈاکٹر طاہر القادری صاحب نے مناظرہ جھنگ کے بعد مولانا تھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آکر معافی کیوں مانگی کہ حضرت ہمیں معاف کر دیں کہ ہم نے آپ سے مناظرہ کیا؟

(شرح الفضل الموعوبی۔ از مفتی غلام سرور قادری بریلوی لاہوری)

(2)۔ کیا سیالوی صاحب مناظرے میں کامیاب رہے؟

قارئین کرام! جو مناظر محض اپنی کم علمی اور جواب نہ آنے کی صورت میں اپنے ہی علماء اور کتب سے مناظرے میں برأت کا اظہار کرتا رہے اور ان کو ماننے سے انکار کر کے راہ فرار اختیار کرے تو کیا آپ سمجھتے ہیں کہ وہ مناظر کامیاب رہا؟ آپ یقیناً یہی کہیں گے کہ نہیں اور ہرگز نہیں۔ تو اشرف سیالوی صاحب کی مولوی عمر اچھروی سے برأت ”بریلوی مناظر اسلام نظام الدین ملانی کو کافر گستاخ، مفتی محمد اسلم قادری علوی سے برأت اور فوائد فریدیہ سے برأت کا اظہار آپ مذکورہ بالا عبارات میں پڑھ چکے ہیں۔ آگے آگے دیکھتے ہوتا ہے کیا! اور اجمل العلماء مولوی الحاج محمد اجمل شاہ صاحب بریلوی جو کہ ”رودشاہ ثاقب“ کے مصنف ہے جسکی بریلوی علماء بڑی تشہیر کرتے ہیں۔ جب ان کی بات کی گئی تو سیالوی صاحب نے ان سے بھی برأت کا اعلان کر دیا (مناظرہ جھنگ ص 245)۔ آگے سیالوی صاحب نے مولانا ذاکر صاحب سے بھی اعلان برأت کر دیا اور جمعیت علمائے پاکستان کے بریلوی مولوی عبدالستار نیازی سے بھی اظہار برأت کر دیا (مناظرہ جھنگ ص 245)۔ کیا سیالوی صاحب ان ٹھوس ثبوتوں کے باوجود بھی کامیاب رہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔

(3)۔ کیا سیالوی صاحب مناظرے میں کامیاب رہے؟

قارئین کرام! کسی بھی مناظرے کے فیصلے کا دار و مدار مصنفین اور فیصلے کرنے والے ججز صاحبان پر ہوتا ہے اور اگر مصنفین کسی ایک فریق کی طرف داری یا جانبداری کریں تو یقیناً وہ فیصلہ کبھی بھی قابل قبول نہیں ہوتا اور نہ کوئی عقل مند شخص اس فیصلے کو صحیح تسلیم کرتا ہے۔ تو مناظر اہلسنت نے بھی مصنفین کی طرف داری دیکھنے کے بعد مصنفین کے یکطرفہ فیصلے کو ماننے سے انکار کر دیا (مناظرہ جھنگ ص 196)۔ مصنفین کی طرف داری ملاحظہ فرمائیں۔

مناظرہ جھنگ میں منصفین کا جانبدارانہ رویہ

(۱)۔ مناظر اہلسنت جب بریلوی مسلک کے ایک ذمہ دار عالم قاضی عبدالنبی کو کب کی ”منصف مقالات یوم رضا“ کا حوالہ پیش کرنے لگے تو ”صدر منصف پروفیسر تقی الدین انجم“ نے ٹوک دیا کہ: ”قاضی عبدالنبی کو کب کا حوالہ نہ دیں وہ تو میری طرح کا ایک استاد اور ٹیچر تھا۔ اس سے بریلوی مسلک کا تشخص قائم نہیں ہوا“ (مناظرہ جھنگ ص 267)۔

قارئین کرام! غور فرمائیں کہ منصف کو یہ حق کس نے دیا کہ بریلوی مسلک کے تشخص کا تعین کریں۔ مگر منصف صاحب کا یہ کہنا محض طرفداری پر مبنی تھا، کیونکہ ”یوم رضا“ پر پڑھے جانے والے مقالات ہی اس کتاب میں ہیں جو جدید علماء کے تھے اور اس پر تصدیقات بھی جدید علماء کی ہیں۔ تو یہ منصف کا ٹوکنا جانبداری نہیں تو کیا تھا؟

(۲)۔ مناظر اہلسنت جب پیر جماعت علی شاہ صاحب کے خلیفہ حاجی اللہ ودھایا صاحب کی کتاب انوار رسالت کا حوالہ پیش کر رہے تھے تو صدر منصف پروفیسر تقی الدین انجم صاحب نے ٹوک دیا کہ: ”مستند کتابوں کا حوالہ پیش کریں“۔

مناظر اہلسنت: ”کیا یہ بریلوی کی کتاب نہیں؟“۔

منصف جناب انجم صاحب: ہو یا نہ ہو۔ آپ یہ حوالہ پیش نہیں کر سکتے۔

قارئین کرام! یہ طرفداری نہیں تو اور کیا؟

(۳)۔ صدر منصف پروفیسر تقی الدین انجم صاحب علمائے اہل السنۃ والجماعت علمائے دیوبند سے کہنے لگے کہ:

”جب مانتے ہو کہ گستاخی رسول اللہ ﷺ کفر ہے تو اس پر اڑے ہوئے کیوں ہو؟

اور محض لفظوں میں الجھاؤ پیدا کر کے لوگوں کے دماغ خراب کر رہے ہو۔ کیا

مدارس قائم کرنے اور طلباء کو پڑھانے کا تمہارے سامنے یہی مقصد ہے ان کے

ذہنوں میں صرف یہی چیزیں ڈالتے ہو اس وقت عالم اسلام تم سے کیا تقاضا کرتا

ہے۔ ملک پاکستان کس امر کا متقاضی ہے اور غیر تمہارے متعلق کیا سوچتے ہیں مگر

تم صرف لفظی بحثوں پر لڑ رہے ہو۔“

(مناظرہ جھنگ ص 195)

قارئین کرام! جو منصف پہلے ہی کسی فریق کو گستاخ سمجھتا ہوا اور کہتا ہو تو اس منصف سے حق کی توقع کیسے کی جاسکتی ہے۔ وہ منصف طرفداری نہیں کریگا تو اور کیا کرے گا۔

(۴)۔ اسکے علاوہ منصفین مناظر اہلسنت کی تقریر کے دوران برابر ہنستے رہے جو کہ ان کی طرف داری کا پکا اور ٹھوس ثبوت ہے (حاشیہ مناظرہ جھنگ 268)۔ یہ طرف داری نہیں تو پھر نہ جانے طرف داری کس غیبی چیز کا نام ہے؟

(۵)۔ منصفین دوران مناظرہ میں مناظر اہلسنت کو بار بار اور بلاوجہ ٹوکتے رہے

(دیکھئے مناظرہ جھنگ ص 83-84، 253-254، 264، 268، 144-145،

135، 244) منصفین کے بار بار ٹوکنے پر مناظر اہلسنت بھی شکوہ کئے بغیر نہ رہ سکے

(مناظرہ جھنگ ص 183)۔

(۶)۔ ناظرین، منصفین حضرات میں شیعہ اور بریلوی تھے۔

قارئین کرام! کیا ان براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ کے بعد بھی کوئی کہہ سکتا ہے کہ سیالوی صاحب کامیاب رہے؟

فیصلہ مناظرہ جھنگ پر ایک نظر

قارئین کرام! سازش پہلے سے تیار تھی کیونکہ پروفیسر تقی الدین انجم (صدر منصف) نے ایک نجی محفل میں یہ کہا کہ ہم پسرکاری دباؤ تھا کہ ہم مولوی حق نواز کی شکست کا فیصلہ دیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ فیصلہ ایک سال پہلے کا لکھا ہوا ہے۔ فیصلے کی عبارت کے نیچے جو تاریخ مع دستخط کے ساتھ موجود ہے اس میں تاریخ 1978ء کی ہے اور مناظرہ 1979ء میں ہو رہا ہے۔

اب ہم فیصلے کی عبارت کی طرف آتے ہیں کہ:

”منصفین نے اشرف سیالوی کو نسبتاً وزنی استدلال کی بنا پر کامیاب قرار دیا ہے۔“

فیصلہ دلائل کی بنیاد پر ہوتا ہے استدلال کی بنیاد پر نہیں۔

اس فیصلے کا مطلب یہ ہے کہ اگر 20 فیصد دیوبندی گستاخ رسول ﷺ ہیں تو 19 فیصد

بریلوی گستاخ رسول ﷺ ہے کیونکہ ”نسبتاً“ معمولی فرق کو کہتے ہیں۔ تو مناظر اہلسنت نے تو فیصلے

کو قبول نہ کیا جبکہ سیالوی صاحب نے فیصلے کو صحیح مان کر خود کو گستاخ رسول ﷺ اور بریلویوں کو

گستاخ رسول ﷺ مان لیا۔ رہی بات ”کامیاب“ کے لفظ کی تو اسکی حقیقت ہم نے آپ کے

سامنے رکھ دی ہے کہ کون کامیاب رہا اور کون ناکام رہا؟ اگر گستاخ رسول ﷺ ہونے کو کامیاب قرار دیتے ہو تو ایسی کامیابی سیالوی صاحب ہی کو مبارک ہو۔

سیالوی صاحب کی دورنگی

سیالوی صاحب نے کہا کہ ہمارے بریلوی مسلک کا تشخص اعلیٰ حضرت کی وجہ سے ہے ان کے شاگردان کرام ”مولانا نعیم الدین مراد آبادی“ مولانا ظفر الدین بہادری اور مولانا امجد علی بہار شریعت وغیرہم سے ہے۔ (مناظرہ جنگ ص 203)۔ سیالوی صاحب نے دوران مناظرہ تو مذکورہ بالا بریلوی علماء کا نام لیا مگر گھر آ کر ان کو اپنی غلطی اور جہالت کا احساس ہوا تو گھر آ کر لکھا کہ:

”الغرض مولوی صاحب اپنی تمام کوشش کے باوجود اکابر اہلسنت علی الخصوص مولانا فضل رسول بدایونی، شہید ملت حضرت مولانا فضل حق بدایونی خیر آبادی، حضرت پیر مہر علی شاہ دامت فیوضہم امام اہلسنت حضرت احمد رضا خان صاحب بریلوی، حضرت نعیم الدین مراد آبادی، حضرت مولانا امجد علی خان صاحب، حضرت مولانا ظفر الدین بہاری، حضرت غلام محمود پیلا نوی وغیرہم کی کوئی عبارت پیش نہ کر سکے۔“ (تنبیہ مناظرہ جھنگ ص 35)

مناظرے میں تو ان اکابر کا نام تک نہ لیا۔ اب لے رہے ہیں؟ یہ دورنگی کس وجہ سے ہوئی؟ یہ تو بریلوی علماء ہی بتا سکیں گے۔

(۲)۔ سیالوی صاحب نے مناظرے میں تو اپنے بریلوی عالم عبدالستار خان نیازی کو ماننے سے انکار کر دیا اور اس کا دفاع نہ کیا۔ مگر گھر آ کر حاشیہ چڑھا کر ان کو مان کر ان کا دفاع کرتے ہیں:

”اگر حق نواز صاحب نے مزید تسلی کرنی ہو تو مولانا عبدالستار خان صاحب سے ہی سوال لکھ کر جواب منگوائیں تاکہ قول قائل کا بزبان قائل ہی فیصلہ ہو جائے۔“

(مناظرہ جھنگ ص 243)

سیالوی صاحب اگر تمہارے لئے قائل کا قول حجت ہے تو علماء دیوبند سے مناظرہ کرنے ہی کیوں آئے بلکہ ان کی طرف سے صفائی تو کب سے آپجی تھی۔؟ اس دورنگی کا بھی بریلوی مولوی ہی جواب دیں گے؟

(۳)۔ سیالوی صاحب نے اسی طرح مولانا ذاکر صاحب خلیفہ ضیاء الدین سیالوی صاحب کو معتبر ماننے سے مناظرے میں انکار کر دیا تھا اور ان کا دفاع نہ کیا مگر گھر آ کر سیالوی صاحب کو

ہانے کیا سوچھی اور حاشیہ میں دفاع کرنے لگے۔ (مناظرہ جھنگ ص 244)۔

(۴)۔ سیالوی صاحب نے مناظرہ جھنگ میں مفتی محمد اسلم قادری کو ماننے سے انکار کر دیا تھا لیکن سیالوی صاحب کی دورنگی ملاحظہ کریں کہ ”فیصلہ مغفرت ذنب“ میں اس کی تقریظ ملی ہے۔

سیالوی صاحب پر ایک نظر

(۱)۔ سیالوی صاحب نے جگہ جگہ علمائے اہلسنت دیوبند کے ساتھ ”مولانا صاحب“ کہا ہے (دیکھئے مناظرہ جھنگ)۔ جبکہ فاضل بریلوی مولوی احمد رضا خان کے فتاویٰ جات کی رو سے دیوبندی مولویوں کو ”مولانا صاحب“ لکھنا کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 15 والٹاری الداری)۔ اس طرح تو سیالوی صاحب کیا ثابت ہوئے؟ آپ خود فیصلہ کریں؟

(۲)۔ سیالوی صاحب نے مناظرے میں جگہ جگہ نبی پاک علیہ السلام کیلئے ”رسالت مآب“ اور ”آنحضرت“ کے الفاظ استعمال کیے۔ (دیکھئے مناظرہ جھنگ)۔ جبکہ بریلویوں کے حکیم الامت مفتی احمد یار نعیمی کے صاحبزادے مفتی اقتدار احمد خان نعیمی نے لکھا ہے کہ یہ الفاظ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کیلئے استعمال کرنا گستاخی ہے۔ اور یہ عامیانہ الفاظ ہیں۔ (فتاویٰ نعیمیہ) تو سیالوی صاحب نے گستاخی کی۔

(۳)۔ سیالوی صاحب نے گناہ کی نسبت نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی طرف کی ہے (کوثر الخیرات) جبکہ مولوی محبوب علی خان قادری برکاتی نے لکھا ہے کہ نبی پاک علیہ السلام کی طرف گناہ کی نسبت کرنے والا کافر ہے۔ (نجوم شہابیہ) تو سیالوی اپنے مولوی کے فتوے کی رو سے کافر ہوئے۔ اس نجوم شہابیہ پر 54 بریلوی اکابر کے دستخط ہیں۔

(۴)۔ سیالوی صاحب نے لکھا ہے کہ نبی اور شیطان کا علم برابر ہے۔ (کوثر الخیرات) جبکہ اللام الدین ملتانی بریلوی لکھتا ہے کہ جو شخص کہے کہ نبی اور شیطان کا علم برابر ہے۔ وہ شخص کافر ہے (انوار شریعت ج 1)

(۵)۔ مفتی محمود ساقی اور کرئل انور مدنی نے لکھا ہے کہ اشرف سیالوی گستاخ غوث اعظم ہی نہیں گستاخ رسول ﷺ بھی ہے۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص 175)

(۶)۔ مفتی محمود ساقی اور کرئل انور مدنی نے یہ بھی لکھا ہے کہ اشرف سیالوی آگ کے گڑھے میں ہے۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں)

(۷)۔ اشرف سیالوی کے شیخ طریقت پیر خواجہ قمر الدین سیالوی نے اس کو ظالم قرار دیا اور اس کے کلام کو فضول اور اسے بے ادب اور مغضوب قرار دیا۔

(انوار ترمیز ج 3: ص 235: مطبوعہ پنجاب کالونی کراچی، بحوالہ پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں ص 175 نیا مطبوعہ)

(۸)۔ بریلویوں نے لکھا ہے کہ اشرف سیالوی شیطان کی مسند پر بیٹھتا ہے۔ (ایضاً ص 306)

(۹)۔ بریلویوں نے لکھا ہے کہ اشرف سیالوی یہودیوں کی طرح ہے۔ (ایضاً ص 306)

(۱۰)۔ پیر نصیر الدین گولڑوی سجادہ نشین گولڑہ شریف لکھتے ہیں کہ کعب بن اشرف قرظی یہودی سے مولوی اشرف سیالوی تقریظی چار قدم آگے ہیں۔ (لطمۃ الغیب علی ازالۃ الریب)

تلک عشرہ کاملہ

کیا سیالوی صاحب مناظرے میں کامیاب رہے یا ناکام؟؟

یقیناً ہر طرف ناکام رہے۔ اپنوں میں بھی غیروں میں بھی۔ ثبوت حاضر ہیں!!

چیلنج ساری ذریت بریلویت کو ”حسام الحرمین“ پر اس کی ترتیب سے اور اس کے بعد بریلویوں کی گستاخانہ عبارات پر مناظرے کا چیلنج کیا جاتا ہے

بقیہ: بریلویوں کی طرف سے مناظرہ جھنگ کے دفاع کی ناکام کوشش
نیازی کو عالم نہیں مانا اور یہاں مولانا لکھا ہے کیوں؟؟ اس کی وضاحت کریں۔

الحمد للہ آپ نے مناظرہ جھنگ کے حوالے سے اشرف سیالوی کے دفاع کی جو ناکام کوشش کی ہماری ہاتھوں وہ کوشش بری طرح ناکام ہوگئی اگر آپ جیسے مجاہد سیالوی دو تین پیدا ہو گئے تو سیالوی صاحب کو جہاں بھر میں ذلیل و رسوا کرنے کیلئے کسی دشمن کی ضرورت نہیں اگر اب بھی تاویلات کی پٹاری میں کوئی تاویل رہ گئی ہے تو اس کو بھی نکال باہر کیجئے کہ:

یازندہ صحبت باقی

یہ جوابی مضمون خلیل رانا سعیدی (جہانیاں) کے پاس بھیجا گیا تو ان کی طرف سے یہ جواب ملا:

میں نے آپ کا جواب پڑھا اس کیلئے میری پہلی پوسٹ ہی کافی ہے

اور یوں اس مضمون کے جواب الجواب سے اپنا عاجز ہونا تسلیم کر لیا سعیدی صاحب کی تحریر بندے کے پاس محفوظ ہے

فتح مبین یا شکست مہین؟؟

فاتح بریلویت حضرت علامہ کاشف رضا قادری

برادران اسلام پاکستان کے صوبہ پنجاب میں ایک علاقہ ہے جس کو جھنگ کہتے ہیں۔ پچھلے دنوں وہاں جشن فتح مبین کے نام سے بریلویوں نے ایک کانفرنس کی جس میں دل کھول کر ہمارے اکابر اہلسنت دیوبند کو غلیظ ترین گالیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ پورے ملک میں جس بھی مسلمان کو پتہ چلا بہت ہی دکھ و تکلیف اور قلق و افسوس ہوا۔ کہ ان لوگوں نے مناظرہ جھنگ کے اسباب کو ہی نہ دیکھا کہ ان لوگوں کے ہاتھوں میں ان بریلویوں کی ڈور تھی اور یہ کٹہ تپلی بنے کن کے مقاصد کو پورا کرنے کیلئے بطور ٹشو پیپر استعمال ہو رہے تھے اور ہوتے رہے۔ مناظرہ جھنگ سے پہلے والے ایکشن میں شیعہ حضرات کو شکست فاش ہوئی اور مسلمان حضرات یکجا ہو کر شیعیت کے خلاف سیاسی طور پر کامیاب ہوئے۔ شیعیت کو یہ بات بہت چھپی اس اتحاد و اتفاق کو توڑنے کیلئے شیعیت نے وہی کچھ کیا جو وہ پہلے سے کرتے چلے آ رہے ہیں کہ ایسا آدمی تلاش کیا جو ظاہراً سنی کہلانے والا ہو۔ انہوں نے تلاش کرتے کرتے مولوی اشرف سیالوی صاحب پر ہاتھ رکھا۔ باوجود یہ ان دنوں سیال شریف میں مدرس تھے اور ان کو سیال شریف میں بریلوی علماء نے ٹھہرنے اور رکنے کیلئے نبی پاک علیہ السلام کا حکم نامہ بھی سنایا کہ آپ فرماتے ہیں سیال شریف نہ چھوڑے ورنہ نقصان ہوگا تو ہمیں گلہ نہ کرے مگر شیعیت کے مال و زر کی چمک و دمک نے سیالوی صاحب کو مسلمانوں میں افتراق و انتشار ڈالنے کیلئے تیار کر لیا۔ اور یہ سیالوی صاحب نے پہلی دفعہ کام نہیں کیا بلکہ مسلک رضا کے بانی مولوی احمد رضا نے بھی 50 برس محنت کرنے کے بعد سنی مسلمانوں کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ بریلوی اور دیوبندی۔ (سوانح حیات اعلیٰ حضرت بریلوی ص ۷)

تو سیالوی صاحب نے فاضل بریلوی کی سنت سمجھ کر اپنے آپ کو اس کام کیلئے تیار کر لیا اور جھنگ تشریف لے آئے۔ ان کی آمد سے یہاں مسلمان جو پہلے شیعیت کے خلاف متحد متفق تھے اب انتشار کا شکار ہونا شروع ہو گئے اور رفتہ رفتہ نوبت مناظرے تک جا پہنچی۔ مناظرہ اس عنوان پر تھا کہ ”گستاخ رسول کون“ مولانا جھنگوی شہید کا کہنا تھا کہ مولوی اشرف سیالوی اور ان

کی جماعت گستاخ رسول ہے جبکہ سیالوی صاحب اس کے برعکس کہتے تھے۔ بہر حال مناظرہ ہوا اور شیعیت نے اپنا اثر سوخ اور ثالث اپنا ہونے کی وجہ سے اور حکومتی دباؤ کو ایک سال پرانا فیصلہ مناظرہ کے اختتام پر سنوایا۔ اور یہ بات ہر آدمی دیکھ سکتا ہے کہ تاریخ انعقاد مناظرہ 27 اگست 1979ء ہے جبکہ فیصلہ کے نیچے 27 اگست 1978ء لکھا ہوا ہے۔

بہر کیف جو بات مولانا شہیدؒ نے آج سے 32 سال قبل کہی تھی بریلوی اکثریت نے اسے قبول کر لیا کہ اشرف سیالوی اور اس کے معتقدین واقعہ گستاخ رسول ہیں حتیٰ کہ اس سال مولوی سعید اسعد نے اشرف سیالوی کی بڑی تعریف کی جبکہ کتابوں میں اسے گستاخ رسول کہنے والوں کا ساتھ دیا۔ چونکہ بانی مہانی کی دوغلی پالیسی کا اثر سب پر ہے اس لیے سعید اسد صاحب نے اس طرح کا کردار ادا کیا خیر یہ انکا ذاتی معاملہ ہے۔ بریلویوں کی سیالوی صاحب کو گستاخ رسول کہنے کی وجہ یہ ہے کہ انہوں نے ایک کتاب لکھی ہے ”تحقیقات“ جس میں انہوں نے لکھا ہے کہ آپ علیہ السلام بچپن سے نبی نہیں بلکہ 40 سال بعد نبی بنائے گئے اور ساری کتاب کو اسی بات کے ثبوت کیلئے مختلف دلائل سے مزین کیا ہے اور مزید یہ بھی کہا ہے کہ عالم ارواح میں نبی تھے مگر پیدائش کے بعد نبی نہیں تھے بلکہ 40 سال بعد نبی بنے۔ بریلوی حضرات نے تقریباً 6 عدد اس کتاب کے خلاف کتابیں لکھیں اور سیالوی صاحب کو گستاخ رسول قرار دیا۔ اب ہم ان کتابوں سے فتاویٰ جات سارے آپ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ سیالوی صاحب نے رسالت مآب ﷺ کی توہین کی۔ ملاحظہ فرمائیے۔

کتاب ”پیدائشی نبی ﷺ سے اقتباسات جو سیالوی صاحب کے خلاف لکھی گئی۔

(1) میں حضرت مولانا اشرف سیالوی سے بصدادب گزارش کرتا ہوں کہ ناکارہ خلائق اور ضدی صاحبزادہ صاحب کی فکر سے اپنی فکر کو بلند کریں اور فوراً اپنے باطل موقف سے رجوع فرما کر عزت دارین حاصل کریں بصورت دیگر آپ کے خلاف تہذیب مجہول کے اور نصیر الدین کے غلام کے خلاف C-295 (توہین رسالت) کا کیس دائر کرنے کا حق میں محفوظ رکھتا ہوں۔ (ص: 23)

(2) بڑی حیرانگی کی بات یہ ہے کہ جو شخص پوری زندگی مسند علم پر بیٹھ کر (یعنی سیالوی صاحب) وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلَىٰ اَلَّا تَعْدِلُوْا اور وَيَقُوْمُ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ

بَشَاقِی کا سبق پڑھائے وہ کسی عام انسان (پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی) کی مخالفت میں فخر انسانیت اور باعث تحقیق کائنات ﷺ ہستی کی ایک صفت کی نفی ثابت کرنے کیلئے عصمت و تقدیس کے نیچے اڈھینا شروع کر دے۔ (ص 27)۔

(3) علامہ سیالوی نے اپنے نئے موقف کو ثابت کرنے کیلئے اس قدر محنت فرمائی کہ اس کی داد نہ دینا شاید مناسب نہ ہو لیکن یہ محنت عظمت رسول اکرم ﷺ کیلئے نہیں بلکہ آپ ﷺ کیلئے صفت کاملہ کی مخصوص وقت میں نفی کیلئے ہے لہذا علامہ کی یہ ساری کاوش اور محنت ”کام کریں مشقت جھیلیں جائیں بھڑکتی آگ میں“ (الغاشیہ نمبر 3، 4) کے زمرہ میں آتی ہے۔ (ص 35)

(4) علامہ سیالوی کی طرف سے صریح حکم رسول ﷺ کی خلاف ورزی۔

(ص 305)

(5) دوسری کتاب ”نبوت مصطفیٰ ہر آن ہر لحظہ“ کے اقتباسات نہ معلوم پیدائشی نبی کی نفی کرنے میں مخالفین کی شان نبوت سے کیا عناد ہے۔

(ص 15)

(6) اس مقام پر بھی مولانا شعیب صاحب (جو کہ سیالوی کے شاگرد ہیں اور اس مسئلہ میں سیالوی کی طرفداری میں ہیں) زبردست ٹھوکر کھائی ہے اور بڑی دیدہ دلیری سے رسول ﷺ کی عظمتوں کو معاذ اللہ گھٹانے کی ناکام جسارت کی ہے۔ (ص 35)

(7) (سیالوی سے سوال) یہ بات بھی مسلمہ ہے کہ نبی کریم ﷺ عالم ارواح میں بالفعل نبی تھے ارواح انبیاء کی تربیت فرما رہے تھے پھر آپ علیہ السلام سے معاذ اللہ کون سی ایسی لغزش ہو گئی تھی جس کی پاداش میں آپ ﷺ کو تقریباً 40 سال تک اس ارفع و اعلیٰ مرتبہ سے معاذ اللہ معزول کر دیا گیا۔ (ص 61)

(8) خود ساختہ علییت کے نامعقول نشہ میں مدھوش آپ عظمت مصطفیٰ ﷺ کے خلاف ایک سنگین جارحیت کا ارتکاب کر گئے لہذا ابھی اللہ جل جلالہ کے حضور سر بہ سجود ہوں اور اس گستاخانہ عبارت سے رجوع کریں۔ (ص 63)

(9) سیالوی نے سرکار ﷺ کی نبوت پاک کے خلاف کتاب لکھ کر بہت برا کیا ہے۔ (تنبیہات: ص 20۔ از عبد الحمید سعیدی)

(10) (سیالوی صاحب) اپنی کتاب میں کئی مواقع پر تعارض کا شکار بھی ہوئے ہیں۔ جس سے ان کی قلبی بے سکونی کی نشاندہی ہوتی ہے جو اللہ کے محبوب ﷺ سے معاذ اللہ بے وفائی کا لازمی نتیجہ ہے۔ (ص 35)

(11) سرگودھوی صاحب نفی شان رسالت کا ارتکاب کرنے کے باعث مقام تعارض میں بھی پہنچ گئے (ص 36)

(12) سرگودھوی نے ایک مقام پر سید عالم ﷺ سے نبوت کی ان الفاظ میں بھی نفی کی ہے۔ (ص 56)

(13) ان کی تحریرات کی رو سے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں گستاخی و بے ادبی ہے۔ (ص 65)

(14) سرگودھوی خود اپنی تحریرات کی روشنی میں ولادت باسعادت تا اعلان نبوت رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا انکار کر کے گستاخی اور سوء ادبی کے مرتکب ہوئے ہیں۔ (ص 69)

(15) جن علماء اہلسنت نے سرگودھوی صاحب کو گستاخ نبی ﷺ اور سیء الادب نیز گستاخی و بے ادبی کا مرتکب کہا ہے وہ کسی حد تک موجہ ہے۔ (ص 69)

”نبوت مصطفیٰ ﷺ اور عقیدہ جمہور کا بر علماء امت“ کے اقتباسات (16) کتاب میں عظمت مصطفیٰ ﷺ پر ڈاکہ ڈالا جا رہا ہے اور ساری امت کو قطعی اور جزی کفر جلی میں زبردستی دھکیلا جا رہا ہے۔ (ص 317)

(17) حضور نبی کریم ﷺ کی عظمتوں کو بیان کرنے والوں نے ہی چھپانا شروع کر دیا ہے۔ (ص 563)

(18) فاضل محقق کی نقل کردہ بعینہ عبارت مقام رسول میں ہرگز موجود نہیں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم الفاظ کے اس ہیر پھیر کے ذریعہ حضور سید الانام ﷺ کی اس عظمت کو چھپانے سے انکو کیا فائدہ پہنچ رہا ہے۔ (ص 579)

(19) ان کا یہ اسلوب ہر جگہ آقائے کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی شان مبارکہ کی نفی کیلئے نظر آتا ہے۔ (ص 68)

(20) تحقیقات میں حضور سید العالمین ﷺ کی شان و عظمت کو کم کرنے کی ایک دانستہ

کوشش کی جسے علامہ نذیر احمد سیالوی نے ناکام بنایا ہے۔ (ص 72)

ان عبارات سے واضح ہو گیا کہ سیالوی اینڈ کمپنی گستاخ رسول ہے۔ اب آئیے کہ بریلوی اکابرین کے فتوے ملاحظہ فرمائیں جو انہوں نے سیالوی صاحب پر لگائے۔

(1) جو شخص رسول کریم کو پیدائشی نبی تسلیم نہ کرے وہ رحمت خداوندی سے محروم رہتا ہے۔ (پیدائشی نبی ﷺ ص 14)

(2) محمد اشرف نام کا ایک آدمی ادھر سیال شریف رہتا تھا یہاں سے کہیں چلا گیا پتہ نہیں کہاں گیا کثرت علم نے بگاڑ پیدا کر دیا۔ (ص 16 از خوجہ حمید الدین سیالوی)

(3) علامہ محمد اشرف بھٹک چکا ہے وہ عقلی گھوڑے پر سوار ہو گیا جو اسے سیدھا جہنم میں گرائے گا۔ (ص 40)

(4) دونوں باپ بیٹا بھی (سیالوی اور ابن سیالوی) عاشقان رسول کی نظروں سے بھی گر گئے۔ (ص 125)

(5) علماء پر ایسے منحرف شخص کی مخالفت لازم ہو چکی ہے اسیں نہ جائے تعجب ہے نہ یہ معاملہ غریب ہے۔ (ص 227)

(6) یہ قرآنی عقیدہ نہ تھا بلکہ بد مذہب منافقین کا عقیدہ ہے۔ (ص 290)

(7) سیالوی صاحب جو کہ کسی وقت اہلسنت کے ہیرو تھے اب ان کی نگاہ میں زیرو۔ (ص 305)

(8) قرآن و حدیث بچپن سے نبوت ثابت ہے اور اگر کوئی تسلیم نہ کرے تو دماغ کا علاج کروائے۔ (نبوت مصطفیٰ ﷺ ہر آن ہر لحظہ ص 11)

(9) مولوی صاحب آپ نے یہ کیسی منحوس تشبیہ پیش کی ہے۔ (ص 63)

(10) آپ واقعہ حقائق کا انکار کرنے میں ید طولی رکھتے ہیں۔ (ص 64)

(11) یہ کہنا کہ وہ چالیس سال سے پہلے نبی نہیں تھے ادب کے منافی ہونے کے ساتھ اہل اسلام کے انداز کے بھی خلاف ہوگا جسکی اجازت اسلام میں نہیں۔ (اہم شرعی فیصلہ ص 7)

(12) ایک دن ایک گھنٹہ اور ایک لمحہ کیلئے بھی نبی الانبیاء والمرسلین منبع النبوۃ والرسالت ﷺ سے نبوت کی نفی کرنے کا تصور اسلام میں نہیں۔ (ص 8)

(13) کتاب مذکور میں برٹنیل غلط اس گمراہ کن اور باطل نظریہ کے صحیح ہونے کا پروپیگنڈہ کیا گیا۔ (تنبیہات ص 11)

(14) یہ سب مرشد خانہ سے بیزاری کا نتیجہ لگتا ہے۔ (ص 21)

(15) تمام جلیل القدر علماء اہلسنت اس مسئلہ میں ان کے مخالف ہیں جن میں ماہرین تدریس شیوخ الحدیث والتفسیر شیوخ الفقہ مناظرین اور اہل فتویٰ بھی شامل ہیں۔ (ص 41)

(16) سرگودھوی صاحب کا پہلا نظریہ درست تھا تو ان کے یہ ایام کفر میں گزر رہے ہیں۔ (ص 45)

(17) غیر نبی کو نبی ماننا اس طرح نبی کو نبی نہ ماننا دونوں کفر ہیں۔ (ص 45)

(18) وہ جاہل نہیں ہے تو گمراہ ہے گمراہ نہیں تو جاہل ہے۔ (ص 423)

(19) اسلام میں قطعی طور پر اس کی گنجائش ہی نہیں (نبوت مصطفیٰ ﷺ اور عقیدہ جمہور

اکابر علماء امت ص 25)

(20) کتاب مذکور میں مسئلہ متنازعہ میں نظریہ مذکورہ کے علاوہ بھی بعض ایسے افکار و

نظریات درج ہیں جنکی قطعی طور پر اس سلسلے میں گنجائش ہی نہیں ہے۔ (ص 9)

(21) تحقیقات کو پڑھ کر جو توں یہی عقیدہ اپنائیں گے اور نعمت ایمان سے محروم ہوں

گے (ص 31)

(22) اب تحقیقات میں درج شدہ اس تحقیق کے مطابق عقیدہ اپنا کر نہ جانے کتنے

ہی مومنین نعمت ایمان سے محروم ہو جائیں گے۔ (ص 198)

(23) تحقیقات نامی کتاب جو تحقیق کے نام پر سر اسر مکر و فریب اور تحقیق کے ساتھ بد

ترین مذاق اور استهزاء ہے۔ رئیس المحققین والمدرسمین امام المناظرین عمدة الاذکیاء فخر الامثال کی در

حقیقت تصنیف و تالیف ہے۔ (ص 255)

(24) کچھ ایسے نظریات اور عقائد پیش کیے گئے ہیں جو اجماع علمائے امت محمدیہ علی

صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیمات کے خلاف ہیں کیونکہ اکابر علما حق حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم

اجمعین سے لے کر حضرت کے مشائخ اور ان کے معاصرین علماء اعلیٰ تک کوئی بھی ان کا معتقد اور

قائل نہ تھا اس لیے ان افکار و نظریات کی اس سلسلے میں گنجائش نہیں۔ (ص 11)

جن بریلوی علماء نے اشرف سیالوی کے گستاخ رسول اور گمراہ ہونے کا فتویٰ دیا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:

(1) مفتی نذیر احمد سیالوی جامعہ محمدیہ معینہ فیصل آباد۔ (2) مفتی احمد یار صاحب شیخ

الحدیث اشرف المدارس اذکارہ۔ (3) مولوی تراب الحق قادری امیر جماعت اہل سنت پاکستان

۔ (4) مناظر بریلویہ زبیر احمد شاہ شیخ الحدیث جامعہ جمال القرآن کہوٹہ۔ (5) مولوی غلام یاسین

شاہ امیر جماعت اہلسنت آزاد کشمیر۔ (6) مولوی مفتی حفیظ اللہ مہروی صدر المدرس مدرسہ فرید

لودھراں۔ (7) مولوی محمد حنیف خان قادری صدر مدرس دارالعلوم نوریہ رضویہ گلبرگ فیصل آباد۔

(8) مفتی شہباز علی قادری گلبرگ فیصل آباد۔ (9) مفتی محمد خان قادری پرنسپل جامعہ اسلامیہ

لاہور۔ (10) مولوی محمد سعید قمر سیالوی شیخ الحدیث جامعہ رضویہ فیصل آباد۔ (11) مفتی محمد

سلیمان رضوی رئیس دارالعلوم انوار رضا پنڈی۔ (12) مولوی محمد شریف رضوی مہتمم جامعہ

سراجیہ بھکر۔ (13) مناظر بریلوی مفتی شوکت علی سیالوی خانیوال۔ (14) مولوی محمد عبدالرحیم

صدر تنظیم المدارس فیصل آباد۔ (15) مفتی محمد فاروق صاحب امیر جماعت اہل سنت جھنگ۔

(16) مفتی مظہر اللہ سیالوی شیخ الحدیث و پرنسپل دارالعلوم ضیاء شمس سیال شریف۔ (17) مولوی

عبدالرشید رضوی جھنگوی۔ (18) پیر محمد چشتی چترالی۔ (19) مولوی ابوالخلیل صاحب جامعہ

رضویہ مظہر اللہ فیصل آباد۔ (20) مفتی محمد جمیل رضوی جامعہ بریلی شریف شیخوپورہ۔ (21)

پروفیسر محمد عرفان قادری۔ (22) مفتی محمود حسین شائق امیر جماعت اہل سنت ضلع جہلم۔ (23)

پری عتیق الرحمان صاحب سجادہ نشین عالیہ فیض پور شریف۔ (24) ڈاکٹر محمد سرفراز محمد سیفی آستانہ

عالیہ محمدیہ سینٹر ترنول اسلام آباد۔ (25) خواجہ حمید الدین سیالوی سجادہ نشین سیال شریف۔

(26) سید محمد جریس الحسن شاہ سجادہ نشین آستانہ عالیہ پیر پھر شریف دینہ۔ (27) مولوی عبد

الغفور قادری مہتمم جامعہ غوثیہ مظہر الاسلام گجرات۔ (28) مولوی عرفان ہاشمی جامعہ اسلامیہ

سلطانیہ منگلا کالونی۔ (29) ملک محبوب الرسول قادری مدیر اعلیٰ انوار رضا، سوائے حجاز۔ (30)

ابو السرد مقاری محمد یوسف چکوال۔ (31) مولانا خادم حسین مان۔ (32) مولوی محمد شریف

مدینہ شریف۔ (33) مفتی شیر محمد خان بھیرہ شریف۔ (34) مفتی عبدالجید سعیدی رحیم یار خان

جامعہ غوث اعظم۔ (35) مولوی محمد صفدر علی صابر صحافی خانیوال۔ (36) مولوی فیصل عباس

جماعتی لاہور۔ (37) مفتی محمد اقبال سعیدی انوار العلوم ملتان۔ (38) مفتی محمد صابر صاحب جامعہ غوثیہ کبیر والا۔ (39) صاحبزادہ محبت اللہ نوری بصیر پورا وکاڑہ۔ (40) مناظر بریلویہ اللہ بخش نیر۔ (41) مولوی شیر محمد سیالوی ضلع بھکر۔ (42) مولوی محمد اشفاق کروڑ۔ (43) حافظ عبدالستار سعیدی شیخ الحدیث جامعہ نظامیہ لاہور۔ (44) مولوی محسن علی شاہ صاحب چیچہ وطنی۔ (45) مولوی سعید اسعد فیصل آباد۔ (46) خواجہ قیصر محمد باروی۔ (47) مفتی احمد حسن صاحب رضوی بھکر۔ (48) مفتی محمد طیب۔ (49) کرنل انور مدنی۔ (50) مفتی ذولفقار صاحب سانگلہ ہل۔ (51) مفتی محمود احمد ساقی لاہور۔ (52) پیرزادہ نصیر الدین گولڑوی۔

سیالوی کے رد میں لکھی جانیوالی کتب

(1) لطیفۃ الغیب۔ (2) تنبیہات۔ (3) مولانا اشرف سیالوی کو دعوت رجوع۔ (4) تجلیات علمی فی رد تحقیقات سلوی۔ (5) اہم شرعی فیصلہ۔ (6) نبوت مصطفیٰ ﷺ اور عقیدہ جمہور اکابر علمائے امت۔ (7) نبوت مصطفیٰ ﷺ ہر آن ہر لحظہ۔ (8) اعلیٰ حضرت کے نئے پرانے مخالفین۔ (9) پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں۔

بقیہ : مناظرہ جھنگ ، ایک تجزیاتی مطالعہ

ساتویں عبارت

براہین کی پیش کی گئی جس کا بھرپور جواب دیا گیا۔

حاصل کلام

جتنی بھی عبارات پیش کی گئیں ان سب کا جواب دیا گیا۔ سیالوی صاحب ان جوابات کو نہ توڑ سکے یوں تمام عبارات کے حوالے سے علمائے دیوبند کا پلہ بھاری رہا۔

نتیجہ

علمائے دیوبند کی طرف سے گیارہ عبارتیں پیش کی گئیں جو سب لا جواب رہیں ، بریلویوں کی طرف سے پیش کردہ ساتوں عبارتوں کا جواب دیا گیا۔ اس تجزیے کے بعد یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ مدعی اور مدعی علیہ دونوں حیثیتوں سے علمائے دیوبند کی حیثیت رہی منصفین کا بکا ہونا ہم ثابت کر چکے ہیں۔ بریلویوں کے پاس کاغذ کے اس فرضی پرزے کے علاوہ اپنی حیثیت کی کوئی دلیل نہیں ہر لحاظ سے علمائے اہل سنت دیوبند کی حیثیت ہوئی۔

مناظرہ جھنگ

کون جیتا، کون ہارا؟؟..... فیصلہ آپ کریں!

فاتح مناظرہ کو ہاٹ مولانا ابویوب قادری

برادران اسلام! اہل بدعت کی ہمیشہ سے یہ عادت رہی ہے کہ کس طرح عوام الناس کو علمائے اہلسنت سے بدگمان کیا جائے۔ اس کیلئے اہل بدعت پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ علمائے اہلسنت گستاخ رسول ہیں۔

اہل بدعت علمائے اہلسنت پر بہتان لگاتے ہیں اتہامات کی بارش کرتے ہیں، تکفیر سازی کی مہم چلاتے ہیں۔ مسلک اہل بدعت یہی ہے کہ اہلسنت سے تعلقات ختم کیے جائیں ان کی مسجدیں اللہ کا گھر نہیں، ان کی اذان ان نہیں، ان سے اتحاد کرنا کفر ہے۔ (فتاویٰ رضویہ) انہی باتوں کو مزید جھنگ میں پھیلائے کیلئے اشرف سیالوی کو لایا گیا جس نے آکر جامع مسجد پرانی عید گاہ میں علمائے اہلسنت کی تکفیر بازی شروع کر دی، علمائے اہلسنت کو گستاخ رسول اور وہابی کہا جانے لگا۔

مسلک احمد رضا اور مسلک اہل بدعت کی شرارتوں کو دیکھ کر مناظر اہلسنت مولانا حق نواز شہیدؒ نے سنت و بدعت کے موضوع پر عوام الناس کو حق سے آگاہ کرنا شروع کیا۔

علمائے اہلسنت پر لگائے گئے بہتانات کو صاف کیا، علمائے اہلسنت کی صفائی کو پیش کیا ان کا عاشق رسول ہونا بتایا اور اہل بدعت کو آئینہ بھی دکھایا۔

مسلک اہل بدعت کی وجہ سے آخر کار 27 اگست 1979 کو نول والا بنگلہ پر دونوں فریقین میں مناظرہ ہوا جس کا عنوان تھا ”گستاخ رسول کون؟“

☆..... گستاخ رسول کون ثابت ہوا؟؟.....☆

اس مناظرے میں گستاخ رسول کی نشاندہی درج ذیل دو اصولوں پر رکھی جاسکتی ہے کہ:

(1) اگر ایک مناظر کے سامنے دوسرے مناظر نے اس کے کسی عالم، کسی مناظر کی عبارت پیش کی اور پہلا مناظر خود اس عبارت کو گستاخانہ مان گیا اور اپنے عالم و مناظر کو بھی گستاخ مان لیا

تب تو فیصلہ بہت آسان ہو جائے گا کہ جب ایک مناظر خود اپنے عالم، مناظر کی عبارت کو گستاخانہ مان رہا ہے۔ تب پتہ چل جائے گا کہ یہی گستاخ رسول ہے۔

(2) جب ایک مناظر کے سامنے دوسرے مناظر نے اس کے علماء کی گستاخانہ عبارات پیش کرے تو اگر پہلا مناظر ان عبارات کو دیکھ کر پریشان ہو جائے یا جواب نہ آنے کی صورت میں یا پھنس جانے کی صورت میں عبارات کو گستاخانہ مان لے اور اپنے عالم کو غیر معتبر کہہ کر انکار کر کے گستاخ مان لے۔ تو سمجھ لو کہ گستاخ رسول یہی ہے۔

اگر ان دو اصولوں کو آپ ذہن رکھ کر مناظر، جھنگ کا جائزہ لیں گے تو فیصلہ چند منٹوں میں ہو جائے گا کہ گستاخ رسول کون ہیں؟

کون جواب دینے سے بھاگتا رہا؟

کس نے اپنے اکابرین کو گستاخ کہا؟

کس نے اپنے علماء کو غیر معتبر کہا؟

جبکہ اس کے مسلک کے دوسرے علماء اس کو معتبر مانتے ہو۔

(1) مفتی نظام الدین ملتانی اور اشرف سیالوی

مولوی اشرف سیالوی صاحب نے اپنے عالم مولوی نظام الدین ملتانی کو مناظرہ میں مناظر اہلسنت حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ کے سامنے گستاخ رسول مان لیا۔

مولوی نظام الدین ملتانی صاحب اہل بدعت کے مایہ ناز عالم اور مناظر تھے کوئی چھوٹے موٹے عالم نہیں تھے۔

جب حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ نے مولوی نظام الدین ملتانی صاحب کی گستاخانہ عبارت مولوی اشرف سیالوی کے سامنے پیش کی کہ:

”حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہودیوں کے ڈر کی وجہ سے تبلیغ کا فریضہ سرانجام نہ دیں سکے اور آپ علیہ السلام قتل ہو گئے۔“ (معاذ اللہ)

(انوار شریعت جلد دوم: ص 57 بحوالہ مناظرہ جھنگ ص 131 از مولوی نظام الدین ملتانی)

تو اشرف سیالوی نے مولوی نظام الدین ملتانی کی عبارت کو گستاخانہ مان کر ان کو

گستاخ بھی مان لیا کہ:

”اگر واقعی یہ ان کی (مولوی نظام الدین ملتانی کی) عبارت ہے تو ہمیں ان کی اس عبارت کے اندر گستاخی ماننے میں قطعاً کوئی تامل نہیں ہے۔

(مناظرہ جھنگ ص 202)

دیکھئے ناظرین کرام! مولانا اشرف سیالوی صاحب اپنے مناظر اہل بدعت کو کس طرح گستاخ مان گئے۔

یاد رہے مولوی نظام الدین ملتانی کو اشرف سیالوی کی جماعت کے بہت بڑے علامہ عبدالحکیم شرف قادری نے اکابرین اہل بدعت میں شمار کر کے ان کو ”رئیس المناظرین“ کا لقب دیا ہے۔ (تذکرہ اکابر اہلسنت: ص ۵۴۹)

اور

مولوی ابوالکلیم صدیق فانی رضوی نے خود نظام الدین ملتانی کو اکابرین اہل بدعت میں مان کر ان کا دفاع کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ (آئینہ اہلسنت ص 394)

اہل بدعت کے ابوالکلیم صدیق فانی صاحب نے نظام الدین ملتانی کی عبارت کو گستاخانہ نہیں مانا جبکہ اشرف سیالوی نے مناظرہ میں گستاخانہ مان لیا۔ تو سیالوی صاحب مناظرہ میں ”گستاخ رسول کون؟“ کے عنوان میں خود اہل بدعت کو گستاخ رسول بنا گئے۔

(2) حاجی اللہ ودھایا اور اشرف سیالوی

حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ نے پیر جماعت علی شاہ صاحب کے خلیفہ حاجی اللہ ودھایا صاحب کی کتاب ”انوار رسالت“ کی گستاخانہ عبارت پیش کی۔

(مناظرہ جھنگ ص 144-145)

تو اشرف سیالوی صاحب نے عبارت کو گستاخانہ مانتے ہوئے حاجی اللہ ودھایا کا انکار کر دیا اور ان کو غیر معتبر قرار دے دیا۔ (مناظرہ جھنگ ص 152)

حالانکہ حاجی اللہ ودھایا اہل بدعت کے پیرومرشد ہیں اور حاشیہ مناظرہ، جھنگ ص 154 پر لکھا کہ:

”کسی اللہ ودھایا صاحب کی بات قابل الزام کیوں کر ہو سکتی ہے۔“

(مناظرہ جھنگ: ص 154)

حالانکہ یہ حاجی صاحب پیر جماعت علی شاہ علی پور سیداں والوں کا خلیفہ مجاز ہے۔

(ii) اہل بدعت کے عالم اور مولوی ہیں۔

(کرامات امیر ملت: ص 59-60) (رموز درویش: ص 66)

قارئین کرام یاد رہے کہ حاشیہ مناظرہ جھنگ صفحہ 154 پر اشرف سیالوی صاحب پیر جماعت علی شاہ کے خلیفہ حاجی اللہ ودھایا کی عبارت کو گستاخانہ مانتے ہوئے۔

”سنگین عبارت“ قرار دیا ہے۔ (مناظرہ جھنگ: ص 154)

لو خود مان گئے کہ اہل بدعت کے پیر جماعت علی شاہ صاحب کا خلیفہ مجاز حاجی اللہ ودھایا گستاخ رسول ہے۔

خود سیالوی صاحب نے حاشیہ مناظرہ جھنگ صفحہ 154 پر حاجی اللہ ودھایا کو پیر جماعت علی شاہ کا خلیفہ تسلیم کیا ہے مگر خود اس کو گستاخ رسول بھی مان لیتے ہیں اور خلیفہ کو بزعم خویش غیر معتبر قرار دے کر اپنی علییت کا پول خود کھول دیتے ہیں۔

☆..... بدعتی علماء غیر معتبر اور اشرف سیالوی.....☆

اب دوسرے اصول کی روشنی میں دیکھئے کہ کس مناظرے نے عاجز ہو کر اپنے علماء کا انکار کیا اور ان کو غیر معتبر قرار دے کر ان کے گستاخ رسول ہونے پر مہر ثبت کر دی۔

(الف) مفتی اسلم قادری اور اشرف سیالوی

جب مناظرہ اہلسنت حضرت علامہ حق نواز شہید نے اہل بدعت کی مشہور و معروف کتاب انوار شریعت جلد دوم کا حوالہ دیا جس کو مرتب کرنے والا جامعہ قادریہ مظہر اسلام فیصل آباد کے مدرس و استاد تھا جس کو اہل بدعت ”استاذ العلماء“ کہتے ہیں۔ اس پر اشرف سیالوی نے عاجز آکر انوار شریعت کے حوالہ کو گستاخانہ مانتے ہوئے ”مفتی اسلم قادری صاحب“ کا انکار کر دیا۔

(ii) حافظ محمد اسلم صاحب کے جمع کردہ فتاویٰ ہمارے لیے سند اور حجت نہیں ہو سکتے۔

(مناظرہ جھنگ: ص 146)

(iii) مناظرہ جھنگ صفحہ نمبر 163 پر ”صوفی اسلم“ کہہ کر ٹھکرا دیا گیا۔

(iv) مناظرہ جھنگ صفحہ 164 پر کتاب انوار شریعت کا انکار کر گئے کہ:

”ہمارے مسلک کی یہ (انور شریعت) کوئی معتبر کتاب نہیں ہے۔“

(مناظرہ جھنگ: ص 164)

(v) مناظرہ جھنگ صفحہ نمبر 165 پر اہل بدعت کے صدر مناظر عبد الرشید رضوی صاحب بھی اس کو ”مولوی محمد اسلم“ اور صرف ”محمد اسلم صاحب“ کہہ کر انکار کر گئے کہ:

”اگر مولوی اسلم نا قابل اعتبار ہوگا تو اس کے جمع کردہ فتاویٰ کیسے قابل اعتبار ہوں گے۔“ (مناظرہ جھنگ: ص 165)

”اب محمد اسلم صاحب“ (مناظرہ جھنگ: ص 165)

(vi) مناظرہ جھنگ کے صفحہ نمبر 166 کے حاشیہ میں بھی اشرف سیالوی صاحب یہی کہتے ہیں کہ:

”علاوہ ازیں اگر صوفی اسلم صاحب نے نقل مطابق اصل ذکر کی ہے۔“

(ایضاً: ص 166)

(vii) مناظرہ جھنگ صفحہ نمبر 202 پر اشرف سیالوی صاحب مفتی اسلم قادری کو ”غیر ثقہ“ قرار دے کر انکار کر دیتے ہیں۔ دیکھیں سیالوی صاحب نے کس طرح اپنی عاجزی کا مظاہرہ کرتے ہوئے مفتی اسلم قادری صاحب کو ٹھکرا کر غیر معتبر قرار دے کر ان کا انکار کر دیا۔

جبکہ مفتی اسلم قادری صاحب رضوی یہ وہ اہل بدعت کی شخصیت ہیں جو:

(i) اہل بدعت کے استاذ العلماء ہیں اور مفتی اعظم فیصل آباد ہیں۔

(ii) مدرس و استاد جامعہ قادریہ مظہر اسلام فیصل آباد ہیں۔

(iii) پسران کاظمی نے مشہور مستند کتاب میں ”مفتی اسلم قادری“ کو مستند اور معتبر مان کر ان کی تقریظ اپنی کتاب میں شامل کی ہے۔ (التصدیقات لدفع التلیسات تقریظ نمبر 17 صفحہ 116)

(iv) مشہور و معروف اہل بدعت کے خطیب مولوی نور محمد رضوی کے خطبات کو مرتب کرنے والے ہیں۔ (مواعظ رضویہ)

(v) ”مغفرت ذنب“ کے مشہور اہل بدعت کے آپس کے اختلاف پر فیصلہ دینے والے

اشرف سیالوی صاحب ”فیصلہ مغفرت ذنب“ نامی کتاب مرتب کر دیتے ہیں اور اس کتاب پر مفتی اسلم قادری صاحب رضوی کو معتبر اور مستند مان کر ان سے تقریظ لی گئی ہے۔

(فیصلہ مغفرت ذنب، تقریظ نمبر 96: ص 105)

(vi) اہل بدعت کے مشہور محقق ابولکیم صدیق فانی صاحب رضوی نے اپنی کتاب آنیہ اہلسنت صفحہ نمبر 394 پر انوار شریعت اور مرتب کرنے والے مفتی اسلم قادری کو اپنا اور معتبر و مستند مانتے ہیں دفاع کرتے ہیں اور یہ کتاب ڈاکٹر اشرف آصف جلالی کے حکم سے لکھی گئی ہے۔

(ب) مولوی عمر اچھروی اور اشرف سیالوی

حضرت جھنگوی شہید نے اہل بدعت کے عالم مولوی عمر اچھروی کی کتاب مقیاس حقیقت کی گستاخانہ عبارت پیش کی۔ (مناظرہ جھنگ: ص 133-135)

جب حضرت علامہ حق نواز شہید بار بار گستاخانہ عبارت کا جواب طلب کرتے رہے اور ججز کو بھی اس عبارت پر بار بار غور کرنے کی تاکید کرتے رہے۔

(مناظرہ جھنگ: ص 197)

صفحہ 197 سے صفحہ 198 تک مناظرہ جھنگ نامی کتاب کو پڑھیں کہ جب حضرت علامہ حق نواز شہید نے زبردست اور سخت گرفت کی اور مولوی عمر اچھروی کی سخت گستاخانہ عبارت کو سامنے رکھا تو اشرف سیالوی صاحب نے اس سے اگلی تقریر میں مولوی عمر اچھروی کو غیر معتبر قرار دیتے ہوئے جان چھڑانے کی کوشش کر کے اپنی جہالت کا اعتراف کیا کہ میں اس کی عبارت کا جواب دینے سے عاجز ہوں کہ:

”حقیقت تو یہ ہے کہ مولانا عمر صاحب کل فوت ہو رہے ہیں وہ تو ہمارے ہی ہم

زمان ہیں۔ ان کی وجہ سے بریلوی مسلک کا تشخص قائم نہیں ہے تشخص قائم ہے

اکابر کی وجہ سے۔“ (مناظرہ جھنگ ص 203)

ورنہ بتائیے جب اشرف سیالوی جواب دے رہے تھے تو مذکورہ بالا الفاظ کہنے کی ضرورت ہی کیا تھی صرف اس لیے یہ الفاظ کہے کہ اشرف سیالوی زبان حال سے کہہ رہے تھے کہ واقعاً یہ عبارت گستاخانہ ہے مگر مولوی عمر اچھروی سے بریلویت کا تشخص قائم نہیں ہے۔ یہ تو میرا ہم زمان ہے۔

حالانکہ مولوی عمر اچھروی اہل بدعت کی وہ شخصیت ہے جس کو:

(i) اہل بدعت جنید زماں، مناظر اعظم کے القابات سے یاد کرتے ہیں۔

(ii) مولوی عبدالحکیم شرف قادری بدعتی شیخ الحدیث نے اپنی کتاب تذکرہ اکابر اہلسنت صفحہ 498 پر مولوی عمر اچھروی کو اکابرین اہل بدعت میں شمار کر کے مناظر اسلام کے القاب سے یاد کیا ہے۔

تو کیا اس سے اشرف سیالوی صاحب کی علییت کا پل نہیں کھلتا؟

کہ جواب نہ آئے تو اپنے علماء کا ہی انکار کر دیا جائے۔

(ج) خواجہ غلام فرید اور مولوی اشرف سیالوی

جب حضرت علامہ حق نواز شہید نے اہل بدعت کے مکتبہ سے چھپنے والی کتاب فوائد فریدیہ کی گستاخانہ عبارت پیش کی۔ (مناظرہ جھنگ: ص 223-224)

تو اشرف سیالوی صاحب نے خواجہ غلام فرید صاحب مصنف فوائد فریدیہ کو بریلوی علماء میں سے ماننے سے انکار کر دیا اور ان کا جواب دینے سے بھی راہ فرار اختیار کیا۔ (مناظرہ جھنگ ص 224، ص 229)

حالانکہ خواجہ غلام فرید صاحب وہ شخصیت ہیں جس کو

(i) بدعتی شیخ الحدیث مولوی عبدالحکیم شرف قادری نے اپنی کتاب تذکرہ اکابر اہلسنت صفحہ 321 میں اکابرین اہل بدعت میں شمار کر کے ”قدوة العاشقین“ کا لقب دیا ہے۔

(ii) خواجہ غلام فرید صاحب کی کتاب کے بارے میں لکھا ہے کہ ”آپ کی بلند پایہ اور مقبول عام تصنیفات یہ ہیں۔“

”فوائد فریدیہ۔ مسلک توحید اور اعتقادی مسائل پر بہترین کتاب ہے۔“

(تذکرہ اکابر اہلسنت: ص 324)

اسی طرح ”نور نور چہرے“ صفحہ 99 پر بھی خواجہ صاحب کو اپنا بڑا مانا ہے۔

(iii) پیرزادہ اقبال فاروقی مدیر جہان رضا نگران اعلیٰ مرکزی مجلس رضا اکیڈمی لاہور نے خواجہ غلام فرید کو ”اکابرین اہل بدعت“ میں ڈال کر درج ذیل القابات دیئے ہیں۔

شیخ المشائخ زبدۃ العارفین، عمدة الکالمین، اولیاء کبار میں سے، مرشد، حاجی الحرمین المحترمین، مقبول رب المشرقیین والمغربین وغیرہم۔ (تقدس الوکیل ص 2، ص 12، ص 13)

(iv) جانشین گولڑہ شریف پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی صاحب نے خواجہ غلام فرید صاحب کو

اپنا مانتے ہوئے ان کو اپنے اکابرین میں مان کر ان کا تذکرہ خیر کیا ہے۔

(لطمۃ الغیب: ص 167، ص 220)

(v) مفتی فیض احمد ملتانی گولڑوی صاحب نے بھی خواجہ غلام فرید صاحب کو ”شیخ طریقت“ کہہ کر اکابرین اہل بدعت میں شمار کیا ہے۔“ (مہر منیر: ص 204)

اور مزید سنئے جن عبارات کا دفاع اشرف سیالوی صاحب نے محض عاجز ہونے کی وجہ سے دینے سے انکار کر گئے اور خواجہ غلام فرید کو بدعتی علماء میں سے ماننے سے انکار کر گئے۔ اس کا جواب اہل بدعت کے مشہور عالم و محقق مولوی ابوالکلیم صدیق فانی رضوی صاحب نے دینے کی ناکام کوشش کی ہے۔ اور ان کو اپنا بڑا تسلیم کیا ہے۔

(آئینہ اہل سنت: صفحہ 44)

یاد رہے کہ ابوالکلیم فانی صاحب نے اشرف سیالوی کی طرح نہ تو خواجہ غلام فرید صاحب کا انکار کیا اور نہ دھوکہ بازی سے اس کو اپنی کتاب ماننے سے انکار کیا بلکہ اپنا مان کر دفاع کرنے کی کوشش کی ہے۔ تو اس سے بھی ثابت ہوا کہ اشرف سیالوی اپنے علماء کو درپردہ ”گستاخ رسول“ خود ”غیر معتبر اور انکار کر کے“ مانتے گئے۔

(د) مولوی غلام جہانیاں اور اشرف سیالوی

جب حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ نے اہل بدعت کے مشہور و معروف عالم اور خطیب مولوی غلام جہانیاں کی گستاخانہ عبارت اس کی کتاب ”ہفت اقطاب“ سے پیش کی۔

(منظرہ جھنگ: ص 210)

تو اشرف سیالوی صاحب نے ان کو غیر معتبر قرار دے کر ان کو گستاخ رسول مان لیا کہ:

”باقی غلام جہانیاں صاحب کے ساتھ بریلوی مسلک کا تشخص قائم نہیں ہے۔“

(منظرہ جھنگ ص 221)

جبکہ مولوی غلام جہانیاں یہ وہ اہل بدعت کی مشہور شخصیت ہیں۔ جس کو:

(i) اہل بدعت قدوة السالکین، زبدۃ العارفین محبوب العلماء کے القابات سے یاد کرتے ہیں۔ شیخ الحدیث و شیخ التفسیر بھی ہیں۔

(ii) اہل بدعت کے محقق مولوی حسن علی رضوی میلی نے اپنی کتاب برہان صداقت صفحہ

204 پر ان کو اپنا بڑا مان کر، جنتی مان کر ان کا دفاع کیا ہے۔

(برہان صداقت: صفحہ 264)

یہی مولوی صاحب نے اپنی دوسری کتاب میں بھی مولوی غلام جہانیاں کو معتبر بدعتی عالم مانا ہے۔ (برق آسمانی)۔ تو صاف صاف مطلب یہ نکلا کہ سیالوی صاحب نے مولوی غلام جہانیاں کو گستاخ رسول تو مان لیا مگر ساتھ ہی اس کو غیر معتبر قرار دے دیا۔ کہ یہ تو بندہ ہی ایسا ہے جس سے بریلویت کا تشخص قائم نہیں ہے۔ لہذا اس کی گستاخانہ بات ہمارے لیے قابل قبول نہیں۔

(ڈ) مفتی اجمل شاہ اور اشرف سیالوی

حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ نے جب دفاع میں اہل بدعت کے مشہور مفتی اجمل شاہ صاحب کی عبارت پیش کی۔ (منظرہ جھنگ ص 239)

تو سیالوی صاحب حضرت جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کے زبردست استدلال کے جواب دینے سے عاجز آ کر مفتی اجمل شاہ کا ہی انکار کر گئے اور ان کو پھر غیر معتبر قرار دے گئے کہ:

”اور پھر اجمل العلماء کی بات کر رہے ہیں کہ انہوں نے فرما دیا ہے اور کوئی

جھگڑا ہی نہیں صرف یہ جھگڑا ہے۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب ان

عبارات پر گرفت کریں اور کوئی اجمل شاہ صاحب اس کے مقابلے میں یہ کہے

اور کوئی جھگڑا ہی نہیں ہے صرف یہ جھگڑا ہے۔ یہ بھی کوئی بات ہو سکتی ہے۔“

(منظرہ جھنگ: ص 245)

یعنی سیالوی صاحب ”اجمل شاہ“ کو اعلیٰ حضرت کے خلاف پا کر اس کو پھر غیر معتبر

حضرات کی صف میں ڈال گئے کہ اجمل شاہ سے بریلویت قائم نہیں ہے۔ بریلویت صرف احمد رضا سے قائم ہے۔ یاد رہے کہ اجمل شاہ اہل بدعت کی وہ شخصیت ہیں جس کو:

(i) اہل بدعت اجمل العلماء افضل الفضلاء سلطان المناظرین، امام الوعظین وغیرہ کے القابات سے یاد کرتے ہیں۔

(ii) رد شہاب ثاقب اور رد سیفیمانی کتابیں مفتی اجمل شاہ کی ہیں جس کی اہل بدعت بہت تشہیر کرتے ہیں۔

(iii) صغیر احمد اشرفی القادری سنبھلی کہتے ہیں کہ:

”مفتی اجمل شاہ صاحب“ مولوی حامد رضا خان قادری اور سید علی حسین صاحب اشرفی کچھوچھوی صاحب کے خلیفہ مجاز ہیں۔“
(رد سیف یمانی: صفحہ 15 مطبوعہ سوم)

(ر) مولانا ذاکر اور اشرف سیالوی

جب مناظر اہل سنت حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ نے دفاع میں مولانا ذاکر کی عبارت پیش کی۔ (مناظر جھنگ: ص 242)
تو سیالوی صاحب نے جواب نہ آنے کی صورت میں ان کا بھی انکار کر گئے کہ:
”پھر مولانا ذاکر صاحب سے کیا علمائے بریلوی کا تعین اور تشخص قائم تھا؟ یا بریلوی علماء اس کو بریلویوں میں شمار کرتے تھے؟“۔

(مناظر جھنگ: ص 245)

یعنی اشرف سیالوی صاحب ان کو بریلوی ماننے سے انکار کر گئے۔

جبکہ یہ وہ شخصیت ہیں جن کو:

- (i) اہل بدعت، پیر طریقت، رہبر شریعت کہتے ہیں۔ بانی ”جامعہ محمدی“ ہیں۔ مجاہد ملت کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔
 - (ii) خواجہ ضیاء الدین سیالوی صاحب کے خلیفہ مجاز تھے۔
 - (iii) خواجہ قمر الدین سیالوی صاحب کے خلیفہ مجاز ہیں۔
- سیالوی صاحب نے ان کو بھی بریلویت سے نکار دیا۔

(ز) مولانا عبدالستار خان نیازی اور اشرف سیالوی

جب مناظر اہل سنت حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ نے اپنے دفاع میں اہل بدعت کی تنظیم جمعیت علمائے پاکستان کے ذمہ دار لیڈر اور عالم مولوی عبدالستار خان نیازی صاحب کی عبارت ”افق“ (بدعتی رسالہ) سے پیش کی۔ (مناظرہ جھنگ ص 242)
تو اشرف سیالوی صاحب نے ”افق“ رسالے کا انکار کر کے مولوی عبدالستار خان نیازی صاحب کا ہی انکار کر گئے۔

- (i) ”کیا یہ ہمارے مسلک کی مستند معتبر کتابیں ہیں۔“ (مناظرہ جھنگ ص 245)
 - (ii) جبکہ مولوی عبدالستار خان نیازی صاحب جمعیت علمائے پاکستان کے ذمہ دار آدمی تھے۔ اہل بدعت حضرات ان کو ”مجاہد ملت“ کہتے ہیں۔
- تو یہ انکار بھی اشرف سیالوی صاحب کیلئے شرمندگی کا باعث بنا۔ سیالوی صاحب کی اسی طرح کی حرکتوں کو دیکھ کر حضرت جھنگوی شہیدؒ نے الفاظ کہے کہ:
- ”آپ آج کیسے کہتے ہیں وہ غیر معتبر ہے پھر تو دنیا میں کوئی کتاب بھی معتبر نہیں رہے گی جس کا دل چاہے گا جہاں عاجز ہو گا کہے گا معتبر نہیں ہے۔“ (مناظرہ جھنگ: ص 159)

☆..... مناظرہ جھنگ کا فیصلہ خود اہل بدعت کے گھر سے.....☆

سجادہ نشین گولڑہ شریف پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی صاحب ”مناظرہ جھنگ“ کے متعلق قطعی فیصلہ دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

”اور اسی موضوع پر سیالوی صاحب ایک عدد مناظرہ کر کے شہرت و دولت کی تحصیل میں مصروف ہیں جبکہ مقابل مناظر (حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ) نے ان کے (اشرف سیالوی کے) ایک ممدوح کی جس عبارت کو گستاخانہ قرار دیا تھا۔ سات گھنٹے جاری رہنے والے اس مناظرے میں سیالوی صاحب قبلہ نہ اس کی صفائی پیش کر سکے اور نہ اسے ثابت کر سکے۔“

(الطمرۃ الغیب علی ازالۃ الریب: ص 92)

لوجی!!! گولڑوی صاحب کی رد سے مناظرہ جھنگ میں سیالوی صاحب حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ کا جواب نہ دے سکے۔ گولڑوی صاحب کو بدعتی شیخ الحدیث عبدالکیم شرف قادری صاحب نے اپنی کتاب ”نور نور چہرے“ ص 256 ”میں قرون اولیٰ کی یاد تازہ کرنے والا“ ثابت کیا ہے۔

اور حیات غزالی زماں: ص 6 پر معتبر بدعتی عالم مانا گیا ہے۔ اور ”نذر نصیر گیلانی“ نامی بریلوی کتاب پر فیصل آباد کے ایک بدعتی مدرسہ کے مہتمم کی تقریظ موجود ہے۔

☆.....ٹالین کی کارکردگی.....☆

قارئین کرام! ثالث بنانے کیلئے اصول یہ ہوتا ہے کہ وہ کسی فریق کا طرفدار نہ ہو، کسی فریق میں سے نہ ہو۔ کیونکہ جب وہ کسی فریق کا پہلے سے طرفدار ہوگا اور اسی کے حق میں فیصلہ دینا چاہے گا تو وہ فیصلہ ہمیشہ جانبدار ہوا کرتا ہے اور جانبدار نہ فیصلہ کوئی انصاف پسند قبول نہیں کرتا۔ جیسا کہ خود اشرف سیالوی صاحب ایک کتاب میں ثالث کے بارے میں لکھتے ہیں کہ:

”میری (اشرف سیالوی کی) کتاب کا اگر مطالعہ کر رکھا تھا اور میرے نظریہ سے واقف تھا اور اس کے خلاف تھے تو وہ خود فریق تھے۔ ان کو ثالث بننے کا نہ حق تھا اور نہ بنائے جانے کا مطالبہ کرنا زیبا تھا۔“

(کیا یہ فیصلہ ہے؟ ص 07)

(a) ٹالین کا بار بار اور بلاوجہ ٹوکنا

مناظر اہلسنت حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ مناظرے میں تقریر کے دوران بار بار اور بلاوجہ ٹوکتے تھے اور کئی مرتبہ ٹوکتے تھے۔ آپ درج ذیل صفحات کو خود دیکھ لیں۔

(مناظرہ جھنگ ص 45, 83, 84, 244, 135, 144-145, 264, 268, 253, 254, 195, 267)

اشرف سیالوی خود مناظرہ جھنگ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ:

”مگر مولوی صاحب نے مصنفین کے بار بار ٹوکنے پر (اے)۔“ (مناظرہ جھنگ ص 224)

یعنی حضرت حق نواز شہیدؒ کو تقریر کے دوران بار بار ٹوکتے رہے۔

کیا ایک فریق کو ہی بار بار ٹوکنا کسی خاص رخ پر سوچنے کی دعوت نہیں دیتا کہ یہ ایک فریق کے طرفدار ہیں۔ حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ کو بھی بالآخر تنگ آکر کہنا پڑا کہ

”آپ ”مصنفین“ کھڑے ہو ہو کر مجھے ٹوکتے رہے۔“ (مناظرہ جھنگ ص 183)

(b) مصنفین کا ایک فریق کی تقریر میں ہنسنا

اگر ٹالین ایک فریق کی تقریر میں ہنسنا شروع کر دے تو وہ فریق جانبدار بن جایا کرتا ہے۔ جیسا کہ حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ اشرف سیالوی کے اعتراض کا جواب دلیل سے دے

رہے تھے تو ٹالین کا اسی پر ”رعمل کو“ اشرف سیالوی صاحب مناظرہ جھنگ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ:

”مولانا حق نواز کے جواب پر مصنفین برابر ہنس رہے تھے۔“ (مناظرہ جھنگ ص 268)

کیا مصنفین کو حق بنتا تھا کہ کسی فریق کی تقریر پر ہنسنے لگ جائیں اور ان کا مذاق بنایا جائے۔ کیا ایسے ٹالین غیر جانبدار رہتے ہیں؟ تو اگر مناظرہ جھنگ کے فیصلہ کو اگر حضرت جھنگوی شہیدؒ نہ مانتے تو وہ ٹالین کی غیر جانبدارانہ حرکتوں کی وجہ سے ایسا کرنے پر برحق تھے۔

(c) مصنفین کا ایک فریق کو درمیان مناظرہ میں گستاخ کہنا

اگر کوئی ثالث درمیان مناظرہ میں ہی ایک فریق کو گستاخ کہہ دے تو وہ غیر جانبدار نہیں رہتا۔ جیسا کہ صدر منصف پروفیسر تقی الدین انجم صاحب علمائے اہل السنّت والجماعت دیوبند کو کھڑے ہو کر کہنے لگے کہ

”جب مانتے ہو کہ گستاخی رسول اللہ ﷺ کفر ہے تو اس پر اڑے ہوئے کیوں ہو؟ اور محض لفظوں میں الجھاؤ پیدا کر کے لوگوں کے دماغ خراب کر رہے ہو۔ کیا مدارس قائم کرنے اور طلباء کو پڑھانے کا تمہارے سامنے یہی مقصد ہے۔ ان کے ذہنوں میں صرف یہی چیزیں ڈالتے ہو اسی وقت عالم اسلام تم سے کیا تقاضا کرتا ہے۔ ملک پاکستان کس امر کا متقاضی ہے اور غیر تمہارے متعلق کیا سوچتے ہیں مگر تم صرف لفظی بحثوں پر لڑ رہے ہو۔“

(مناظرہ جھنگ ص 195)

قارئین کرام! جو ثالث کسی فریق کو پہلے ہی سے گستاخ سمجھتا ہو اس سے انصاف کی توقع کیسے کی جاسکتی ہے؟

(d) ٹالین کون تھے؟

(i) غلام باری کٹر قسم کا بریلوی تھا۔ اس کے بارے عوام الناس میں مشہور ہے کہ اس نے مناظرے سے پہلے ایک دن کہا تھا کہ میں تو بریلوی ہوں بریلوی کے حق میں بنی فیصلہ دوں گا۔ اس بنا پر یہ مناظرہ میں حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ کو بلاوجہ ٹوک دیتا تھا تا کہ ان کی تقریر میں مداخلت ہو جائے۔

(ii) خان منظور خان شیعہ تھا۔ یہ وہ منصف تھا جس نے دوبار اشرف سیالوی کی حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ کی تقریر میں مداخلت پر درمیان مناظرہ میں ہی کھڑے ہو کر اشرف سیالوی کی شکست کا اعلان کر دیا تھا۔ (مناظرہ جھنگ: ص 195-194)

مگر دوسرے مصنفین نے اس کو بٹھا کر سمجھایا کہ فیصلہ حکومت کا یہ ہے کہ مولوی حق نواز کو نا کام قرار دیا جائے لہذا تم یہ فیصلہ بدل لو تب یہ چونکہ شیعہ بھی تھا اور شیعہ اہل بدعت کا بہترین دوست ہوتا ہے اور علمائے اہل سنت دیوبند کا دشمن ہوتا ہے۔ پہلے شرائط کی وجہ سے اشرف سیالوی کی شکست کا اعلان تو کر دیا مگر بعد میں ملی بھگت کے بعد فیصلے کو بدل لیا گیا۔

(iii) پروفیسر تقی الدین انجم بھی بریلوی ذہن کا آدمی تھا۔ یہ وہ منصف تھا جو ”بریلوی مناظر“ کے فرائض سرانجام دے کر ”کتابوں کو معتبر اور غیر معتبر“ قرار دے کر اشرف سیالوی کا وکیل بنا ہوا تھا حالانکہ ثالث کسی بھی فریق کا وکیل نہیں ہوتا مگر آپ مناظرہ جھنگ اٹھا کر دیکھیں اس کو پڑھیں آپ کو پڑھ کر حیرت ہوگی کہ الہی یہ کیا ماجرا ہے؟

(مناظرہ جھنگ: ص 144، 267)

ثالث بریلوی مناظرہ کے فرائض سرانجام دے رہا ہے۔

یہ بات مشہور ہے اور جھنگ کے ایک معزز مہر عبد اللہ صاحب کا بیان موجود ہے کہ سرکاری دباؤ تھا کہ مولانا حق نواز کو ہرایا جائے اور اس کے سلسلے پروفیسر تقی الدین انجم کو استعمال کیا گیا تھا۔ اس کو دھمکی دی گئی تھی۔

ان ہی وجوہات کی بنا پر جب دیکھا جاتا ہے تو پتہ چلتا ہے کہ:

(iv) فیصلہ مناظر، جھنگ بھی سال پہلے کا لکھا ہوا ہے۔ ثالثین کے دستخط کے نیچے 1978ء کی تاریخ لکھی گئی حالانکہ مناظرہ تو 1979ء کو ہوا تھا پھر اس کا مطلب یہی نکلا کہ فیصلہ 1978ء کو ہی لکھ کر رکھ لیا گیا تھا۔ اور اصل مناظرہ جھنگ کی فوٹو کاپی میں انگلش میں 78 لکھا تھا۔ اس اصل کاپی کو مناظرہ جھنگ نامی کتاب میں اس لئے نہ لگایا گیا تاکہ کوئی بریلوی چوری نہ پکڑ سکے۔

اور ۸۷ والی زبان میں لکھ کر خودی کمپوزنگ کروا کر لگائی گئی تاکہ علم نہ ہو سکے۔ مگر تاڑنے والے بھی قیامت کی نظر رکھتے ہیں۔ قارئین کرام! اصل مناظرہ جھنگ کی فوٹو کاپی ”عظمتوں کے پاسباں“ از عبدالحکیم شرف قادری کی کتاب میں موجود ہے۔

(v) ثالثین سے جب حلف لینے کا ہماری طرف سے کہا گیا تو یہ بدعتی صدر مناظر ہی تھے جو اس کے مخالف بنے کہ حلف کی کیا ضرورت ہے۔ (مناظرہ جھنگ: ص 45)

آگے بدعتی صدر مناظر کہتے ہیں کہ:

”اگر ان کو منصف ہی قرار دیا گیا ہے تو پھر حلف لینے کی کیا ضرورت ہے۔“

(مناظرہ جھنگ: ص 45)

آگے پھر خود غیر جانبداری کا حلف لینے سے روکنے کی بھرپور کوشش کر کے اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں کہ:

”ہمیں کوئی شک نہیں ہے جب ہم نے یہ منظور کر لیا ہے ہم ان کا فیصلہ مان لیں گے تو اب ان پر ایک شرط عائد کرنا ٹھیک نہیں ہے۔“

(مناظرہ جھنگ: ص 06)

حالانکہ ہر فریق ثالثین سے غیر جانبداری کا حلف لینے کا حق رکھتا ہے مگر عبدالرشید رضوی صاحب نے اس کی مخالفت کی اور حلف نہ لینے دیا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دال میں ضرور کالاتھا۔ تو یہ وجوہات تھیں جس کی بنا پر حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ نے فیصلے کو غیر جانبدار نہ ہونے کی بنا پر نہ مانا تو انہوں نے فیصلہ ٹھیک کیا۔

(e) فیصلہ مناظرہ جھنگ

مصنفین نے مناظرہ جھنگ کے بعد فیصلہ دیا ذرا اس پر بھی نظر ڈال لی جائے تاکہ ثالثین کی علمی حیثیت کا انداز بھی قارئین کو ہو جائے۔

”ہم“ مصنفین، بالاتفاق فیصلہ کرتے ہیں اور اس مناظرہ میں مولانا محمد اشرف صاحب سیالوی بریلوی مناظر کو ان کے نسبتاً وزنی استدلال کی بنا پر کامیاب قرار دیتے ہیں۔

(مناظرہ جھنگ: ص 294، عظمتوں کے پاسباں: ص 252)

اب ذرا چند گزارشات اس پہ پڑھ لیں:

(i) فیصلہ میں ”نسبتاً وزنی استدلال“ کے الفاظ ہیں۔

اور مناظرہ ”گستاخ رسول (کون)“ کے عنوان پر ہوا تھا۔

اس عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دونوں مناظر بدعتی مناظر اور سنی مناظر حضرت مولانا حق نوازؒ نے ایک دوسرے کے خلاف دلائل دیئے۔ دلائل دونوں طرف تھے مگر استدلال وزنی اشرف سیالوی کا تھا۔ حالانکہ فیصلہ دلائل کی بنیاد پر ہوتا ہے استدلال کی بنیاد پر نہیں۔ اور ”نسبتاً“ کے لفظ سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں فریقین گستاخ رسول ہیں مگر اشرف سیالوی 19 فی صد گستاخ رسول ہے اور 20 فی صد سنی مناظر۔

کیونکہ نسبتاً ”معمولی فرق“ کو کہتے ہیں۔

یہ تھی علمی قابلیت ٹائٹن کی۔ جن کو فیصلہ لکھنے کا ڈھنگ نہ آیا۔ اور مزے کی بات یہ ہے 19 فی صد گستاخ رسول ہونے والے فیصلہ کو اشرف سیالوی اور ان کے ٹولہ نے قبول کر لیا اور اپنا گستاخ رسول ہونا فوراً مان گئے۔ جبکہ حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ نے ایک فی صد بھی گستاخ رسول ہونا قبول نہ کیا۔ یاد رہے کہ مناظرہ جھنگ کے بعد بدعتی ٹولے کے ہم نشین شیعہ حضرات کی طرف سے ایک اشتہار شائع کیا گیا جس میں فیصلہ مناظرہ جھنگ کے حوالے سے کہا گیا کہ لو فیصلہ سے بریلوی گستاخ رسول بن گئے اور دیوبندی بھی۔

ہم نے تو فیصلہ ہی نہ مانا مگر یہ گواہی بدعتی حضرات کے حق میں ضرور گئی۔

اب دیکھو ”گستاخ رسول کون؟“ پر مناظرہ تھا اور سیالوی ٹولہ فیصلہ قبول کر کے 19 فی صد گستاخ رسول بن گیا۔ تو مناظرہ تو سنی دیوبندی ہی جیت گئے کیونکہ جب ایک فریق خود مان گیا کہ ہم کو 19 فی صد گستاخ رسول ہونا قبول ہے۔ کیا ان براہین قاطعہ اور دلائل ساطعہ کے بعد بھی اشرف سیالوی کامیاب رہتا ہے؟؟؟

یقیناً نہیں بلکہ بری طرح اپنے حلقے میں بھی بدنام ہوا ہے جیسا کہ پیر نصیر الدین گولڑوی صاحب اشرف سیالوی کے خلاف ہیں اور اب نئے بدعتی علماء پیدا ہو رہے ہیں جو اشرف سیالوی کے خلاف ہیں اور اس کو گستاخ رسول قرار دے رہے ہیں۔ اور بدعتی اشرف سیالوی کا جو معاون مناظر ڈاکٹر طاہر القادری تھا اس نے مناظرہ کے بعد حضرت علامہ حق نواز شہیدؒ سے معافی مانگی تھی کہ ہم کو معاف کر دیں کہ ہم نے آپ سے مناظرہ کیا۔

(شرح الفضل الموصی)

بریلویوں کی طرف سے مناظرہ جھنگ کے دفاع کی ناکام کوشش

مجاہد اہلسنت علامہ سفیان معاویہ جھنگوی

مناظرہ جھنگ کے حوالے سے ہماری طرف سے ایک پمفلٹ شائع کیا گیا تھا، اس پمفلٹ پر ہم کو بہت سی مبارکبادیں موصول ہوئی۔ اہل سنت والجماعت کے نوجوانوں نے خوشی کا بھرپور اظہار کیا۔ علمائے اہل سنت نے ہماری حوصلہ افزائی کی اور ہمارے لیے ترقی علم و عمل کی دعا کی۔ غرض اپنوں کی طرف سے بہت اچھا رد عمل ہوا۔

دوسری طرف مخالفین اہل سنت کے دلوں پر چھریاں چلنے لگیں۔ ان کے سینوں پر سانپ لوٹنے لگے۔ اہل بدعت مارے غصے کے گالیوں پر اتر آئے۔ جھنگ کی سرزمین پر اس پمفلٹ نے تہلکہ مچا دیا۔ بریلوی ملاں اس پمفلٹ کو لے کر اپنے مندروں پر حضرت جھنگوی شہیدؒ کو گالیاں دینے لگے کیونکہ ان بے چارے بریلوی ملاؤں کے پاس علم تو تھا نہیں کہ دلائل کے ساتھ اس پمفلٹ کا جواب دیتے۔

اشرف سیالوی صاحب 27 اگست کی دھوکہ آمیز کانفرنس جو اس بار جلد کروائی گئی تھی ۱۵، ۱۰ منٹ سے زیادہ کبھی تقریر نہیں کرتے تھے۔ اس پمفلٹ نے اشرف سیالوی کے، ہوش بھی ٹھیک کر دئے اس لیے اس بار کانفرنس میں تقریباً سوا گھنٹے سے بھی زیادہ تقریر کی۔ سیالوی صاحب پمفلٹ کا نام تو لیتے تھے مگر اس میں دیے گئے دلائل کا جواب نہیں دیتے۔

سیالوی صاحب نے اپنی تقریر میں صرف پمفلٹ پر تین باتیں کیں۔

(i) میں نے (اشرف سیالوی نے) اپنے بریلوی ملاؤں کا مناظرہ جھنگ میں انکار کیا۔ یہ بالکل ٹھیک ہے لیکن تم ہمارے معتبر ملاؤں کی عبارتیں نہیں پیش کرتے تھے اور وہ حضرات معتبر نہیں تھے۔

(ii) تمہیں آج اتنے سالوں بعد اس مناظرہ جھنگ پر کچھ لکھنا یاد آیا۔

(iii) منصفین کو جب شروع میں مان لیا گیا تھا تو اب بعد میں ان کو کیوں ٹھکرایا جا رہا ہے،

مال ہی میں ”جہانیاں“ کے ایک بھگورے محقق صاحب اشرف سیالوی کو مزید ذلت و شرمندگی کا نشانہ بنوانے کیلئے اٹھے اور انہوں نے اس پمفلٹ کا جواب لکھ کر گویا خود اشرف سیالوی کا مذاق اڑایا ہے اور اس کے علم کو علمی دنیا میں خوب ہنگا کروانے کی کوشش کی ہے۔

ہم ان نام نہاد محقق صاحب سے عرض کریں گے کہ:

آپ پہلے اپنی صفائی تو مفتی محمود ساقی اور کرنل انور مدنی کو دیں۔

(i) جنہوں نے آپ کو گستاخ رسول اور کافر کا وکیل بننے پر خوب لطیفہ انداز میں طنز کیا ہے۔

(ii) آپ کو عوام اور بریلوی ملاؤں کو دھوکہ دینے پر خوب برا بھلا کہا ہے۔

(iii) آپ کو بے وقوف قرار دے کر مشورہ دیا ہے کہ پہلے اپنے کاظمی کا دفاع کریں پھر پیر کرم شاہ کی طرف آئیں یعنی پہلے اپنی بیڑ لو۔ (پیر کرم شاہ کی کرم فرمائیاں)

محقق صاحب کیا آپ!

پیر کرم شاہ کی ان باتوں سے متفق ہیں

(i) علمائے دیوبند اور دیوبندی اہل السنّت والجماعت ہیں؟

(ii) حضرت نانوتویؒ پا کا امت میں سے ہیں؟

(iii) حضرت نانوتویؒ مسلمان ہیں؟

(iv) حضرت نانوتویؒ کو ختم نبوت کا منکر نہیں سمجھتے؟

(v) تین طلاقوں میں وہابی موقوف رکھتے ہیں؟

محقق صاحب!

(i) آپ کے پیر و مرشد مولوی احمد سعید کاظمی صاحب نے جو امیر شریعت کی تعظیم کی اور ان کو سید کہا۔ کیا آپ اس کو ٹھیک مانتے ہیں؟

(ii) کاظمی صاحب نے جو گناہ کی نسبت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف کی ہے کیا آپ اس کو ٹھیک مانتے ہیں؟

(iii) کیا نبی علیہ السلام گناہ کر سکتے ہیں؟ کے نظریہ سے آپ متفق ہیں؟

محقق صاحب آپ سعیدی کہلاتے ہیں:

(i) کیا آپ مولوی غلام رسول سعیدی صاحب کی ”شرح صحیح مسلم“ سے مکمل طور متفق ہیں؟

ان کے فیصلہ کو کیوں نہیں مانا جا رہا ہے؟۔

بس یہ تین باتیں سیالوی صاحب نے کہیں۔ پھر باقی دلائل و براہین کو گیارہویں شریف کا دودھ سمجھ کر پی گئے حالانکہ وہ پمفلٹ ان کی کانفرنس تک پہنچا تھا۔ جب ان کا جواب دینے سے عاجز آ گئے۔ پھر حضرت جھنگوی شہید کو گالیاں دینے لگے۔

علمائے اہلسنت دیوبند پر اتہامات والزامات کی داستان بیان کرنے لگ گئے کہ:

میں آپ کو بتاتا ہوں کہ یہ دیوبندی کیسے ہیں؟

یہ دیوبندی کیا مانتے ہیں؟

یہ دیوبندی ایسے ہیں۔۔۔۔۔

غرض علمی جواب تو نہ دیا مگر عوام کو دھوکہ ضرور دیا۔ سیالوی صاحب تو اس پمفلٹ کا

جواب نہ دے سکے تو اقبال اظہری کو اس کا جواب دینے کے لئے کہا گیا مگر اقبال اظہری نے بھی

اپنی تقریر میں اپنی جہالت کا اعتراف کرتے ہوئے ”مناظرہ جھنگ پر ایک نظر“ کا جواب دینے

کی بجائے گالیاں نکالنی شروع کر دیں۔

اس کانفرنس سے ایک سال پہلے بھی کانفرنس پر ایک سنی نوجوان نے ”لطمۃ الغیب“ کے

مطلوبہ صفحہ کی فوٹو کا پی کر واکر اس پر ”مناظرہ جھنگ کا جواب پیر گوڑوی کی طرف سے“ لکھ کر اسٹیج پر

پہنچا دیا تھا مگر پوری کانفرنس میں کسی بریلوی مناظر کو اس کا جواب دینے کی ہمت نہ ہو سکی۔

اس کے گواہ اسٹیج سیکریٹری بابر رضوی مجددی صاحب ہیں۔ جنہوں نے جمعہ کے خطبے

میں حافظ محمد اسلم کے پمفلٹ کا جواب دینے کی کوشش تو نہ کی مگر ان کو منبر رسول ﷺ پر بیٹھ کر گالیاں ضرور دیں۔

غرض اس پمفلٹ کے بعد تو دنیائے بریلویت کے ایوانوں میں زلزلہ آ گیا بریلوی

حضرات منہ چھپاتے پھرنے لگے۔ نوجوانان اہلسنت اس پمفلٹ کو بریلوی عوام اور ملاؤں کے

منہ پر مارنے لگے۔ غرض اس پمفلٹ نے اشرف سیالوی کی بدترین شکست اور اس کی علیست کے

پول کو اچھی طرح کھول کر رکھ دیا۔ اپنے تو اپنے خود بریلوی حضرات نے بھی اشرف سیالوی کو اس

لیے برا بھلا کہا کہ اس نے مناظرہ میں اپنے بریلوی ملاؤں کا انکار کر دیا حالانکہ انکار کرنے کی کوئی

وجہ بیان نہ کر سکے۔

(ii) کیا آپ مفتی عبدالجید سعیدی کی دونوں کتابوں سے متفق ہیں جو انہوں نے کفر الایمان پر لکھی ہیں؟

یہ سب سوالات آپ کی جہالت کو علمی دنیا میں دکھانے کیلئے کئے گئے ہیں۔ ان کا جواب آپ ضرور دیں تاکہ اگلی دفعہ ہم آپ کی حیثیت اہل علم کو دکھا سکیں۔ اور آپ کی دورنگی پالیسی دنیا کو بھی دکھا سکیں۔

”مناظرہ جھنگ پر ایک نظر“

پر اعتراضات کا مدلل اور ٹھوس جواب

پہلا اعتراض:

آج تک تو دیوبندی مانتے تھے کہ حضرت مولانا حق نواز شہیدؒ مناظرہ ہار گئے۔ اب تم نئے اٹھے ہو یہ کہنے کیلئے کہ وہ مناظرہ جیت گئے تھے۔

الجواب:

آپ کا یہ اعتراض آپ کی کم علمی اور جہالت کا ثبوت ہے کیونکہ:

(i) حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ مناظرہ کے بعد بار بار جمعۃ المبارک میں مناظرے میں سیالوی کی شکست کا فیصلہ سناتے رہے۔ فیصلہ سے مراد اس کی علمیت کا پول کھولتے رہے۔ سیالوی کا جواب سے عاجز ہونا بتاتے رہے۔

اشرف سیالوی صاحب نے حضرت امیر عزیمتؒ کی زندگی میں ایک اشتہار بڑے سائز میں ”فیصلہ مناظرہ جھنگ“ کے عنوان سے گلی گلی کوچے کوچے میں لگوا دیا۔ جس میں یہ درج تھا کہ

”دیوبندی بارہ آنے گستاخ رسول ہیں اور بریلوی ۴ آنے گستاخ رسول ہیں“

حضرت جھنگوی شہیدؒ نے اس اشتہار کو جمعۃ المبارک کے خطبے میں بیان کر کے کہا کہ لو بریلوی خود مان گیا کہ میں ۴ آنے گستاخ رسول ﷺ ہوں۔ اور ہم نے تو ایک آنے بھی نہیں مانا۔ اندازہ لگاؤ اس بریلوی مناظر کی بوکھلاہٹ کا!!

(ii) ”مناظرہ جھنگ کی حقیقت“ کے عنوان سے حضرت جھنگوی شہیدؒ کی زندگی کے بعد بھی ایک بڑے جہازی سائز کا پوسٹر چھاپ کر اشرف سیالوی کی علمیت اور بریلوی ملاؤں کی

عبارات گستاخی پر مشتمل ہونا اشرف سیالوی صاحب کے جوابات کی رو سے ثابت ہو گیا بیان کیا گیا تھا۔ غرض یہ ہم نے کوئی نیا کام نہیں کیا بلکہ ہم ایک نئے انداز میں پرانے کام کو لائے ہیں۔

(iii) حضرت مولانا اسحاق صاحب مظفر گڑھ نے مناظرہ جھنگ کا جواب کافی عرصہ پہلے لکھا تھا۔

(iv) استاذ مکرم مناظر اہلسنت حضرت علامہ منیر احمد اختر صاحب نے مناظرہ جھنگ کا جواب حضرت امیر عزیمت جھنگوی شہیدؒ کی زندگی میں ہی لکھ کر دے دیا تھا۔

(v) مولانا ثناء اللہ شجاع آبادی دامت برکاتہم نے بھی مناظرہ جھنگ میں اشرف سیالوی کی شکست کو امیر عزیمت نمبر میں بیان کیا ہے۔

(vi) تقاریر و تحریرات میں علمائے اہلسنت مختصر اشرف سیالوی کی شکست کو کسی نہ کسی انداز میں بیان کرتے رہے ہیں۔

لہذا یہ آپ کا سفید جھوٹ ہے کہ ہم نے نئی بات کی ہے۔ ہم نے دلائل و براہین کے ساتھ اشرف سیالوی کی علمیت کا پول کھولا تھا۔ جس کو آپ لوگوں نے مزید کھولنے میں ہماری معاونت کی ہے۔ اشرف سیالوی صاحب کی شکست اشرف سیالوی ہی کے دلائل پر رکھی گئی تھی جس کو تو لانا آپ جیسے کم عقل اور جاہل ”ناسعیدیوں“ کے بس کی بات نہیں ہے۔

دوسرا اعتراض:

مولانا حق نواز کی یہ شکست ہی تھی کہ انہوں نے مناظرہ کے بعد اپنا محاذ بدل لیا اور خطبات جھنگوی پڑھیں اس میں لکھا ہے ”یہ کفریات ہیں“ کے الفاظ صرف شیعوں کے لئے ہیں۔ یہ سب ان کی شکست کو ظاہر کرتی ہے۔

الجواب:

سبحان اللہ! سعیدی صاحب آپ تو لگتا ہے عقل سے فارغ ہیں ورنہ بتائیے:

(i) ایک عالم دین ایک گمراہ فرقے کے ملاں سے مناظرہ کرتا ہے اور وہ کچھ عرصہ بعد زمانے کی فضاؤں میں ایک بہت بڑے فتنے کی بو کو سونگتا ہے وہ اس بڑے فتنے کی سرکوبی کرنا چھوٹے فتنے کی سرکوبی سے زیادہ اہم سمجھنے لگتا ہے۔ بڑا فتنہ اسلام اور مسلمانوں کیلئے اس چھوٹے فتنے سے زیادہ خطرناک اور موذی ثابت ہوتا ہے۔ تو وہ اس بڑے فتنے کے خلاف کام کرنے لگ

جائے اپنی ساری بقیہ ماندہ زندگی اس فتنے کی سرکوبی اور مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت پر لگا دیتا ہے۔ تو سعیدی صاحب! آپ کے نزدیک اس نے چھوٹے فتنے کو سچا سمجھ لیا؟ یہ آپ اور بریلوی ملاؤں کی ہچکانہ سوچ ہے۔ آپ اس سوچ کو دور کریں ورنہ یہ سوچ آپ لوگوں کی رسوا کر کے چھوڑے گی بلکہ رسوا کر رہی ہے۔

(ii) حضرت جھنگوی شہیدؒ نے شیعہ کے کفریات جو کہ انتہائی خطرناک اور زہریلے تھے کو عوام مسلم کے سامنے بیان کر کے اس عظیم فتنہ کی نشاندہی کی۔ یہ فتنہ دنیا کا سب سے بڑا فتنہ ہے۔ یہ مسلمان کے ایمان و اسلام کیلئے بہت ہی خطرناک ہے۔ لہذا چھوٹے فتنوں کو ساتھ ملا کر بڑے فتنہ کو ختم کرنے کو کوشش کی جائے تاکہ مسلمان اس فتنہ کے جال میں پھنس نہ جائیں۔

تو بتاؤ ایک فتنہ کی کفریات عظیم کو بیان کرنا کسی دوسرے فتنہ کی گستاخیوں کو تسلیم کرنا کیسے ہوا؟۔ آپ کو لگتا ہے ”یہ“ سے دھوکہ ہوا ہے، ”یہ“ سے حضرت جھنگوی شہیدؒ کا اس فتنہ کی سخت قسم کی کفریات شدیدہ کو بتانا مقصود ہے نہ کہ بریلوی گستاخانہ عبارات کو گستاخانہ نہ تسلیم کرنا۔

(iii) حضرت جھنگوی شہیدؒ قادیانیت کے خلاف بھی کام کرتے رہے اور یہ مناظرہ جھنگ سے پہلے کی بات ہے اسی سلسلے میں قادیانیت کو چھوڑ کر صرف شیعہ کے پیچھے پڑ جانے پر بھی کیا یہی مطلب اخذ کرو گے جو تم نے اپنی جہالت کا مظاہرہ کرتے ہوئے اخذ کیا ہے؟۔

(iv) کیا ایک فتنہ کے خلاف مکمل طور پر کام کرنے کا مقصد یہ لیا جاتا ہے کہ باقی فتنے نہیں ہیں؟

(v) حضرت جھنگوی شہیدؒ نے اپنا رخ کونہ کے واقعہ کے بعد بدلا تھا جس میں ایرانی بد معاشوں نے سنیوں کی بستی اجاڑ کر رکھ دی تھی، ماؤں بہنوں کی عزتوں کے ساتھ کھیلا گیا۔ تب حضرت جھنگوی شہیدؒ نے خمینی انقلاب کے فتنے کو شدید خطرناک سمجھتے ہوئے، امت مسلمہ پر آنے والے عذاب کو محسوس کرتے ہوئے اس کے خلاف کام شروع کیا اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں تھی۔

نوٹ: سعیدی صاحب نے جو الفاظ نقل کیے ان پر غور کریں کہ ”حضرت حق نواز صاحب“ نے عملی طور پر بھی اپنی شکست تسلیم کر لی“ (اعتراض) یہ جملہ اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ حضرت جھنگوی شہیدؒ نے اپنی شکست تحریری طور پر بھی قبول

کی اور عملی طور پر بھی۔

مالانکہ یہ بریلوی معترض کے دو سفید جھوٹ ہیں

لعنت الله على الكاذبين

مالانکہ بریلوی مولوی خود مناظرہ جھنگ میں یہ تسلیم کر چکا ہے کہ مولوی حق نواز شہیدؒ نے فیصلہ تسلیم نہ کیا یعنی اپنی شکست نہ مانی پھر یہ جھوٹ کیا دھوکہ بازی نہیں؟ یاد رہے ہم نے بعینہ سعیدی صاحب کے الفاظ نہیں نقل کیے بلکہ اصل مفہوم نقل کر رہے ہیں۔ آخر میں ہم احمد رضا خان صاحب کی کتاب سے ایک حکایت نقل کرنا چاہتے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ:

”ایک حکیم فرزانہ کے گھر آگ لگ گئی اس کے چھوٹے چھوٹے بچے بھولے بھالے اندر مان کے گھر گئے اور لاکھوں روپوں کا مال اسباب بھی تھا اس دانشمند نے مال کی طرف مطلق خیال نہ کیا اور اپنی جان پر کھیل کر بچوں کو سلامت نکال لیا۔ یہ واقعہ چند بے خرد بھی دیکھ رہے تھے اتفاقاً ان کے ہاں بھی آگ لگ گئی یہاں نر مال ہی مال تھا کھڑے ہوئے دیکھتے رہے اور سارا سامان خاکستر ہو گیا کسی نے اعتراض کیا تو بولے تم تو احمق ہو اس حکیم دانشمند کی آنکھیں دیکھے ہوئے ہیں اس کے گھر آگ لگ گئی تھی تو اس نے مال کب نکالا تھا جو ہم نکالتے مگر بے وقوف اتنا نہ سمجھے کہ اس اولوالعزم حکیم کو بچوں کے بچانے سے فرصت کہاں تھی کہ مال نکالتا نہ یہ دیکھا کہ اس نے مال نکالنا برا جان کر چھوڑا تھا اللہ تعالیٰ کسی کو اندھی سمجھ نہ دے۔“

(اقامة القيامة: ص ۵۷، ۵۸)

تو سعیدی صاحب حضرت امیر عزیمت شہید رحمۃ اللہ علیہ کو شیعہ کے فتنے کے بعد فرصت ہی کہاں تھی کہ وہ بریلوی فتنے کی طرف توجہ دیتے مگر خدا آپ کی طرح اندھی عقل کسی کو نہ دے۔

تیسرا اعتراض:

مولوی الیاس بالا کوٹی نے لکھا ہے کہ

”مولانا حق نواز شہیدؒ نا تجربہ کار اور نوجوان تھے جبکہ اشرف سیالوی شیخ الحدیث

تھا جس کا اثر مصنفین پر گہرا تھا۔“

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا حق نواز مناظرہ ہمارے یہ مولوی الیاس بالا کوٹی کو تسلیم ہے۔

الجواب:

یہ اعتراض بھی آپ کی کم علمی کو واضح کرتا ہے۔

(i) کوئی بھی انسان اس عبارت کو پڑھے تو اس عبارت سے یہی مطلب لے گا کہ مصنف یہاں مصنفین کی جانبداری کو بیان کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔

(ii) مصنف نے ثالث حضرات کا تعارف کرواتے ہوئے ان کا متعصب ہونا واضح کر کے کوشش کی تھی۔ جو آپ کو شاید نظر نہیں آئی شاید بصیرت کے ساتھ آپ کی بصارت بھی کم ہے۔

(iii) مصنف نے فیصلہ مناظرہ جھنگ پر نقص وارد کیا تھا جس کو آپ اٹھانے میں ناکام رہے ہیں۔

(iv) حدیث پاک میں جو آتا ہے کہ مسلمان مومن سادہ اور بھولا بھالا ہوتا ہے اور کافر شر اور چالاک ہوتا ہے تو بالا کوئی صاحب کا تو اسی طرف اشارہ ہے تو پھر آپ واقعی سیالوی صاحب کو شاطر مان لیں تو ہمیں کیا اعتراض ہے بھلا؟

چوتھا اعتراض:

مولانا حق نواز شہیدؒ نے مصنفین کا فیصلہ نہ مانا لہذا منافق ہوئے اور وعدہ خلاف ہوئے کیونکہ خود ان کو ثالث مان چکے ہو۔

الجواب:

اس کا جواب ہم ”مناظرہ جھنگ پر ایک نظر“ میں ہی دے چکے تھے۔ جس کو سعیدی صاحب گیارہویں شریف کا دودھ سمجھ کر ہضم کر گئے۔ اس کا جواب بالکل نہ دیا۔ آخر کیوں؟

(i) مصنفین کا فیصلہ اگر جانبداری اور طرفداری کی بنیاد پر ہو تو وہ فیصلہ کبھی بھی قابل قبول نہیں ہوتا۔

(ii) اگر آپ اپنی جہالت کا مظاہرہ کرنا چاہتے ہو تو یہی صحیح تو یہاں بھی لگائیں وہی فتویٰ کہ حضرت علیؑ نے ثالث ماننے کے باوجود ثالث کا فیصلہ ماننے سے انکار کر دیا تھا۔ (تحقیقات تنویر الالبصار)

☆ اشرف سیالوی صاحب نے بھی نبی کریم ﷺ کو نبوت کب ملی کے مسئلہ میں پیر محمد چشتی کو حکم اور ثالث مانا مگر جب پیر محمد چشتی نے اشرف سیالوی کے خلاف فیصلہ دیا تو اس کو حکم ماننے سے

انکار کر دیا بلکہ اس کے فیصلہ کے خلاف ایک رسالہ لکھ کر شائع کر دیا بتائے کیا اشرف سیالوی بھی منافق اور وعدہ خلاف ہوئے کہ نہیں؟

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے مصنفین کی جانبداری پر ذرا اور گزرا شات سن لیں۔

(الف) مصنفین سے جب حلف غیر جانبداری لینے کا کہا گیا تو یہ آپ کے عبدالرشید رضوی کے ہی الفاظ تھے:

”اگر ان کو مصنف ہی قرار دیا گیا ہے تو پھر حلف لینے کی کیا ضرورت ہے۔“

(مناظرہ جھنگ: ص 45)

آگے پھر خود غیر جانبداری کا حلف لینے سے روکنے کی کوشش کر کے اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔

”ہمیں کوئی شک نہیں ہے جب ہم نے یہ منظور کر لیا ہے ہم ان کا فیصلہ مان لیں گے تو اب ان پر ایک شرط عائد کرنا ٹھیک نہیں ہے۔“

(مناظرہ جھنگ: ص 45)

(ب) خان منظور خان مصنف درمیان تقریر ٹوکتے ہوئے کہتا ہے۔

”انہوں نے سب سے پہلے تقویۃ الایمان کی جس عبارت کی طرف توجہ دلائی ہے کی جس کا نام محمد یاعلیٰ ہے وہ کسی چیز کا مالک و مختار نہیں“ اس میں پہلے کسی ایسی بات کا ذکر نہیں ہے جو آپ نے بیان کی ہیں یا تو آپ سیاق و سباق سے بتائیں۔“

(مناظرہ جھنگ: ص 253)

اندازہ لگائیں اگر بریلوی مناظر کے فرائض سرانجام دینے کے بعد بھی جانبدار نہ بنے تو پھر انصاف شاید دنیا سے ختم ہو گیا ہے۔

(ج) اسی تقریر میں چند لمحے بعد پھر ٹوکتے ہوئے یہ جانبدار مصنف خان منظور خان کہتا ہے کہ:

”دلائل کا تسلسل اس صورت میں قائم رہ سکتا ہے کہ آپ ان کے اعتراضات کا

سلسلہ وار جواب دیں۔“

(ر) غلام باری نے مناظرہ سے ایک دن پہلے کہا تھا کہ میں تو بریلوی ہوں بریلوی کے حق میں ہی فیصلہ کروں گا۔

(مناظرہ جھنگ ص 244-243)

”انہوں نے ایک اور اعتراض یہ کیا ہے اگر شہنشاہوں کا شہنشاہ چاہے تو ایک حکم کن سے کروڑوں نبی ولی جن اور فرشتے جبرائیل اور محمد کے برابر پیدا کر ڈالے تو اس میں نبی پاکؐ کی ختم المرسلین پر حرف آتا ہے۔ آپ اس کے متعلق کچھ ارشاد فرمائیں۔“ (مناظرہ جھنگ ص 254)

(ڈ) دوران تقریر دو مصنفین ایک ساتھ حضرت جھنگوی شہیدؒ کو ٹوکتے ہوئے کہتے ہیں کہ: ”جناب یہ باتیں اصل موضوع سے ہٹ کر ہیں۔ آپ اصل موضوع پر آئیں“

(مناظرہ جھنگ ص 244-243)

(ز) جھنگ کے مہر عبد اللہ صاحب گواہ ہیں کہ سرکاری دباؤ تھا کہ حضرت جھنگوی شہیدؒ کے متعلق مطلوبہ فیصلہ کر دیں۔

پانچواں اعتراض:

فیصلہ مناظرہ جھنگ میں ”نسبتاً وزنی دلائل“ کے الفاظ تھے جبکہ مولوی بالا کوٹی نے جھوٹ بول کر ”نسبتاً زیادہ وزنی دلائل“ کے الفاظ بنا ڈالے اور نسبتاً وزنی استدلال سے چھوٹے بڑے گستاخ کا فرق نہیں نکلتا، کیوں کہ نسبتاً وزنی استدلال کا مقابل نسبتاً غیر وزنی دلائل ہے۔

الجواب:

(i) آپ نے بالا کوٹی صاحب کی غلطی کو اگر جھوٹ کہا ہے تو جناب آپ کو شاید پھر پتہ نہ چلا کہ آپ بھی جھوٹ بول گئے ہو کہ

”فیصلے میں نسبتاً وزنی دلائل کے الفاظ ہیں“

حالانکہ یہ جھوٹ ہے

”اوروں کو نصیحت خود میاں فضیحت“

(ii) آپ کو سعیدی صاحب شاید استدلال اور دلائل میں فرق کا علم نہیں یا جان بوجھ کر

ابان بن رہے ہیں اور اس فیصلہ میں بریلویوں کو گستاخ رسول ہونے سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ جناب سعیدی صاحب! دلائل سے استدلال کیا جاتا ہے۔ مصنفین کے فیصلہ کی مہارت کا یہ مطلب نکلتا ہے کہ دونوں مناظرین نے دلائل دئے ایک دوسرے کے خلاف اور اپنے دفاع میں۔

مگر ان میں نسبتاً یعنی حضرت جھنگوی شہیدؒ کے دلائل کا استدلال اشرف سیالوی کے دلائل سے کم ہے۔ اشرف سیالوی کے دلائل کا استدلال حضرت جھنگوی شہیدؒ کے دلائل کے استدلال سے زیادہ ہے۔ پھر ہم نے کہا تھا کہ فیصلہ تو دلائل کی بنیاد پر ہوتا ہے نہ استدلال کی بنیاد پر۔ اس سے ہم نے مصنفین کی علمی حیثیت دکھانی چاہی تھی۔ بہر حال اس عبارت سے یہی فیصلہ نکلتا ہے کہ بریلوی ۱۹ فیصد گستاخ رسول اور ۲۰ فی صد دیوبندی۔ کیونکہ ”نسبتاً“ معمول فرق کیلئے ہی آتا ہے اور تم نے مان لیا ہے کہ واقعہً ایسا ہی ہے جبکہ ہم نے اپنے آپ کو نہیں مانا۔

(iii) مناظرہ جھنگ کے بعد بریلوی حضرات کے ہم نشین شیعہ حضرات کی طرف سے بھی ایک پمفلٹ شائع ہوا تھا کہ دیکھو اس فیصلہ سے دونوں مسلک گستاخ بن گئے۔ لو آپ کے ساتھیوں کا بھی یہی فیصلہ بنا۔

(iv) بریلوی حضرات نے خود اشرف سیالوی کی سرپرستی میں اپنے جہازی ساز پوسٹر میں یہی بات تسلیم کی تھی۔

چھٹا اعتراض:

فیصلہ ایک سال پہلے کا نہیں بلکہ اسی وقت کا ہے کیونکہ کچھ دنوں پہلے ہی تو مناظرہ کی تاریخ طے ہوئی تھی۔ یہ کتابت کی غلطی ہے۔

الجواب:

(i) کتابت کی غلطی یہ ہو ہی نہیں سکتی کیونکہ انسان مہینے دن کی تاریخ تو بھول سکتا ہے مگر گزرتے ہوئے سال کی تاریخ بھول جانا یہ تقریباً مشکل ہے پھر پروفیسر اور سرکاری ٹیچرز کس طرح بھول سکتے ہیں جن کا تو کام ہی تاریخ کے ساتھ چلتا ہے۔

(ii) اصل فیصلہ مناظرہ جھنگ کی فوٹو کاپی بھی اسی لئے نہیں لگائی گئی کہ اس میں صاف انگریزی گنتی کے ساتھ 78 لکھا ہے۔

اصل مناظرہ جھنگ کی فوٹو کاپی ”عظمتوں کے پاسبان“ میں لگی ہوئی ہے۔

(iii) یہ ضروری نہیں کہ مناظرہ اگر کچھ دن پہلے رکھا جائے تو فیصلہ سال پہلے نہیں ہو سکتا۔ سازشوں کے جال یہ کچھ مشکل نہیں۔ اور پھر اس مناظرہ کروانے میں سرکاری انتظامیہ خود ملوث تھی۔ تو سرکاری انتظامیہ جب ۳ منصفین سرکاری منتخب کر سکتی ہے۔ جگہ سرکاری ہو سکتی ہے تو سرکاری انتظامیہ حضرت جھنگوی شہید کا مقام عوام کی نظر میں گرانے کیلئے یہ بھی کر سکتی ہے۔

ساتواں اعتراض:

مقیاس حقیقت میں جو حوالہ کتے پر نازل شدہ قرآن کے متعلق ہے وہ حضرت تھانوی پر استہزاء کے ساتھ ان کی عبارت کو مطلب دکھایا ہے۔ سیالوی صاحب نے اس کا جواب دیا ہے۔

الجواب:

کتنی حیرانگی کی بات ہے کہ سعیدی صاحب نے مناظرہ جھنگ کو یا تو پڑھا ہی نہیں یا کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے اشرف سیالوی کی علمیت کے پول کھلنے سے بچانے کیلئے جان بوجھ کر انجان ہی رہے ہیں ورنہ بتاؤ:

(i) حضرت جھنگوی شہید نے مقیاس حقیقت کا حوالہ ان الفاظ میں پیش کیا تھا کہ:

”انوار شریعت کے حوالے کے ساتھ ساتھ ایک اور حوالہ پیش کرنا چاہتا ہوں کہ جس میں یہ کہا گیا ہے کہ اگر کوئی بندہ کتے کو مان لے کہ اس پر قرآن اترا ہے اگر کوئی کتے کو نبی مان لے کہ یہ میرا پیغمبر ہے۔ اور کتے کی طرح غوغو کرتا پھرے تو

مقیاس حقیقت میں مولانا عمر صاحب اچھروی فرماتے ہیں کہ:

’اگر کوئی شخص ایسا کرے تو غلامان مصطفیٰ کو کچھ کہنا کا موقع ہی نہ ملے گا ورنہ

عذاب الیم میں گرفتار ہوگا۔“ (مناظرہ جھنگ: ص 133)

اس عبارت پر میرا اعتراض یہ ہے کہ اگر ایک شخص کتے کو نبی مانتا ہے اور کہتا ہے کہ کتے پر قرآن اترا تو غلامان مصطفیٰ کو تو زبان سے کچھ نہ کہنا کہ اس کا قلع قمع کر دینگے۔

بلکہ یہ کہا کہ غلامان مصطفیٰ خاموش ہو جائیں گے اور دوسری بات یہ کہ عذاب الیم

میں گرفتار نہ ہونگے۔ اگر بندے کو نبی ماننا عذاب الیم میں گرفتار ہونے کا سبب ہے

تو کیا کتے کو نبی ماننے کے بعد وہ عذاب الیم سے کیسے بچ جائے گا۔“

(مناظرہ جھنگ: ص 133)

اب سعیدی صاحب اور ناظرین کرام اس عبارت پر جو اعتراض ہوا ہے آپ پورا مناظرہ کھنگال ڈالیں اس کا صحیح جواب آپ کو کہیں نہیں ملے گا۔ حضرت جھنگوی شہید جب بار بار اس کے جواب کا مطالبہ کرتے ہیں اور ایک تقریر میں دوبارہ یہ الفاظ کہتے ہیں کہ:

”میں فاضل مخطاب سے عرض کروں گا کہ وہ عبارت کو دوبارہ لفظ بہ لفظ پڑھیں

۔ حجاز صاحبان اس کو سنیں اور عوام اس کو سنیں اور اس کے بعد بھی جو سوال میں نے

اٹھائے ہیں کہ مولانا عمر صاحب نے حضرت تھانوی کو دو مشورے دیے ہیں۔

(۱) ایک یہ کہ اگر تو میری بات مان لیتا ہے تو ہم تجھ پر تنقید نہیں کریں گے۔

(۲) دوسرا یہ کہ نہ مصنف مذکور عذاب الیم میں گرفتار ہوگا۔“

(مناظرہ جھنگ ص 197)

صفحہ 197 سے صفحہ 198 کی پوری عبارت پڑھیں۔ حضرت جھنگوی شہید نے جب سخت گرفت کی اور مولوی عمر اچھروی کی سخت گستاخانہ عبارت کو سامنے رکھا تو اشرف سیالوی صاحب نے اس سے اگلی تقریر میں مولوی عمر اچھروی کو غیر معتبر قرار دیتے ہوئے جان چھڑانے کی کوشش کر کے اپنی جہالت کا اعتراف کیا کہ میں اس کی عبارت کا جواب دینے سے عاجز ہوں کہ:

”حقیقت تو یہ ہے کہ مولانا عمر صاحب کل فوت ہو رہے ہیں وہ تو ہمارے ہی ہم

زمان ہیں۔ ان کی وجہ سے بریلوی مسلک کا تشخص قائم نہیں ہے تشخص قائم ہے

اکابر کی وجہ سے۔“

(مناظرہ جھنگ ص 203)

اشرف سیالوی جب مقیاس حقیقت کا جواب دینے سے بالکل عاجز آ گیا جب وہ اس عبارت پر پھنس گیا تو اپنے روحانی باپ کا انکار کر کے جان چھڑانے کی کوشش کی۔ اس بات سے اہل علم حضرات پر مولوی اشرف سیالوی کی علمیت کا پول کھل جاتا ہے کہ حضرت کا مبلغ علم تو اتنا ہے کہ جب جواب نہ آئے تو بس انکار کرتے جاؤ۔ ورنہ بتائیے جب جواب دے رہے تھے تو:

(i) مندرجہ بالا الفاظ لکھنے کی کیا ضرورت تھی؟ صرف اسی لیے یہ الفاظ لکھے تھے کہ حضرت

زبان حال سے کہہ رہے تھے کہ واقعتاً یہ عبارت گستاخانہ ہے اور یہ مولوی عمر غیر معتبر ہے اکابر

بریلویت میں سے نہیں ہے۔

(ii) بریلوی شیخ الحدیث عبدالحکیم شرف قادری جامعہ نظامیہ رضویہ لاہور نے مولوی عمر

ہونے والے ایک مسلک اور مکتب فکر کے عالم تو کلام الہی کو سمجھ گئے اور انہیں کلام الہی کا معنی سمجھ گئے کہ اصل منشا یہ تھا لیکن پیغمبر نہ سمجھا کہ اللہ رب العزت مجھے کیا فرما رہے ہیں اور میں نے کیا عمل کرنا ہے۔

(مناظرہ جھنگ: ص 199-198)

آگے حضرت جھنگوی شہیدؒ اس پر دوسرا اعتراض کرتے ہیں کہ ”پھر میرا دوسرا اعتراض یہ ہے کہ قرآن میں (رب ارنی) کے جواب میں (ولکن انظر الی الجبل) نہیں آیا۔ مولانا عمر صاحب نے دانستہ (رب ارنی) کے جواب کو نقل نہیں کیا تا کہ لوگوں کو یہ تاثر دیا جاسکے کہ اگر حضرت موسیٰ علیہ السلام یہ کہتے ”یا اللہ میں پہاڑ کی طرف نہیں دیکھتا اللہ سے یہ عرض فرماتے دیتے۔ حالانکہ پوری آیت اس طرح ہے (رب ارنی) اللہ نے جواب دیا (لن ترانی) آپ مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکتے۔ ولکن انظر الی الجبل بیان کی گئی ہے۔ آپ کیوں نہیں دیکھ سکتے۔ آپ پہاڑ کی طرف نظر کریں اگر تو اپنے مکان پر ٹھہر جائے ان استقر مکانہ فسوف ترانی۔ تو پھر مجھے آپ دیکھ لیں گے۔

(مناظرہ جھنگ: ص 199)

آگے کہتے ہیں کہ:

”میں فاضل مخاطب سے عرض کروں گا کہ یہ تفسیر چودہ سو برس میں کسی اہلسنت کے مفسر یا مبلغ نے ہی کی ہے۔ یہ قرآن حکیم کی تاویل کی گئی ہے۔ ایک آیت کا دانستہ انکار کیا گیا ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کے امتحان میں ٹیل کہا گیا ہے پیغمبر کے کلام اور عمل میں فرق ثابت کیا گیا ہے اور نبی کیلئے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ وہ قرآن کی بات کو نہ سمجھ سکے۔“

(مناظرہ جھنگ: ص 199)

”میرے واجب الاحترام بزرگو! میں نے یہ ثابت کرنا تھا کہ کلام الہی کا جو منشاء مولانا محمد عمر صاحب اچھروی سمجھ رہے ہیں کیا پیغمبر یہ نہیں سمجھتے کہ اللہ کا منشاء یہ ہے یہ موسیٰ علیہ السلام پہ الزام لگایا جا رہا ہے اور بغیر کسی دلیل کے لگایا جا رہا ہے۔

اچھروی کو اپنی کتاب ”تذکرہ اکابر اہلسنت“ میں بریلوی اکابرین میں شمار کر کے ”مناظر اسلام“ کے لقب سے یاد کیا ہے۔ اسی کو آج بریلوی ”مناظر اعظم اور جنید زماں“ کہتے ہیں۔ تمہارا اشرف سیالوی اس کو اکابر ماننے کیلئے تیار نہیں کہ عمر اچھروی سے تشخص بریلویت نہیں ہے۔ اب ہم اس کو اشرف سیالوی کی جہالت نہ کہیں تو کیا کہیں؟

عرض اشرف سیالوی اس عبارت کا جواب نہ دے سکا اور مولوی عمر اچھروی کو غیر معتبر قرار دے کر اپنی جہالت علمی دنیا میں عام کر گیا۔

آٹھواں اعتراض:

حضرت موسیٰ علیہ السلام والا واقعہ جو مقیاس حقیقت میں ہے اس کا جواب مناظرہ جھنگ میں تفصیلاً موجود ہے۔ تذکرۃ الرشید کا حوالہ بھی جواباً اس میں پیش کیا گیا ہے۔ ذرا آپ ان پر نظر دوڑائیں۔

الجواب:

سعیدی صاحب! یہ اعتراض بھی آپ کی قلت فہم کی دلیل ہے۔ حضرت جھنگوی شہیدؒ نے جو مقیاس حقیقت کی عبارت پیش کی تھی اس کو ملاحظہ کریں کہ:

”جب موسیٰ علیہ السلام نے (رب ارنی) اے رب مجھے اپنی زیارت کرو۔ فرمایا تھا تو اللہ تعالیٰ کے فرمان (ولکن انظر الی الجبل) سے آپ پہاڑ کی طرف توجہ نہ فرماتے بلکہ عرض کرتے (یا مولیٰ) میں تیرے دیدار کا طالب ہوں پہاڑ کا طالب نہیں ہوں۔ تو ہو سکتا تھا کہ اللہ تعالیٰ بجائے پہاڑ پر تجلی ڈالنے کے موسیٰ علیہ السلام کو رب طاقت دیتا وہی تجلی آپ کے سامنے پیش کرتے۔ لیکن موسیٰ علیہ السلام کے کلام اور عمل میں چونکہ فرق آگیا۔ کلام رب کی رویت تھی اور عمل یعنی نظر پہاڑ کی طرف تو اس بنا پر اپنے مقصد سے ناکام رہ گئے بجائے اسکے بے ہوشی کی تکلیف میں مبتلا رہے ہیں۔“

(مقیاس حقیقت بحوالہ مناظرہ جھنگ: ص 198)

اب اس عبارت پر حضرت جھنگوی شہیدؒ نے جو اعتراض کیا اس کو ذرا آنکھیں کھول کر ملاحظہ کرو:

”میں تمام مسلمانوں سے جو یہاں موجود ہیں یہ گزارش کروں گا کہ چودہ سو برس یا سینکڑوں برس بیت جانے کے بعد ایک امتی اور چودھویں صدی میں پیدا

نہ قرآن میں اس بات کی اجازت ملتی ہے، نہ الفاظ اس بات کی اجازت دیتے ہیں نہ حدیث پاک میں اسکی اجازت ملتی ہے۔“

(مناظرہ جھنگ: ص 200)

حضرت جھنگوی شہیدؒ نے جو گرفت مولوی عمر اچھروی کی اس عبارت پر کی تھی اس کا جواب مولوی اشرف سیالوی صاحب دینے میں ناکام رہے تھے۔ رہی تذکرۃ الرشید کی عبارت تو حضرت امیر عزیمت شہیدؒ اس کا جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

”مولانا رشید احمد گنگوہیؒ کا جو حوالہ پیش کیا گیا ہے اس حوالے میں رب العالمین کی طرف سے کہیں ایسا حکم نہیں ہے کہ موسیٰ تو ایسے کر یا ایسے نہ کر یہ کہیں نہیں ہے کہ تو ان الفاظ سے دعا کرتا تو ایسے ہو جاتا اور ان الفاظ سے دعا کرتا تو یہ ہو جاتا۔ اس میں (حضرت موسیٰ علیہ السلام والا واقعہ میں جو دیدار الہی سے متعلق ہے) تو اللہ تعالیٰ نے واضح کر دیا کہ موسیٰ ہرگز یہ بات نہیں ہے۔ اس کے بعد پیغمبر کا پہاڑ کی طرف دیکھنا اللہ تعالیٰ کا حکم تھا۔ نبی اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کیسے کر سکتا ہے۔

مولانا عمر صاحب کہتے ہیں کہ نبی کہتا کہ ”اللہ“ میں تیرا حکم نہیں مانتا گویا اللہ نے فرمایا ہرگز نہیں دیکھ سکتا، آپ کی طرف دیکھتا ہوں۔۔۔ مولانا میں آپ سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ عبارت اور تحریر نص قطعی کے خلاف ہے یا نہیں؟ قرآن کے خلاف ہے کہ نہیں۔ دو ٹوک بات کریں جو عام آدمی سمجھیں۔“

(مناظرہ جھنگ: ص 211 - 210)

مگر سیالوی صاحب دو ٹوک بات نہ کر سکے اور اس کا جواب دینے سے عاجز و جاہل رہے۔ حضرت جھنگوی شہیدؒ روح المعانی کے حوالے سے فرماتے ہیں کہ:

”اسی طرح علامہ روح المعانی نے بھی تفسیر کرتے ہوئے اس آیت میں انہوں نے یہی لکھا کہ (لا قابلیۃ لک) موسیٰ! آپ کی یہ قابلیت نہیں ہے کہ آپ میرا دیدار نہیں کر سکتے۔ اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام کی تو معاذ اللہ وہ دوکاری اور غلطی ثابت ہی نہیں ہوتی۔

(مناظرہ جھنگ ص 222)

اس کے بعد حضرت جھنگوی شہیدؒ اعتراضات کے جواب میں ایک اصولی جواب دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

”اس کے بعد اگر کسی کی اس قسم کی عبارت آئے گی تو اس کی تاویل کرنا پڑے گی۔ اور اس شخص کو صاف کرنا پڑے گا۔ اگر وہ صاف نہیں ہو سکتا تو اسے چھوڑ دیا جائے گا کہ اس نے پیغمبر پر ناجائز الزام لگایا ہے نہ کہ اس کے عوض میں پیغمبر کی عظمت کو پامال کر دیا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ نبی کا کوئی قصور نہیں تھا اور معاذ اللہ (عمر اچھروی) یہاں قصور ثابت کیا جا رہا ہے۔“

(مناظرہ جھنگ ص 211)

اور سعیدی صاحب!! آپ نے کہا حضرت موسیٰ علیہ السلام بظاہر ترک اولیٰ کام کیا جبکہ سیالوی صاحب تو حاشیہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے عمل کو مانتے ہی نہیں جو قابل مواخذہ ہو۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام کو تو چھوٹی سی بات پر بھی مواخذہ ہو جاتا تھا۔ لہذا یہ آپ کا جھوٹ اشرف سیالوی صاحب کی رو سے ظاہر ہو رہا ہے۔

حضرت خضر اور حضرت موسیٰ علیہ السلام والے واقعہ پر بقول حضرت جھنگوی شہیدؒ تاویل کی جائے گی۔ ورنہ اگر سیالوی صاحب نے جو قول و فعل کا تضاد بنا ڈالا ہے ایسی تفسیری بات ٹھکرا دی جائے گی جو نبی پر الزام لگائے۔ اور اس میں ویسی بات نہیں جیسی ”لن ترانی“ والے واقعہ میں ہے۔ وہاں ”لن ترانی“ کے لفظ نہ لکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی غلطی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ جبکہ یہاں ایسی کوئی بات نہیں لہذا اس کا یہ جواب نہیں ہو سکتا۔

لکنت والی عبارت کا جواب یہ تھا کہ حضرت گنگوہیؒ نے عمر اچھروی کی طرح قول و عمل کا تضاد نہیں بتایا اور نہ ان کو اپنے مقصد میں ناکام لکھا۔ بلکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کے بعد بھی لکنت باقی رہنے کی ایک علمی بات کی ہے۔ اب یہ بھی عمر اچھروی کی گستاخانہ بات کا جواب نہیں بنتا جس کو سیالوی صاحب نے بڑا تیر سمجھ کر بیان کیا ہے۔

(ii) حاشیہ آرائی کر کے مناظرہ کے بعد جو جواب دینے کی کوشش کی ہے یہ بھی سیالوی صاحب کی علمیت کا رونارور ہی ہے جس کو اہل علم اور پڑھے لکھے حضرات خوب سمجھتے ہیں بس اگر نہیں سمجھتے تو رخصا خانیوں کے ملاں نہیں سمجھتے۔

حاشیہ میں مشورہ والی بات کر کے بھی اشرف سیالوی نے اپنی جہالت کو آشکار کیا ہے۔ کیونکہ شب معراج میں نمازوں کے فرض ہوتے اور کم ہونے کا مسئلہ عمر اچھروی والی عبارت سے الگ اور علیحدہ ہے۔

مناظرہ میں جب جواب دینے سے عاجز رہا اور اس کا جواب نہ آیا تو گھر جا کر جواب دینے بیٹھ گیا اور جواب بھی بالکل ٹھیک نہیں ہے۔

تو مولوی اچھروی صاحب نے قرآن پاک کی آیت میں سے ”لن ترانی“ نہ لکھ کر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی غلطی بتانے کی کوشش کی ہے اور ان کے قول و فعل کو تضاد قرار دے کر ان کو اپنے مقصد میں ناکام بتادیا۔

حالانکہ لن ترانی کے الفاظ سے قاری کے ذہن میں یہ بات تک نہیں آتی جو مولوی عمر اچھروی نے نئی تفسیر کر کے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر الزام لگا کر ان کی توہین کی ہے۔ اور اب مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی وہ عبارات قطعاً ایسی نہیں جیسے مولانا محمد عمر اچھروی نے پیش کی ہیں۔ کیوں؟ (مناظرہ جھنگ: ص 210)

اعلیٰ حضرت پر تنقید اشرف سیالوی کی:

حضرت جھنگوی شہید احمد رضا خان کا حوالہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

”ملفوظات ج ۲۵ صفحہ 25 پر فرماتے ہیں کہ: دیدار الہی دنیا میں بحالت بیداری ان آنکھوں سے محال ہے۔ پتہ چل گیا کہ اس دنیا میں اللہ کا دیدار ان آنکھوں سے محال ہے، ممکن ہے تو بروز حشر ہے۔ یہاں تو آپ کے اعلیٰ حضرت اس کو محال قرار دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ شرعاً کوئی محال نہیں ہے۔ اس کے حاشیہ پر آپ ہی کے مفسر مفتی نعیم الدین صاحب مراد آبادی نے لکھ دیا کہ: اس دنیا میں کوئی بشر دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا شرعاً تو یہی بات ثابت ہو رہی ہے کہ دنیا میں کوئی دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتا۔“

(مناظرہ جھنگ: ص 222)

اشرف سیالوی اعلیٰ حضرت اور نعیم الدین مراد آبادی پر تنقید کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: ”اب مولانا حق نواز صاحب فرماتے ہیں قیامت کو ممکن ہے۔ دنیا میں ممکن ہی

نہیں ہے تو اہلسنت کا مذہب جو کتب عقائد میں موجود ہے اس کے بالکل خلاف کہہ رہے ہیں۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ یہ کس کتاب میں لکھ رہے ہیں کہ دنیا میں ممکن ہی نہیں اور آخرت میں ممکن ہے۔“

(مناظرہ جھنگ: ص 227)

ناظرین کرام! یہاں اشرف سیالوی نے عوام کو دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے کہ مولانا حق نواز صاحب شہید دیدار الہی کو ممکن ہی نہیں بتاتے۔ حالانکہ حضرت جھنگوی شہید اس سے پہلی تقریر میں اس کی وضاحت کر گئے تھے۔

”دیدار کو ممکن لکھنے کا مطلب یہ نہیں کہ اس دنیا میں انسانی آنکھوں کے ساتھ دیدار ہو سکتا ہے۔“

(مناظرہ جھنگ: ص 221)

اور جو اعتراض سیالوی صاحب نے کیا وہ اعلیٰ حضرت اور صدر الفاضل صاحب پر ہوتا ہے۔

آخری اس بحث کی عبارت پر حضرت جھنگوی شہید کے ان الفاظ پر غور کریں کہ:

”سوال یہ ہے کہ اس مقصد کی ناکامی تب ہوتی کہ زیارت دنیا میں ہو سکتی جب اللہ رب العالمین نے فرمادیا کہ آپ میری زبان ہرگز نہیں کر سکتے تو اس کے بعد موسیٰ علیہ السلام کی اس میں غلطی ثابت نہیں کی جاسکتی۔“

(مناظرہ جھنگ: ص 210)

سعیدی صاحب! لا جواب عبارات تو آپ جان بوجھ کر نظر انداز کر گئے تھے۔

نواں اعتراض:

خواجہ غلام فرید کی فوائد فریدیہ، غلام جہانیاں کی ہفت اقطاب اور حاجی اللہ ودھایا کی انوار رسالت غیر معتبر کتابیں ہیں لازماً یہ حضرات بھی ہمارے نہیں۔

الجواب:

یہ تو آپ حضرات کی پرانی عادت بن چکی ہے کہ جب آپ لوگ کسی عبارت کا جواب دینے سے عاجز آجاتے ہو تو اس کتاب کا اور مصنف کو غیر معتبر قرار دے کر اس کا انکار کر دیتے ہو۔

مثلاً

- (i) آپ کے صدر الفاضل نے علامہ آلوسی رحمۃ اللہ کو وہابی بتایا ہے (فتاویٰ صدر الفاضل)
- (ii) مفتی فیض احمد اویسی اور مولوی منظور فیضی نے علامہ ابن کثیر مصنف تفسیر ابن کثیر کو وہابی کہا ہے۔ (مقام رسول، نور الغیث)
- (iii) مناظرہ بنگال میں مدائح اعلیٰ حضرت نغمۃ الروح کے مصنف کو شیطان تک کہا گیا۔ (فیصلہ کن مناظرے)
- (iv) اشرف سیالوی صاحب نے مفتی محمد اسلم علوی رضوی مہتمم جامعہ قادریہ فیصل آباد کو ماننے سے انکار کر دیا۔
- اب آپ کے بقول:
- (v) مولوی غلام جہانیاں اور اس کی کتاب غیر معتبر ہے۔
- (vi) خواجہ غلام فرید کی کتاب غیر معتبر ہے۔
- (vii) حاجی اللہ ودھایا کی کتاب غیر معتبر ہے اور بندہ بھی غیر معتبر ہے تو یہ بھی آپ کے اشرف سیالوی صاحب کی علیت کی یہ حالت تھی کہ وہ ان کو غیر معتبر قرار دے کر ان کو جواب نہیں دے سکا۔ بے چارے کو ان کا جواب آتا تو دے دیتا۔ بے چارہ جب پھنس گیا تو انکار کر گیا کہ نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔ حالانکہ اس جاہلی کو یہ نہیں پتہ کہ:
- (الف) بریلوی رئیس القلم مولوی حسن علی رضوی میلیسی نے اپنی کتاب ”برق آسمانی“ میں مولوی غلام جہانیاں کو معتبر بریلوی مان کر اس کی کتاب کا دفاع کیا۔
- (ب) مولوی ابولکیم صدیق فانی نے اپنی کتاب ”آئینہ اہلسنت“ میں ”فوائد فریدیہ اور ہفت اقطاب“ کے مصنفین کو معتبر مان کر اس کا دفاع کیا ہے۔
- (ج) حاجی اللہ ودھایا پیر جماعت علی شاہ کا خلیفہ ہے کوئی عام آدمی نہیں ہے کہ آپ کے سیالوی صاحب جہالت کہ وجہ سے اس کو غیر معتبر قرار دینے کیلئے ”کسی مرید“ کہتے رہے۔
- انکار پہ انکار کرنا تو تم لوگوں کا شیوہ بن چکا ہے۔ ساتویں نمبر سے آگے آؤ۔
- (viii) مولوی اشرف سیالوی پیر نصیر الدین گولڑوی کو شاہ اسماعیل دہلوی سے بڑا گستاخ غوث اعظم اور گستاخ رسول و مشرک مانتا ہے۔

- (ix) مولوی ابوداؤد صادق پیر سیف الرحمن سیفی کو گمراہ و بد مذہب مانتا ہے اور باقی بریلوی علاقے اس کو ولی اللہ مانتے ہیں۔
- (x) مولوی ابوداؤد صادق، مفتی اختر رضا خان، حسن علی رضوی میلیسی، مفتی عبدالرحیم بستوی، مفتی مظفر حسین رضوی انجمن تحفظ ایمان والے سب دعوت اسلام کو گمراہ جماعت مانتے ہیں اور الیاس قادری کو گمراہ جانتے ہیں۔ اور دعوت اسلامی والے ابوداؤد صادق اور حسن علی رضوی میلیسی کو پاگل سمجھتے ہیں۔
- (xi) کرنل انور مدنی، مفتی محمود ساقی اور مفتی عنایت اللہ سانگلہ ہل والے احمد سعید کاظمی، سب کاظمی برادران، غلام رسول سعیدی اور پیر کرم شاہ کو کافر جانتے ہیں اور گستاخ رسول سمجھتے ہیں۔ حسن علی رضوی کو گھر کی لیٹرین م ابوداؤد کو مولوی روڈ، پیر کرم شاہ کو لگھو شاہ اور کیڑا شاہ وہابی کہتے ہیں۔ اور اشرف سیالوی کو اشرفیہ میں شامل کر کے گستاخ غوث اعظم اور گستاخ رسول سمجھتے ہیں۔ اور یہ سب کرنل انور مدنی رافضی بنا کر باقی سب کو بے وقوف اور پاگل سمجھتے ہیں۔
- (xii) مفتی فیض احمد اویسی نے مفتی غلام سرور قادری کو ایک مسئلہ پر ماننے سے انکار کر دیا تھا حوالہ موجود ہے۔ بہر حال تم لوگ ایک دوسرے کا اسی طرح ہمارے سامنے آ کر اپنی جہالتوں کو مان کر انکار کرتے چلے جاتے ہو۔
- وہ کہتا ہے تم معتبر نہیں اور تم کہتے ہو وہ معتبر نہیں۔
- پہلے کوئی ترازو لے کر آؤ کہ تم میں سے کوئی معتبر ہے بھی یا نہیں؟
- اپنے آپ کو پہلے رضا خانی ثابت کرو۔ تمہارے لوگ تم کو بریلوی ماننے کے لئے تیار نہیں ہے۔ دوسروں کو غیر معتبر کہنے سے پہلے یہ تو بتائیں کہ آپ خود اپنے مسلک میں کتنے معتبر ہیں؟
- دسواں اعتراض:
- حضرت جھنگوی شہیدؒ نے بھی تقویۃ الایمان جیسی کتاب کو غیر معتبر قرار دے دیا تھا۔
- الجواب:
- یہ بھی سعیدی صاحب آپ کی دھوکہ دہی ہے۔ اگر آپ نے مناظرہ جھنگ غور سے پڑھا ہوتا تو یہ جاہلانہ بات نہ کرتے۔
- (i) حضرت جھنگوی شہیدؒ نے کتاب تقویۃ الایمان کا انکار نہیں کیا تھا۔ بلکہ حضرت جھنگوی

شہیدؒ نے یہ فرمایا تھا کہ اصل کتاب عربی میں لکھی گئی تھی۔ اس کا ترجمہ جو کیا گیا ہے وہ فلاں شخص کا ہے جو ہمارے نزدیک معتبر نہیں۔

(ii) حضرت جھنگوی شہیدؒ نے جدی انداز میں آپ کو ایک جواب دیا تھا کہ آپ جو معتبر اور غیر معتبر کی رٹ لگا کر بیٹھے ہو۔ کہیں آپ اپنی بات پر قائم بھی رہتے ہو یا بس جہالت کی وجہ سے دھوکہ دے رہے ہو۔ جہالت کا اندازہ اس طرح ہوا کہ سیالوی صاحب پھر بھی بار بار تقویت الایمان پیش کرتے رہے اور حضرت جھنگوی شہیدؒ اس کا دفاع بہت ہی احسن اور مدللانہ انداز میں کرتے رہے جس کو دیکھا اور سنا جاسکتا ہے۔ تو تقویت الایمان کو غیر معتبر کہنا اور ہے اور تقویت الایمان کے ترجمہ کو غیر معتبر کہنا اور ہے۔ مگر جہلا کو شاید یہ مطلب سمجھ نہیں آتا۔

گیارہواں اعتراض:

جواب ختم ہونے کی وجہ صرف ملفوظات کی عبارت رہ گئی تھی اور حضرت جھنگوی بھی تو 12 میں سے 5 عبارات کو مس نہ کر سکے۔

الجواب:

سعیدی صاحب جاہل بھی کچھ نہ کچھ سمجھ جاتے ہیں مگر آپ تو لگتے ہیں جہل مرکب کا شکار ہیں کہ آپ ایک گستاخ رسول اشرف سیالوی کا دفاع کرنے کے لیے جھوٹ پر جھوٹ بولے جارہے ہو یا آپ تحریری میدان میں بالکل جاہل ہیں۔ جانے کس رضا خانی نے آپ کو جواب لکھنے کیلئے کہہ دیا ورنہ آپ کا یہ جواب ہی اشرف سیالوی کی گت بنانے کیلئے کافی ہے۔

آپ کے اس جواب میں ہی اشرف سیالوی کی جہالتوں کی داستان چھپی ہوئی ہے جس کو اہل علم پہچان لیں گے۔ جانے آپ ان کے طرفدار بن کے آئے تھے یا دشمن بن کر۔ لگتا تو ایسے ہی ہے کہ آپ ان سے کوئی پرانی عداوت دکھا رہے ہو اور ان کو مزید ذلیل و رسوا کر رہے ہو۔

(i) اشرف سیالوی صاحب نے

(الف) امام الانبیاء علیہ السلام کی نبوت کو وفات کے بعد زوال آگیا (معاذ اللہ) (اور انا غم

(

(ب) فاضل بریلوی ایسے شخص کو کافر نہیں کہتا جو کہتا ہے رسول کو نہ مانو، ملائکہ کو نہ مانو، قیامت

کو نہ مانو اور امام الانبیاء علیہ السلام کو پادری جیسی گالیاں دیتا ہے۔ جو اپنے پیر کو نبی مانتا تھا، اور اپنے پیر پر وحی نازل ہونا مانتا تھا اور اپنے پیر کے نام پر الکھم صلی علی پڑھتا تھا۔

(ملفوظات اعلیٰ حضرت، الکوکبۃ الشہابیہ)

(ج) حضور علیہ السلام کی تمام صفات چاہے وہ ختم نبوت کی صفت ہو چاہے معصومیت کی صفت ہو غوث اعظم میں پائی جاتی ہیں۔ (فتاویٰ افریقہ)

ان تین عبارات کا جواب مناظرے میں بالکل نہ دیا مگر آپ ہیں کے جھوٹ پر جھوٹ بولے جارہے ہیں کہ:

”وقتِ جواب ختم ہونے کی وجہ سے یہ ایک عبارت رہ گئی“

سعیدی صاحب! لگتا ہے آپ نے بھی ضیاء النبی کی طرح یہ جواب بھنگ پی کر لکھا ہے کہ آپ کی عقل بالکل ہی فارغ ہو گئی ہے۔ ورنہ حاشیہ کا جواب بھی بھلا مناظرہ کا جواب تصور کیا جاتا ہے۔ مگر جب آپ جیسے جاہل اکٹھے ہو تو ایسے ہی ہوتا ہے۔ نئی نئی تحقیقات سامنے آتی ہیں۔

(ii) حضرت جھنگوی شہیدؒ نے اشرف سیالوی صاحب کے کیے گئے اعتراضات کا اصولی جواب دیا تھا جو شاید آپ کو نظر نہیں آیا۔

(iii) سیالوی صاحب نے کئی اباحت کو بس ایسے طول دیا جس کا مناظرہ سے کوئی تعلق نہیں بنتا تھا۔ اصل میں سیالوی صاحب کے پاس جب دلائل ختم ہو گئے تھے۔ تب ”المہند“ پر آ گئے کہ اس میں اور پہلی عبارات میں تضاد ہے اس میں کچھ ہے اور دوسری کتب میں کچھ ہے۔ یہ بھی سیالوی صاحب کی علمیت کو چوراہے میں ظاہر کر رہا ہے۔

(iv) چاہیے تو یہ تھا کہ آپ وہ 5 عبارات پیش کرتے جس کے جواب میں حضرت جھنگوی شہیدؒ نے ایک لفظ بھی نہ کہا ہوتا جیسے ہم نے آپ کی 3 عبارات پیش کی ہیں جس کو سیالوی صاحب نے چھوا ہی نہیں۔ مگر آپ نے تو لگتا ہے سیالوی صاحب کو ذلیل کروانے کا ٹھیکہ لیا ہوا ہے۔

بارہواں اعتراض:

اور انا غم کے مصنف نے اپنی عبارت سے رجوع کر لیا تھا۔

الجواب:

یہ ہوئی نہ بات۔ سعیدی صاحب آپ نے تو خود اشرف سیالوی کو گستاخ بنا ڈالا۔

(i) آپ نے اوراقِ غم کی ”زوال“ والی عبارت کو گستاخانہ مان کر کہا کہ ابوالحسنات قادری نے اس سے رجوع کر کے عبارت تبدیل کر لی تھی۔ مگر شاید آپ کے علم میں ہو کہ سیالوی صاحب اسی گستاخانہ عبارت کا دفاع حاشیہ مناظرہ جھنگ میں کیا۔

(حاشیہ مناظرہ جھنگ: جس 221-222)

تو آپ نے تو سیالوی صاحب کو گستاخ مان لیا!!!

اس عبارت پر اعتراض یہ تھا کہ ”جمع صفات کا ذکر کیا ہے کہ غوثِ اعظم میں امام الانبیاء کی جمع صفات آگئیں۔ اس میں امام الانبیاء کا علم آپ کی صفت ہے۔ آپ کی ختم نبوت آپ کی صفت ہے۔ عظمت آپ کی صفت ہے۔ تو کیا یہ تمام صفات آگئیں۔“

(مناظرہ جھنگ: جس 227)

اب اس کا اعتراض تمہارے بقول اتنا ہی آسان تھا تو سیالوی صاحب دو لفظوں میں یوں نہ دے سکے۔ جاہل اور عاجز کیوں رہے۔ تم آ کر ان کی صفائی پیش کر کے ان کو مزید ذلیل واکر رہے ہو۔

(ii) تم نے کہا جمع صفات سے مراد بعض صفات مراد ہیں۔ تو یہ معنی آپ کے اعلیٰ حضرت نے اپنی کتاب میں کیا ہو تو دکھاؤ ورنہ تمہاری یہ تاویل کیسے قبول ہوگی؟ یہ تم لوگوں کا ہی اصول ہے اور اس کو ہم تم پر ہی لاگو کر رہے ہیں۔

بارہواں اعتراض:

سیالوی صاحب انوار شریعت والی عبارت کے پس منظر کا نہیں پتہ تھا اس لیے انہوں نے نظام الدین ملتانی صاحب کو کافر و گستاخ کہہ دیا۔ معتبر اور غیر معتبر یہ معلومات کے دائرہ میں ہے۔ سیالوی صاحب کو ان کا معتبر ہونا معلوم نہ تھا۔

الجواب:

ماشاء اللہ۔ خلیل رانا سعیدی صاحب!

یہ آپ کے مناظر کا حال ہے کہ بے چارہ جاہل کو پتہ ہی نہیں کہ

(i) مناظر اسلام مولوی نظام الدین ملتانی جس کو عبدالحکیم شرف قادری ”رئیس المناظرین“ کا لقب اپنی کتاب ”تذکرہ اکابر اہلسنت“ میں دے کر بریلوی اکابر مان رہا ہے۔

(ii) کتاب انوار شریعت کا پس منظر کیا ہے اور رئیس المناظرین مولوی نظام الدین ملتانی بریلوی کو گستاخ کہہ رہے ہیں۔ حالانکہ انوار شریعت کتاب لے کر اس کا پس منظر اشراف سیالوی صاحب دیکھ سکتے تھے مگر سیالوی صاحب تو حضرت جھنگوی شہیدؒ کے دلائل وبراہین سے اندرونی طور پر بوکھلا چکے تھے اس لئے وہ مناظرے کے اندر اپنے بریلوی مناظر کو بھی گستاخ کہہ گئے۔

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری

یا

جادوہ جو سر چڑھ کر بولے

بارہواں اعتراض:

فتاویٰ افریقہ کی عبارت میں جمع صفات سے مراد وہ صفات ہیں جو منتقل ہو سکتی ہیں بعض ہیں۔

الجواب:

یہ آپ کا دجل ہے کہ اس گستاخانہ عبارت میں آپ بودی تاویل کرنے کی کوشش کر رہے ہو۔ آپ کی تاویل کی یہاں کوئی حیثیت نہیں۔ آپ کے سیالوی صاحب تو اس کا جواب دینے سے جاہل رہے اور آپ آج اٹھ کر اس کا جواب دے رہے ہو۔ سبحان اللہ!!

”جمع“ کا معنی جب آپ کو معلوم نہیں تو یہی ہوگا۔ بہر حال ہم ناظرین کے سامنے فتاویٰ افریقہ کی پوری عبارت رکھتے ہیں اور اس کے بارے قارئین کرام کو ہی کہتے ہیں کہ فیصلہ کریں کہ اس میں گستاخی ہے یا نہیں:

”حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع اپنی جمع صفات جمال و جلال و کمال و انفال کے اُن (شیخ جیلانی) میں متجلی ہیں۔ جس طرح ذاتِ عزت احدیث مع جملہ صفات و نعوت جلالت آمینہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم میں تجلی فرما ہے۔ من رانی فقدرای الحق۔ تعظیم غوثیت عین تعظیم سرکار رسالت ہے۔“ (فتاویٰ افریقہ ص 106)

پھر یہاں کیسے ہو سکتے ہیں۔

(ب) ان الفاظ پر غور کرو جو جواب میں نقل کئے ہیں کہ
”دوبارہ وہ آئے جس نے اپنا کام پورا نہیں کیا پس سوچو کہ افضل کون ہے۔“

(انوار شریعت جلد دوم ص ۵۵)

(ج) سوال نمبر 13 پر بھی غور کرو وہاں تو ایسا جواب نہیں دیا گیا جو پیچھے دیا گیا معلوم
اوتا ہے کہ نظام الدین ملتانی کی یہ اپنی تحقیق ہے۔

(انوار شریعت جلد دوم ص 56)

فرض کسی طرح بھی نظام الدین ملتانی اس گستاخی سے نہیں بچ سکتے۔ آپ لوگ ان کی باطل
تاویلیں کرتے پھر رہے ہو ورنہ مطلب صاف اور ظاہر ہے کہ یہ گستاخانہ عبارت نظام الدین
ملتانی کی تحقیق ہے۔

(د) اس عبارت کا جواب آپ نے نہیں دیا کہ:

ہم نے اشرف سیالوی کی دورنگی ظاہر کی تھی کہ مناظرے میں نظام الدین ملتانی جیسے
رئیس المناظرین کو گستاخ مان لیا۔ گھر آ کر کہا کہ کوئی ہماری گستاخی ثابت نہ کی جاسکی۔ کیوں جی
اس کو کیوں شیر مادر سمجھ کر ہضم کر گئے۔

چودھواں اعتراض:

خواجہ غلام فرید صاحب کو تو آپ کے امیر شریعت صاحب پیر و مرشد مانتے ہیں تو ان پر
کیسے گئے اعتراضات کیسے معتبر ہو سکتے ہیں۔

الجواب:

سعیدی صاحب! آپ کہیں پاگل تو نہیں جو جان بوجھ کر ایسا جاہلانہ جواب دے رہے
ہیں۔ بات سنو!

(i) سیالوی صاحب نے محض جواب نہ آنے کی صورت میں خواجہ غلام فرید صاحب کی
عبارات کا جواب دینے سے انکار کر دیا ورنہ:

(الف) ابولکیم صدیق بانی صاحب نے خواجہ غلام فرید کو اپنا اکابر مان کر فائدہ فرید یہ کا جواب دینے
کی کوشش کی ہے۔ (آئینہ اہلسنت)

مجھے سعیدی صاحب بتاؤ!

کہ جو بھول کر انجان ہوتے ہوئے کسی مسلمان کو گستاخ کہہ دے اور کافر لکھ دے تو اس کو کیا
جائے گا؟

کافر یا مسلمان رہے گا پھر بھی؟

آپ کی کتب میں تو اس کو کافر کہا جائے گا تو سیالوی صاحب بھی تو آپ کے فتوؤں سے کافر
ہوئے اور آپ اس سے توبہ کروانے کی بجائے اس کا دفاع کر کے اس کے گناہ میں شریک
ہو رہے ہیں۔

(ii) سیالوی صاحب کا جاہل ہونے آپ نے ظاہر کر دیا۔ پھر آپ نے اپنی طرف سے
جواب دینے کی کوشش کی۔

آپ نے کہا کہ یہ جواب مرزائیوں کو الزامی جواب دیا گیا مگر آپ کے ابولکیم صدیق فانی صاحب
کہتے ہیں کہ:

”مولانا نظام الدین ملتانی نے یہ الفاظ کسی عیسائی کے رد میں ذکر کیے ہیں۔“

(آئینہ اہلسنت ص 394)

پہلے تو گھر میں ہی طے کر لو کہ کس کو الزامی جواب دیا ہے؟ جھوٹ کے بھی کوئی
ہوتے ہیں بھلا؟

(iii) الزامی جواب پر بھی گزارشات سن لو، آپ نے کہا کہ مرزائی کو جواب دیے جا رہے
ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ:

(الف) الزامی جواب سے پہلے تحقیقی جواب دینا چاہیے نہ کہ الزامی جواب دے کر حضرت عیسیٰ
علیہ السلام کی توہین میں وہ الفاظ لکھ دیے جائے جن کو مسلمان بولتے ہوئے ہزار بار سوچے گا اور
بعد میں توبہ توبہ کرے گا۔

(ب) الزامی جواب میں بعد میں استغفر اللہ توبہ توبہ کرنی چاہئے جو کہ انوار شریعت میں بالکل
نہیں ہے۔

(ج) یہ الزامی جواب نظر ہی نہیں آتا آپ پوری عبارت کو پڑھ لیں اندازہ ہو جائے گا۔

کیونکہ اوپر بھی ایسے ہی سوال ہوئے ان میں الزامی جواب میں ایسے توہین آمیز جملے نہ کہے گئے

اس کا جواب معترض صاحب آپ نے بالکل نہ دیا۔ پھر ذرا ایک بات پر اور غور کرو
(ii) حضرت جھنگوی شہیدؒ نے فوائد فریدیہ سے اعتراض کیا تھا کہ لا الہ الا جنت
رسول للہ (فوائد فریدیہ)

اس کے جواب میں اشرف سیالوی صاحب نے جو کہا اس کو سن کر اپنے سر کو پیٹنے یا اشرف سیالوی
کی جہالت کا روناروئے کہ:

”اگر ایسی عبارتیں ہمارے اکابر سے منقول ہیں تو یہ مثالیں تو آپ کے ہاں بھی
موجود ہیں یہ مولانا اشرف علی تھانوی صاحب کا رسالہ الامداد جو 35ء کا چھپا ہوا
ہے۔“

(مناظرہ جھنگ: ص 229)

اب دیکھو سیالوی صاحب الامداد پر ہونے والے بریلوی اعتراض کا جواب فوائد
فریدیہ کو مان رہا ہے۔ حالانکہ باقی بریلوی اکابرین یہ جواب قبول نہیں کرتے بلکہ مفتی اقتدار احمد
خان نیسی گجراتی اس کلمہ کو جھوٹا حوالہ کہتے ہیں۔ (تقیدات علی مطبوعات)

اب آپ نے یہاں سیالوی صاحب کی جہالت کو خود واضح کر دیا بلکہ اب تو سیالوی
صاحب کی حماقتیں خود آپ کے گھر میں ہی مسلم ہو چکی ہیں۔
پندرھواں اعتراض:

جاء الحق کی عبارات کا جواب خود مناظرہ میں سیالوی صاحب نے دے دیا تھا۔ پھر پیر
نصیر الدین نصیر سیالوی تو بے چارہ مغضوب قسم کا بندہ ہے کہ 40 منٹ کی تقریر کو 6 سات گھنٹے کا
مناظرہ کہہ رہا ہے۔ اس کو کیا پتہ جس کو مناظرہ کا وقت تک صحیح معلوم نہیں۔
الجواب:

جناب حافظ اسلم صاحب کے پمفلٹ کے صفحہ ۳ اور ۴ جس میں جاء الحق کی اس عبارت
پر تفصیلی گفتگو تھی:

(i) آپ نے ان عبارات کا تو کوئی جواب نہیں دیا اور کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے
سیالوی صاحب کا گند صاف کرنے کی کوشش کی جس میں آپ بری طرح ناکام رہے ہیں۔ آپ
ان کا جواب دیں پھر ہم اس کا بھی تفصیلی جواب دینگے جس میں آپ سیالوی صاحب کو جاہل بنا کر

ان عبارات کی صفائی پیش کریں گے۔

(ii) پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی نے چونکہ حق بات کی ہے اور آپ جیسے لوگ حق بات کو کہاں
بول کرتے ہیں بلکہ اس کے خلاف گز جتنی زبان نکالتے ہو۔ اس لئے آپ نے ان کو گمراہ اور
مغضوب کہا ہے۔

(iii) پیر گولڑوی صاحب نے مناظرہ کا وقت بتایا ہے تقریر کا وقت نہیں۔ مگر آپ جیسے جاہل
کہاں سمجھ سکتے ہیں۔ مناظرہ کا ٹائم تقریباً سات گھنٹے کے قریب ہی جا پڑتا ہے۔ ۶ گھنٹے تو مناظرہ
ہوتا رہا۔ مناظرہ سے پہلے کچھ تمہیدی گفتگو متصفین سے متعلق ہوئی اس وقت کو بھی اگر شامل کر لیا
جائے۔ درمیان میں جو تھوڑی سی تلخ کلامی ہوئی اس وقت کو شامل کر لیا جائے تو تقریباً سات گھنٹے
تک کا ٹائم ہو جاتا ہے۔ تو پیر صاحب پر غصہ ہونے سے پہلے اپنی عقل کو ہاتھ مارو۔ آپ جیسے
جاہل بریلوی ملاؤں کا تو یہ حال ہے کہ چھ یا سات گھنٹے کے مناظرہ کا ٹائم ساڑھے چار گھنٹے کا
وقت بتاتے ہو۔ (الفاظ الاذہان۔ مطبوعہ سائلنگہل)

پیر صاحب نے اشرف سیالوی کی جہالت کو واضح کیا ہے مگر آپ کو بڑی تکلیف ہوئی
ہے۔

(iv) پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی کو عبدالحکیم شرف قادری نے قرون اولیٰ کی یاد تازہ کرنے والا
ثابت کیا ہے۔ (نور نور چہرے)

(v) پیر نصیر گولڑوی پر ایک کتاب ”نذر نصیر گیلانی“ آئی ہے۔ جس میں بڑے جید بریلوی
حضرات کے علاوہ فیصل آباد کے مدرسہ کے مہتمم کی تائید و توثیق موجود ہے۔

(vi) حیات غزالی زمان والا حوالہ بھی آپ شیر مادر سمجھ کر پی گئے جس میں پیر نصیر الدین
گولڑوی کو معتبر بریلوی عالم مانا گیا ہے۔

سولھواں اعتراض:

اجمل العلماء نے خود بھی تو ایک مسئلے کے علاوہ کئی اختلافی اور نزاعی مسائل نقل کیے
ہیں (رد شہاب ثاقب) ’بہی‘ حصر اضافی ہے حصر حقیقی نہیں ہے۔

الجواب:

معترض صاحب! آپ تو سیالوی صاحب کی جہالتوں کو واضح کرنے پر لگ گئے ہو۔

سیالوی آج ہری طرح ذلیل و رسوا ہو رہا ہے تو بجا ہوگا۔ علمائے اہلسنت کے خلاف نکلنے والی زبان کے خلاف آج خود ان کے گھر سے کھڑے ہو کر ان کو گستاخ کہہ رہے ہیں۔ یہ ہے علمائے اہلسنت دیوبند کی اصل اور شاندار فتح۔

اشرف سیالوی کو سیال شریف سے ایسے ہی تو نہیں نکالا گیا، کچھ تو راز تھا جسکی آج پردہ داری ہے۔ پیر نصیر الدین نصیر گولڑوی صاحب اس کا پردہ فاش کرنے والے تھے مگر وہ اس دنیا سے چلے گئے اب کوئی اور اٹھ کر اس راز کو کھولے گا۔ انشاء اللہ۔ اگر بقول تمہارے راضی ہو گئے تھے تو بتاؤ حمید الدین سیالوی صاحب آج بھی زندہ ہیں جو کہتے ہیں کہ اشرف سیالوی کا سیال شریف سے کوئی تعلق نہیں۔

آٹھارہواں اعتراض :

”مولانا“ جو کہا جاتا ہے وہ نام کا جزمان کر کہا جاتا ہے اور یہ کفر نہیں بنتا۔

الجواب:

واہ سبحان اللہ! آج اعلیٰ حضرت کا لکھا گند دھونے کیلئے پتہ نہیں کون کون سے دھوکے اور دجل دینے کیلئے تحریر کرنے بیٹھ گئے ہو۔ سعیدی صاحب! ذرا بتانا کہ: کیا آپ کے اعلیٰ حضرت نے یہ قید لگائی تھی کہ جو کسی دیوبندی کو مولانا نام کے ساتھ جزمان کر کہے گا وہ کافر نہیں اور باقی کافر ہیں؟ اگر نہیں تو آپ کی تاویل باطل ورنہ کہو کہ یہ اعلیٰ حضرت نے چبل ماری تھی۔ اعلیٰ حضرت چبل بنا چیل تھے جو یہ فتویٰ دے گئے۔ جیسے آپ کے ارشد القادری صاحب احمد رضا خان صاحب پر تنقید کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

”اب آپ ہی بتائیے! میں اپنی مظلومی کی فریاد کہاں لے جاؤں؟ ایک عربی مدرسہ کے فاضل کو میں نے مولوی، مولانا اور ملا کہہ دیا تو میرے لئے کفر اور ارتداد کا فتویٰ ہے۔“

(ذریعہ برص: 293)

آگے مزید تنقید کا نشانہ احمد رضا کو بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:

”مصنف کو اگر یہ معلوم ہوتا کہ مولوی، مولانا، ملا، یہ الفاظ اسلام و ایمان کی سند کے طور پر استعمال نہیں کئے جاتے بلکہ ایک ٹائٹل ہے جو ایک مخصوص فن کی

(i) مجھے بتاؤ سیالوی صاحب نے جو اجمل العلماء بریلوی کا انکار کیا کہ:

”اور پھر اجمل العلماء کی بات کر رہے ہیں کہ انہوں نے فرما دیا ہے اور کوئی جھگڑا ہی نہیں صرف یہ جھگڑا ہے۔ اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب ان عبارات پر گرفت کریں اور کوئی اجمل شاہ صاحب اس کے مقابلے میں یہ کہے، اور کوئی جھگڑا ہی نہیں ہے صرف یہ جھگڑا ہے۔“

(مناظرہ جھنگ: ص 245)

بتاؤ اشرف سیالوی نے تو جہالت سے اس کا بالکل ہی انکار کر دیا اور اس کو بہت شدت سے رد کیا۔ اب آپ اشرف سیالوی کی جہالت کو عام کرانے کیلئے کھڑے ہو گئے ہیں۔

(ii) رہی یہ بحث مفتی اجمل نے ’ہی‘ حصر اضافی کیلئے لکھا یا حصر حقیقی کیلئے، یہ اس وقت قابل غور نہیں۔ بات ہے تو اس کی کہ اشرف سیالوی نے مفتی اجمل سنبھلی کا انکار کیا اور دشہاب ثاقب کو رد کیا۔ یا تو کہو یہ اشرف سیالوی کی جہالت تھی کہ اس نے ایسا کیا ہماری بات ٹھیک ہے اشرف سیالوی کی غلط۔

سترہواں اعتراض:

خواجہ قمر الدین سیالوی نے اشرف سیالوی کو مغضوب، ظالم، فضول کلام لکھنے والا مناظرہ جھنگ سے پہلے کہا تھا۔

الجواب:

عقل سے بالکل پیدل نظر آتے ہو معترض صاحب!

ورنہ ہم نے ”سیالوی صاحب پر ایک نظر“ محض اشرف سیالوی کی علمی اور فکری حیثیت ان کے اپنے گھر سے دکھانے کی کوشش کی تھی۔ کہ جس کو گھر میں کوئی نہیں پوچھتا وہ مناظرہ کر رہا ہے۔ اور مناظرہ جھنگ کے بعد تو:

(الف) امیر عزیمت حضرت جھنگوی شہید کو بڑا مقام ملا اپنوں اور غیروں سب نے ہی سراہا۔ آج دنیا پاکستان اور جھنگ حضرت جھنگوی شہید کے نام سے یاد کرتی ہے اور پہچانتی ہے۔

(ب) اشرف سیالوی کو گستاخ غوث اعظم، گستاخ رسول، گستاخ اعلیٰ حضرت جہنمی نہ جانے کیا کیا کہا جانے لگا۔ اگر کہا جائے کہ یہ حضرت جھنگوی شہید کی کرامت تھی کہ مولوی اشرف

تکمیل کے بعد لوگوں کو ملا کرتا ہے تو وہ ایسی بچی بات ہرگز منہ سے نہیں نکالتے،
(ایضاً: 294)

سچ ہی کہا ہے کہنے والوں نے کہ بینی تعلیم ثم تکلم بیٹے! پہلے سیکھو اس کے بعد زبان کھولو یا قلم اٹھاؤ۔ کیوں معترض صاحب کچھ عقل ٹھکانے آئی؟ آپ کا جواب تو آپ کے رئیس اشرار ارشد القادری صاحب نے ہی رد کر دیا۔ اب آپ اعلیٰ حضرت کے ہم عقیدہ نہ رہے لہذا معترض صاحب آپ کا فر ہو گئے (الصوارم الہندیہ، فتاویٰ صدر الافاضل)

ایک بات یہاں پر کرتا جاؤں آپ نے ذق انک انت العریز الکریم آیت نقل کی۔ مگر آپ کے مفتی مصطفیٰ رضا خان نے اس کو بدل کر یوں تحریفاً لکھ کر اس آیت کا مذاق بنانے کی کوشش کی:

”ذق انک انت الاشرف الرشید“ (وقعات السنان ص: 27)

نوٹ:

۱۔ آخر میں جو آپ مفتی اقتدار کو بریلویت سے نکال چکے، کرنل انور کو رافضی، اور مفتی محمود ساقی وغیرہم کو غیر معتبر قرار دے چکے، طاہر القادری کی صلح کل بتا چکے، پیر نصیر الدین گولڑی کو مغلوب الغضب بتا چکے۔ اشرف سیالوی کے اوپر تنقید کرتے ہوئے سعیدی صاحب آپ خود اس کی جدید باتوں کو نقل کر کے گستاخ تو مان ہی چکے ہو۔ اب آپ کو چاہئے تھا کہ اس کے بارے میں بریلویوں کا متفقہ فیصلہ نقل کرتے کہ سیالوی صاحب اب بریلوی نہیں رہے۔

۲۔ آپ مولوی محبوب علی قادری کا فتویٰ جو سیالوی صاحب پر کفر کا فتویٰ لگ رہا تھا، کو شیر مادر سمجھ کر پی گئے۔ ان کا جواب کیوں نہ دیا؟۔ طاہر القادری نے معافی مانگی یہ تو ہم نے آپ کو آئینہ کا یہ رخ بھی دکھانا چاہا ہے۔

۳۔ اشرف سیالوی کے خلاف جو کتب سامنے آرہی ہیں ان میں اشرف سیالوی کو
(i) سلوی
(ii) جہنمی

(iii) توہین نبوت کرنے والا

(iv) نبی علیہ السلام کے ساتھ مخوس تشبیہ دینے والا

(v) گستاخ غوث اعظم

(vi) گستاخ رسول

(vii) کلام فتوح کو کلام باطل کہنے والا

(viii) اللہ پاک کی توہین کرنے والا (لطمۃ الغیب، نبوت مصطفیٰ، تجلیات علمی، تحقیقات)

۴۔ سیالوی صاحب خاص و عام میں بدنام ہو چکے ہیں جو الزام تم ہم پر باندھ رہے اس کو سیالوی صاحب کی کتاب میں مان لیا گیا کہ ہم اصل میں بدنام ہو گئے۔ (تحقیقات)

اہلسنت وجماعت کا انشاء اللہ بول بالا ہونا ہے اور باطل کا زور ٹوٹ رہا ہے۔ بریلویت اس وقت دم توڑ رہی ہے۔

۵۔ تراجم پر اعتراضات کرنے سے پہلے یاد رکھو کہ آپ کی جید بریلوی تقاسیر اور کتب میں بھی اللہ کیلئے ”مکر“ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ تو کیا آپ ان کو بھی تنقید کا نشانہ بناؤ گے؟ یا اپنا سمجھ کر چھوڑ دو گے۔

۶۔ ”سیالوی صاحب کی دورنگی“ کا جواب دینے سے بھی آپ بالکل عاجز رہے، اس پر بھی اشرف سیالوی صاحب کی جہالت دکھا کر بریلوی دشمن ہونے کا ثبوت دیں۔

۷۔ منصفین کی جانبداری والا موضوع بھی آپ شیر مادر سمجھ کر پی گئے۔ براہ کرم یہ جواب تو دیں ایسا نہ کریں معترض صاحب!!

۸۔ جاء الحق والی عبارات پر جو بحث ہے براہ کرم اس کا جواب بھی دیں۔ آپ نے یہ جواب بھی نہ دیا۔

۹۔ اشرف سیالوی نے نبی علیہ السلام اور شیطان کا علم برابر مانا ہے۔ اس پر کفر کا فتویٰ نظام الدین ملتانی نے لگایا تھا۔ کیا خوب ہے مناظرہ میں اشرف سیالوی نے نظام الدین کو گستاخ کہا اور ادھر بے چارے پر فتویٰ نظام الدین کا کفر کا فتویٰ بھی لگ گیا۔ آپ نے اس کو جواب بھی نہ دیا براہ کرم اس کا بھی جواب تو دیں۔

۱۰۔ مفتی اسلم علوی رضوی کو معتبر نہیں مانتے اس کا جواب تو ضرور دیں۔

آپ نے سعیدی صاحب امیر شریعت پر اعتراضات والے اپنے مضمون میں عبد الستار خان

چور مچائے شور

ساجد خاں نقشبندی

www.RazaKhaniMazhab.com

اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث قدسی ہے کہ من عاد لی ولیا فقد اذنتہ بالحرب جو میرے کسی ولی سے دشمنی اختیار کرے میں اس کے خلاف اعلان جنگ کرتا ہوں۔ علامہ اشرف سیالوی بریلوی نے جب ۱۹۷۹ء سے اکابر علمائے دیوبند جو اللہ کے کامل اولیاء ہیں کے خلاف سرکاری سرپرستی میں سب و شتم کا رویہ اپنایا تو اللہ نے اس آدمی کو دنیا بھر کے سامنے ذلیل و رسوا کر رکھ دیا۔ ایسا رسوا کہ کل تک جو لوگ فاتح مناظرہ جھنگ، اشرف العلماء، استاذ العلماء، مناظر اسلام کہتے نہ تھے آج وہی علامہ صاحب کی پکڑی بیچ بازار اچھا رہے ہیں۔ کیا یہ حضرت جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ اور اکابر علماء دیوبند کی زندہ جاوید کرامت نہیں کہ علامہ صاحب جن کو گستاخ ثابت کرنے کیلئے میدان مناظرہ میں اترے اسے تو دنیا ہی میں شہادت کا رتبہ مل گیا آج ہر خواص و عام اس کے گن گار رہا ہے خود بریلوی تسلیم کر رہے ہیں کہ ہمارے نوجوان اپنا مسلک چھوڑ کر جھنگوی کے مشن کو اپنا رہے ہیں مگر دوسری طرف علامہ اشرف سیالوی صاحب پر خود ان کے گھر کے لوگوں نے جو فتوے لگائے اور جس طرح ان کے جبہ و دستار کو تار تار کیا اگر ان کے چھترؤں کو جمع کیا جائے تو ایک مستقل کتاب بن سکتی ہے بلکہ خود بریلویوں نے مستقل کتابیں لکھ کر شائع بھی کر دی ہیں۔ چند فتوے تو آپ ماقبل میں ایک مضمون ”فتح مبین یا شکست مہین“ کی صورت میں پڑھ چکے ہیں۔ اپنوں کی اس بے وفائی پر اشرف سیالوی صاحب بھی ان الفاظ میں چیخ پڑے:

”الحاصل بندہ کا موجودہ جملہ مدعیان علم و فضل اور مقررین و واعظین (الامشاء

اللہ) کے بارے میں یہ تاثر پختہ ہو گیا ہے کہ یہ حضرات علم و دانش اور مطالعہ کتب نبی کے دشمن ہیں، کسی ہم مسلک اور ہم مذہب عالم کے ساتھ نہ ان کو ہمدردی ہے اور نہ محبت و الفت؟ یہ لوگ نہ کسی کے حق میں اخلاص و حسن ظن سے کام لینے کو تیار ہیں نہ کسی کو اپنا سمجھ کر راضی ہیں، بلکہ بغض و حسد، عناد اور کینہ پروری کا مجسمہ ہیں۔ کسی گروے کو سنبھالنے کے بجائے اسے مزید نیچے دھکیلنے کے درپے ہیں، اگر لوگ کسی کو عزت و توقیر کی نظر سے دیکھیں تو یہ حضرات گھاگھ دشمن کی

طرح اس پر حملہ آور ہونے کیلئے صرف موقع کی تلاش میں ہی نہیں رہیں گے بلکہ اس کا خیر کیلئے گھناؤنی اور بھیانک تدبیریں بھی خوب خوب سوچیں گے۔ اور یہ قطعاً نہیں سوچیں گے کہ اپنے بغض و عناد کی آگ بجھانے کیلئے ہم اپنے دین و مذہب کے خرمن کو بھی کس قدر زرا آتش کر رہے ہیں۔

(تحقیقات: ص ۵۷۔ جامعہ غوثیہ مہریہ منیر الاسلام سرگودھا)

سیالوی صاحب ہم تو عرصہ دراز سے آپ کے مسلک والوں کے متعلق یہی کہتے ہوئے آرہے ہیں افسوس کہ آپ نے یہ تلخ حقیقت اس وقت قبول کی جب اپنے مسلک کے لوگوں کا یہ گند خود آپ کو گندہ کرنے لگا مگر سیالوی صاحب ہم کہتے ہیں کہ اپنے ہی لوگوں کو کھری کھری سنانے کے بجائے کاش کچھ دیر اپنے گریبان میں جھانک کر دیکھ لیتے کہ آخر ماضی میں مجھ سے ایسا کونسا گناہ سرزد ہو گیا ہے کہ کل تک عشق رسالت کے نام پر جو آگ میں لگاتا بھائی کو بھائی سے جدا کرتا بیٹے کو باپ سے لڑاتا ہائے آج وہی آگ میرے آشیائ کو جلا رہی ہے۔ قارئین کرام الحمد للہ بندہ ڈکنے کی چوٹ پر کہتا ہے کہ واللہ تاللہ باللہ یہ علمائے دیوبند کی زندہ جاوید کرامت ہے کہ جس نے بھی ان پر دشنام طرازیں کیں ان پر فتوے لگائے اللہ نے مرنے سے پہلے خود اسے اپنے ہی فتووں میں ایسا جکڑا کہ اب نہ نگلنے کو بنتی ہے نہ اگلنے کو فقیر پہلے بھی اس موضوع پر بہت کچھ لکھ چکا ہے اور اب بھی ببا نگ دہل کہتا ہوں کہ جو کوئی رضا خانی پیشہ ور ملا اکابر علمائے دیوبند پر کسی بھی قسم کا الزام لگائے تو فقیر انشاء اللہ ثابت کرے گا کہ الزام لگانے والا خود سب سے پہلے اس الزام میں ملزم ہے۔ آج کا میرا موضوع بھی یہی ہے چونکہ اشرف سیالوی نے مناظرہ جھنگ میں یہ دعویٰ کیا تھا کہ معاذ اللہ علماء دیوبند گستاخ ہیں اس لئے فقیر آج ثابت کرے گا کہ گستاخ علمائے دیوبند نہیں بلکہ اشرف سیالوی اور اس کے گھر کے لوگ ہیں جنہوں نے ”چور مچائے شور“ کے محاورے پر پوری طرح کار بند ہو کر اپنے گھر کی غلاظتوں پر پردہ ڈالنے کیلئے دوسروں پر یہ الزام تراشیاں شروع کر دیں کہ تمہارے گھر سے بدبو آتی ہے۔ سو ملاحظہ ہوں اس سلسلے میں چند حوالے:

سیالوی صاحب کا نبی ﷺ کیلئے علم غیب ذاتی کا دعویٰ

سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”بیز تعلیم کا مطاوع اور لازم علم ہے جب تعلیم احکام شرع اور علم غیب کی ثابت

ہو جائے تو خود علم الاحکام اور علم الغیب بھی ثابت ہو جائے گا، ارشاد خداوند تبارک وتعالیٰ ہے وعلکم ما لم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما اور ما لم تکن تعلم میں عموم کے اعتبار سے بھی اور تصریح مفسرین کے مطابق بھی احکام شرع داخل ہیں لہذا انہیں کی تعلیم اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور تعلیم خداوندی ہر علم کا مرتب نہ ہونا محال لہذا حضور اکرم ﷺ کیلئے علم الاحکام اور علم الغیب کا حصول واجب ولازم ٹھہرا۔

(تنویر الابصار: ص ۱۰۰ ضیاء القرآن پبلیکیشنز)
یہاں سیالوی صاحب نے صراحتاً نبی کریم ﷺ کیلئے ”علم الغیب“ کے الفاظ استعمال کئے علم مضاف اور الغیب مضاف الیہ ہے۔ اب ذرا مولوی احمد رضا خان صاحب قارونی (قارونی اس لئے کہا کہ احمد رضا خان صاحب کاتب ”قارون“ سے جا کر ملتا ہے مطالبہ پر ثبوت ہمارے ذمہ) کا اصول بھی ملاحظہ فرمائیں:

”علم غیب جب مطلق بولا جائے خصوصاً جب غیب کی طرف مضاف ہو تو اس سے مراد علم ذاتی ہوتا ہے۔“

(ملفوظات: حصہ سوم: ص ۲۸۳۔ اکبریک یلز لاہور)
اور علم ذاتی کا عقیدہ رکھنے والے کے متعلق احمد رضا خان قارونی کا کیا عقیدہ ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں:

”علم ذاتی اللہ عز وجل سے خاص ہے اس کے غیر کیلئے محال جو اس میں سے کوئی چیز اگرچہ ایک ذرہ کمتر سے کمتر غیر خدا کیلئے مانے وہ یقیناً کافر و مشرک ہے۔“

(خالص الاعتقاد: ص ۱۰۰ حامد اینڈ کمپنی لاہور)

سیالوی نے علم کو غیب کی طرف مضاف کیا، ظاہر ہے کہ سیالوی کوئی جاہل تو ہے نہیں اس نے اسی عقیدے کی بنیاد پر یہ اضافت کی ہوگی کہ وہ نبی کریم ﷺ کیلئے علم غیب ذاتی کا معتقد ہے اور یوں اپنے ہی مسلک کے مدون کے قارونی فتوے کی نیچے دب گیا۔

سیالوی کا مسلک اہل السنۃ سے کوئی تعلق نہیں
سیالوی لکھتا ہے کہ:

”مسلک اہل سنت والجماعت کی کامیاب ترجمانی پر بندہ کو مبارک باد دی گئی۔“

(تنویر الابصار: ص ۸)

اسی طرح ایک اور کتاب میں لکھتا ہے کہ:

”اہل سنت والجماعت نبی مکرم ﷺ۔۔۔۔۔“ (تحقیقات: ص ۲۹۳)

سیالوی صاحب نے اہل السنۃ والجماعۃ کی جگہ ”اہل سنت والجماعت“ لکھا اب اس پر فتویٰ کیا لگتا ہے تو ملاحظہ فرمائیں میلی صاحب کی گولہ باری:

”ناشر نے اپنے عرض حال میں کیا لکھا ہے علماء اہل سنت والجماعت یہ والجماعت کیا ہے؟ کس قاعدہ کس قرینہ پر ہے؟ یا تو اہل سنت وجماعت ہوتا یا اہل السنۃ والجماعت ہوتا مگر چونکہ ان کا اہلسنت وجماعت سے کوئی تعلق نہیں لہذا اہلسنت وجماعت لکھنے میں بھی بھٹک جاتے ہیں۔“

(مناظرہ بریلی: ص ۱۷۰ مکتبہ سعید فیصل آباد)

معلوم ہوا کہ سیالوی صاحب کا بھی اہل سنت وجماعت سے کوئی تعلق نہیں اسی لئے تو اہل سنت وجماعت لکھنے میں بھٹک گیا۔

سیالوی صاحب کی طرف سے خدا کی توہین

سیالوی لکھتا ہے کہ:

”بندہ نے کہا تم مسجد میں بیٹھے ہو خدا مصطفیٰ کو حاضر ناظر سمجھ کر پوری ایمانداری اور دیانت داری سے فیصلہ کر دو۔“ (تنویر الابصار: ص ۸)

یہاں اس نے رب تعالیٰ کو حاضر ناظر کہا اب ملاحظہ فرمائیں کہ احمد رضا خان کیا فتویٰ دیتا ہے:

”اللہ عز وجل شہید و بصیر ہے اسے حاضر ناظر نہ کہنا چاہئے۔“

(کفر یہ کلمات کے بارے میں سوال و جواب: ص ۵۷۲۔ مکتبۃ المدینہ کراچی)

ظفر الدین بہاری لکھتا ہے کہ:

”حاضر ناظر سرے سے صفات الہیہ سے نہیں اور نہ ان کا اطلاق اللہ پر جائز۔“

(فتاویٰ ملک العلماء: ص ۲۹۷)

احمد رضا خان اس لفظ کا اطلاق اللہ پر جائز نہیں سمجھتا اور سیالوی سمجھتا ہے تو سیالوی احمد رضا خان کا ہم عقیدہ نہ رہا اور جو احمد رضا خان کا ہم عقیدہ نہ ہو بریلوی اس کو کافر کہتے ہیں۔ (فتاویٰ صدر

حضور ﷺ کو بشر ماننا

سیالوی لکھتا ہے کہ:

” (بریلوی) حضور ﷺ کو نہ فرشتہ مانتے ہیں نہ جن اور نہ ہی عورت تسلیم کرتے ہیں بلکہ ظاہری لحاظ سے بشر مانتے ہیں۔“

(تذویر الا:۔ ص ۱۳)

جبکہ سیالوی صاحب کے مسلک کے حکیم ائمہ بریلویہ احمد یار گجراتی صاحب فتویٰ دیتے ہیں کہ:

”ان کو بشر ماننا ایمان نہیں۔“ (تفسیر نعیمی: ص ۱۰۰-ج ۱)

جب بشر ماننا ایمان نہیں تو ظاہر ہے بشر ماننا بے ایمانی ہوگی مگر سیالوی صاحب اس بے ایمانی کو اپنے مسلک کا ایمان بتا رہے ہیں؟ ایں چہ بواجبی است؟

اسی طرح مولوی عمر اچھروی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”نبی اللہ کو بشر کہنا اور نبی اللہ کی حقیقت انسانی کو بیان کرنا یہ سنت ملائکہ نہیں بلکہ سنت ابلیسی ہے۔“

(مقیاس النور: ص ۱۹۵۔ مکتبہ سلطانیہ لاہور)

معلوم ہوا کہ سیالوی ابلیسی مشن پر کاربند ہے اور ابلیس کا چیلہ ہے۔

سیالوی کا نبی ﷺ کو اپنے جیسا بشر کہنا

سیالوی لکھتا ہے کہ:

”اے کفار تمہارا یہ مطالبہ بے جا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہماری ہدایت اور اصلاح مقصود ہوتی تو کسی فرشتے کو ہمارے پاس نبی اور رسول بنا کر بھیجتا ضروری تھا کہ ایک ہمارے جیسے بشر اور انسان کو ہمارے لئے نبی اور رسول بنایا جاتا کیونکہ نبی اور امت میں مناسبت ضروری ہوتی ہے۔“

(تحقیقات: ص ۹۱)

یہاں سیالوی نے ”نبی ﷺ کو اپنا جیسا بشر“ مانا ہے اب دیکھیں کہ وہ کن کن فتوؤں کے گھاٹ

اترتے ہیں:

”فرعون اور فرعونوں نے دونوں کو بشرین مثلنا کہا تو غرق ہو گئے اگر کوئی اور کہے گا تو عذاب الہی سے کیسے بچ سکے گا۔“

(مقیاس النور: ص ۲۰۹)

مزید لکھتا ہے کہ:

”بشر مثلکم کہنے والے آدمی ظالم اور مصطفیٰ ﷺ سے بے خبر ہیں۔“

(مقیاس النور: ص ۲۱۱)

(عمر اچھروی صاحب خود بھی تو یہ عبارت لکھتے ہوئے بشر مثلکم کہہ گئے اور جو جو بریلوی میرا یہ مضمون پڑھا رہا اور بشر مثلکم پڑھ رہا وہ نبی ﷺ کو بشر مثلکم کہہ کر ظلم کا ارتکاب کر رہا ہے) مزید لکھتا ہے کہ:

”میرے پیارے محبوب مصطفیٰ نبی اللہ نور اللہ کو بشر کہا ہے اس لئے تیرے بشر کو ہی یعنی چمڑے کو ہی دوزخ کی آگ سے جھلساؤں گا یہ فیصلہ خداوندی ابھی سے ہو گیا۔ مصطفیٰ ﷺ کو بشر کہنے والا تم بھی اس عذاب الہی سے ڈرو اور بشر کہہ کر اپنے چمڑے کو نہ جھلساؤ۔“ (مقیاس النور: ص ۲۱۳)

معلوم ہوا کہ اشرف سیالوی:

(۱) عذاب الہی کا مستحق ہے۔

(۲) ظالم اور مصطفیٰ ﷺ سے بے خبر ہے

(۳) سیالوی کی چمڑی جہنم میں جلے گی۔

سیالوی جاہل احمق ہے

سیالوی لکھتا ہے کہ:

”ابو جہل، ابولہب، فرعون، نمرود، شداد وغیرہ نے بھی۔“ (تحقیقات: ص ۸۸)

یہاں سیالوی نے جمع کیلئے ”وغیرہ“ یعنی واحد کی ضمیر استعمال کی اب حسن علی رضوی میلسی کا فتویٰ بھی ملاحظہ فرمائیں:

”یوسف رحمانی صرف دو مولویوں کیلئے وغیرہم بھیجی جمع لکھا حالانکہ ایک مبتدی طالب علم بھی جانتا ہے کہ دو کیلئے ”ہما“ استعمال ہوتا ہے (وغیرہا) نہ کہ ”ہم“ (وغیرہم) یعنی اس جاہل دیوبندی مناظر اسلام کو تشنیہ اور جمع کا فرق بھی معلوم نہیں اور اس جہالت و حماقت کے بل بوتے پر تکفیری افسانے کا جواب لکھتے بیٹھ گیا۔“ (برق آسانی: ص ۱۹)

گو اشرف سیالوی جاہل کو جمع اور واحد کی ضمیر کا پتہ نہیں اور اس جہالت اور حماقت کے بل بوتے پر یہ نام نہاد مناظر اسلام بن کر علمائے دیوبند سے مناظرے کرتا ہے۔

سیالوی کی طرف سے نبی ﷺ کی توہین

سیالوی صاحب علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ:

”جب آنحضرت ﷺ کے بعض نبی بھائی“۔ (تحقیقات: ص ۳۱۱)

یہاں سیالوی بعض انبیاء کو نبی ﷺ کا ”بھائی“ تسلیم کیا ہے۔ اب ملاحظہ ہو کہ سیالوی اپنے ہی بیٹے کے فتوؤں کی زد میں کس طرح آتا ہے چنانچہ نصیر الدین سیالوی لکھتا ہے کہ:

”ان کو بھائی کہہ کر اس خدا داد بلند و بالا مقام سے ان کو گرانا لازم آئے گا یا اپنے آپ کو اس بلند و بالا مقام تک پہنچانا لازم آئے گا اور یہ امور ناجائز و ناروا اور ناقابل برداشت ہیں۔ بوجہ اولاد آدم ہونے کے بھائی کہا جائے تو جب باپ دادے اور کسی عمر رسیدہ شخص کیلئے یہ لفظ استعمال کرنا بے ادبی اور گستاخی ہے اور اس کی ابوت وغیرہ والی فضیلت اور برتری کا انکار ہے تو رسل عظام انبیاء کرام علیہم السلام کے حق میں یہ الفاظ کیسے عین اسلام اور جان ایمان قرار پائیں گے۔“

(عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ: حصہ اول: ص ۹۳۔ مکتبہ غوثیہ کراچی)

سیالوی ضال و مضل کی گستاخی

”اشرکت لیحبطن عملک اگر آپ نے شرک کیا تو تمہارے سارے اعمال خیر بیکار اور برباد ہو جائیں گے۔“

(تنویر الابصار: ص ۱۵۵)

لسن کا لفظ اصل کتاب میں نہیں اب ملاحظہ فرمائیں کہ اس بد قسمت پر اب کی بار خود اس کے اپنے لہجہ کا کیا فتویٰ لگتا ہے وہ اس آیت کا اس قسم کا ترجمہ کرنے پر یہ فتویٰ دیتا ہے کہ:

”عام ذہن رکھنے والے لوگ جو علمی مقام نہیں رکھتے، تفاسیر کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتے وہ اسی قسم کے تراجم کو دیکھ کر، ایسی آیات کا سہارا لے کر خود تو بھٹک جاتے ہیں لیکن دوسروں کو بھی بھٹکاتے رہتے ہیں اور یہی اردو تراجم دیکھ کر جہل مرکب کے مصداق علیت کے دعویدار علمائے کرام کیلئے بھی درد سربے رہتے ہیں۔“

(تسکین الجنان: ص ۳۱۳۔ ضیاء العلوم پبلیکیشنز راولپنڈی)

معلوم ہوا کہ سیالوی صاحب خود بھی بھٹکا ہوا ہے لوگوں کو بھی بھٹکا رہا ہے اور اس کی تعلیمات علماء کیلئے درد سربنی ہوئی ہیں۔

ابوطالب کا ایمان اور آل قارون صاحب کا فتویٰ

علامہ اشرف سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”ابوطالب صاحب کو مشرک اور کافر ثابت کرنا اہم فریضہ معلوم ہوتا ہے اور وہ ہر

قیمت پر اس کو ثابت کرنا چاہتے ہیں خواہ اپنا ایمان بھی خطرے میں پڑ جائے۔“

(گلشن توحید و رسالت: ج ۱: ص ۱۵۶۔ اہل السنۃ پہلی لکچشرز وینہ ضلع جہلم)

اشرف سیالوی کی اس عبارت سے معلوم ہوا کہ جو خواجہ ابوطالب کو کافر ثابت کرنا چاہتا ہے اس کا ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے کیونکہ ابوطالب تو مسلمان ہے۔ اسی طرح اس کتاب کے صفحہ ۱۳۰۔ ۱۳۱ پر بھی ابوطالب کے مسلمان ہونے کو اکابر علماء کا عقیدہ کہا ہے۔ مگر اب دوسری طرف احمد رضا خان کا عقیدہ بھی ملاحظہ ہو، احمد رضا خان نے نہ صرف خواجہ ابوطالب کو کافر ثابت کیا ہے بلکہ اس کے کفر پر قریباً ۹۹ صفحات کی کتاب ”شرح المطالب فی بحث ابی طالب“ لکھی ہے جو فتاویٰ رضویہ میں بھی شامل ہے اور حال ہی میں مکتبہ امام احمد رضا راولپنڈی سے کتابی صورت میں شائع بھی ہوئی ہے۔ لہذا سیالوی صاحب کے فتوے کی رو سے احمد رضا خان کا ایمان صرف خطرے میں ہی نہیں پڑا بلکہ احمد رضا خان قارونی صاحب یکے کافر ہوئے دوسری طرف احمد رضا خان آل قارون صاحب اپنی اسی کتاب میں لکھتے ہیں کہ:

”آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ متوافرہ مظاہرہ سے ابوطالب کا کفر پر مرنا اور دم واپس ایمان لانے سے انکار کرنا اور عاقبت کار اصحابِ نار سے ہونا ایسے روشن ثبوت سے ثابت جس سے کسی سنی کو مجالِ دم زدن نہیں ہم یہاں کلام کو سات فصل پر منقسم کریں۔“

(شرح المطالب فی بحث ابی طالب: ص ۱۱)

احمد رضا خان کہتا ہے کہ کسی سنی کو یہ مجال ہی نہیں کہ کفر ابی طالب سے انکار کرے مگر سیالوی صاحب تو نہ صرف منکر ہیں بلکہ کفر ثابت کرنے والوں پر کفر کے اندیشے پر مصر ہیں معلوم ہوا کہ سیالوی نہ توسنی ہیں اور نہ ہی مسلمان اس لئے کہ احمد رضا خان کے ہم عقیدہ جو نہ رہے۔

سیالوی کا صحابی رسول ﷺ کو گستاخ بتانا

سیالوی لکھتا ہے کہ:

”ایک دفعہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا پاؤں سن ہو گیا تو کسی نے کہا:

اذکر احب الناس الیک فقال یا محمداه

اپنے ہاں محبوب ترین شخص کو یاد کیجئے تو انہوں نے کہا یا محمداه تو ان کا پاؤں فوراً ٹھیک ہو گیا۔“ (گلشن توحید و رسالت: ج ۲: ص ۲۵۵)

جبکہ سیالوی صاحب کے حکیم الامت احمد یار گجراتی لکھتا ہے کہ:

”ان کو بشری انسان کہہ کر پکارنا یا حضور ﷺ کو یا محمد یا کہ اے ابراہیم کے باپ یا اے بھائی باوا وغیرہ برابری کے الفاظ سے یاد کرنا حرام ہے۔“

(جاء الحق، ص ۱۸۰۔ ضیاء القرآن پبلیشرز)

احمد یار گجراتی نے ”یا محمد“ کہنے کو گستاخی اور حرام کام کہا جبکہ سیالوی کہتا ہے کہ حضرت ابن عمرؓ حضور ﷺ کو یا محمد سے یاد کر رہے تھے گویا صحابی رسول ﷺ حضور ﷺ کی برابری اور حرام کام کر رہے تھے معاذ اللہ۔

سیالوی کا حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ پر فتویٰ

سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حقیقی باپ اور والد کو کافر اور مشرک قرار دے دینا بہت بڑی جسارت اور بیباکی ہے اور نازیبا اور نالائق حرکت ہے۔“ (گلشن توحید و رسالت: ص ۱۵۴۔ ج ۱)

معلوم ہوا کہ جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والدین کو کافر مشرک کہے وہ بے باک، بڑی جسارت کرنے والا، نازیبا حرکت کرنے والا اور نالائق آدمی ہے اب ذرا پیران پیر رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ بھی ملاحظہ فرمائیں، پیران پیر روشن ضمیر حضرت عبدالقادر جیلانی لکھتے ہیں کہ:

”اخرج ابراهيم عليه السلام من ابويه الموتى بالكفر“

اس نے ابراہیم علیہ السلام کو ایسے ماں باپ سے پیدا فرمایا جو سبب کفر کے مردہ تھے

(فیوض غوثیہ: ترجمہ الفتح الربانی: ص ۸۳۔ فرید بک سٹال لاہور)

غور فرمائیں سیالوی صاحب کے اس فتوے کی زد میں کس طرح حضرت پیران پیر آرہے ہیں مگر آپ نے وہ محاورہ تو سنا ہوگا

سورج پر تھوکنے والے کا اپنا ہی منہ لتھڑتا ہے

حقیقت یہ ہے کہ سیالوی صاحب خود اپنے اعلیٰ حضرت کے فتوے سے دنیا و آخرت کی بربادی کے حقدار ہو چکے ہیں کیونکہ مولوی احمد رضا خان نے لکھا ہے کہ پیران پیر کے اقوال کے خلاف کوئی بات کرنا دنیا و آخرت کی بربادی ہے۔

(مصلحہ فتاویٰ رضویہ۔ ج ۳۔ ص ۵۴۵)

شائد اسی وجہ سے بریلوی حضرات بھی سیالوی صاحب کو گستاخ غوث اعظم کہتے ہیں چنانچہ ان کے ایک مدروح لکھتے ہیں کہ:

”راقم ایک دفعہ لاہور مکتبہ نبویہ پر حاضر ہوا علامہ اقبال احمد فاروقی زید مجدہ جلوہ

فرماتے کسی بات پر اشرف العلماء کا ذکر چلا تو یوں گل فشاں ہوئے:

”یہ وہی مولانا اشرف صاحب ہیں جو غوث اعظم کے گستاخ ہیں۔“

(تحقیقات: ص ۱۵)

قارئین کرام ان تمام حوالہ جات سے روز روشن کی طرح ثابت ہوا کہ سیالوی صاحب گستاخ

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

استاذ المناظرین حضرت مولانا منیر اختر احمد صاحب مدظلہ العالی

قارئین ذی وقار! مولوی اشرف سیالوی نے پوری ملت بریلویہ کی ناک کٹوا کر رکھ دی شائد اسی وجہ سے سوائے بیٹوں اور چند لوگوں کے سب ہی سیالوی صاحب کو ایک اچھا آدمی سمجھتا تو درکنار اس سے اچھا گمان بھی نہیں کرتے۔ کیونکہ سیالوی نے ایسی آراء اختیار کیں جو کہ بریلوی مسلک کا تختہ الٹنے کے مترادف ہیں اور اس بات کا یقین آپ کو آنے والی تحریر سے ہو جائے گا۔ اور شائد آپ میں سے ہر آدمی سیالوی صاحب کی نظریہ شعر کرے:

چشم اشک بار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

تو ملاحظہ فرمائیں۔

(۱) مولوی سیالوی نے جگہ جگہ امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کو ”مولانا“ کہہ کر مخاطب کیا اور اپنی مصدقہ کتاب ”مناظرہ جھنگ“ کے ٹائٹل پر یوں لکھا ”مولانا حق نواز دیوبندی خطیب جھنگ“

جبکہ بریلوی مسلک خصوصاً رضا خان بریلوی تو قطعاً اس کی اجازت نہیں دیتے مثلاً رضا خان بریلوی لکھتا ہے کہ:

”وہابی مکر رحمۃ اللعالمین کو مری جناب مولانا صاحب السلام علیکم لکھنا کلمہ کفر و

اضلال ہے۔“ (الطاری الداری: ج ۱: ص ۲۲)

ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

”دیوبندی وہابی مجوز کذب خدا کو جس نے اللہ تعالیٰ کا ظالم جاہل شرابی ہونا تک

جائز لکھا ”مولانا“ صاحب لکھنا اسلامی جلسے کا صدر، مسلمانان ہند کا شیخ بنانا کفر

یا کم از کم اضلال و ضلال ہے۔“

(الطاری الداری: ج ۱: ص ۲۲)

رسول ﷺ، جاہل، احمق، ظالم، مقام مصطفیٰ ﷺ سے باغی، ابلہ سی مشن پر کار بند، ضال، مضل، امیر رضا خان کے باغی، گستاخ صحابہ، گستاخ پیران پیر ہیں، اہل السنۃ والجماعۃ سے خارج بلکہ اپنی ہی اصولوں کے مطابق کافر ہیں، نیز سیالوی صاحب کی چوڑی بھی آخرت میں آگ میں جلے گی۔ سیالوی صاحب پریشان نہ ہوں یہ سب اللہ کے کامل ولیوں سے بغض کا

نتیجہ ہے۔ آپ ساری زندگی اکابر علمائے دیوبند پر الزام تراشیاں اور بہتان طر ازیاں کرتے رہے مگر ان اللہ والوں کی شان تو دیکھئے کہ اب آپ عمر کے آخری دور میں ہیں آج نہیں تو کل بلاوا آہی جائے گا اللہ نے مرنے سے پہلے آپ کو آپ کا ٹھکانہ اور انجام بتا دیا سیالوی صاحب اب بھی وقت ہے توبہ کر لیجئے ورنہ ڈرئے اس وقت سے کہ جب دنیا میں آپ کا یہ حشر ہو گیا تو مرنے کے بعد کیا ہوگا؟ سیالوی صاحب کی کتابوں میں اس طرح کی دیگر بھی کئی متنازعہ عبارات ہیں مگر صفحات کی تنگی اب آڑے آرہی ہے۔

ہم آخر میں سیالوی صاحب سے عرض کریں گے کہ سیالوی صاحب ناراض نہ ہوں ہم یہاں آپ ہی کا ارشاد نقل کر دیتے ہیں کہ:

”ہمیں خواہ مخواہ کسی کو کافر بنانے کا شوق نہیں ہے لیکن اگر کوئی خود کافر بن جائے اور قرآن وحدیث کی تصریحات سے اس کا کفر ثابت ہو جائے تو اس کو مسلمان سمجھ کر ہمیں کافر بننے کا شوق بھی نہیں۔“

(عبارات اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ: ج ۲: ص ۳۶۰)

پڑا کبھی دل جلوں کو فلک سے کام نہیں

جلا کر خاک نہ کر دوں تو دیوبندی نام نہیں

☆☆☆☆☆☆☆☆

اعلان

تمام قارئین نور سنت سے گزارش ہے کہ جن کا سالانہ زر تعاون ختم ہو چکا ہے، وہ جلد از جلد ادارے سے رابطہ فرمائیں۔

ایک جگہ کافر کے بارے میں لکھتے ہیں:

”ایسے شخص کو مولانا دفر مسلمانان اور ہادی ور ہبر قوم ماننا اگر اس کے اقوال پر اطلاع کے بعد ہے خود کفر و موجب غضب رب ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ: ج ۱۵: ص ۲۶۰)

ہاں جی! پتہ چلا کہ نہیں؟ مولانا کا لفظ کافر وغیرہ کیلئے استعمال کرنا کفر و ضلال ہے تو سیالوی صاحب نے اگر رضا خان کے اس عقیدے کی مخالفت کی تو یہ بھی بریلوی مسلک میں کفر ہے دیکھئے ”الصورم الہندیہ: ص ۱۳۴، فتاویٰ صدر الافاضل: ص ۱۳۸“ وغیرہا۔ اگر ان کے مسلک کو صحیح مانتے ہیں تو بھی سیالوی صاحب سے کفر سرزد ہوا ہے کیونکہ ان کے مسلک میں کسی دیوبندی کو مولانا کہنا بھی کفر ہے۔

(۲) مناظرہ جھنگ: ص ۲۶۸ پر ہے:

”بقول انور شاہ (مرحوم)“

اور ص ۲۲۳ پر یوں ہے:

”مولانا اسماعیل شہید دہلوی صاحب کی تقویۃ الایمان کی دوسری عبارت بھی عرض کئے دیتا ہوں۔“

جبکہ ”بہار شریعت“ حصہ اول: ص ۴۴ پر ہے:

”کسی کافر کیلئے اس کے مرنے کے بعد مغفرت کی دعا کرے یا کسی مردہ مرتد کو مرحوم یا مغفور۔۔۔ کہے وہ کافر ہے۔“

یہ کتاب مولوی احمد رضا خان بریلوی کی مصدقہ ہے۔ تو سیالوی صاحب اگر مخالفت کی ہے تو رضا خان کے اس عقیدے کی تو بھی کافر ہیں اور اگر نہیں کی تو بہار شریعت کے فتوے سے کافر ہیں کیونکہ رضا خان اور اس کے ہم نواؤں کے نزدیک اہل سنت دیوبند والے مرتد ہیں معاذ اللہ دیکھئے ”حسام الحرمین“ اس لئے انہیں مرحوم لکھنا یا ان کے اکابر کو شہید لکھنا یہ رضا خان کے فتوے کی زد میں آنا نہیں تو اور کیا ہے۔ اور یہ بات بھی مد نظر رہے سیالوی کا بیٹا عبارت اکابر کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ لکھتے ہوئے یوں کہتا ہے کہ

”اگر صراط مستقیم والے کو کافر مان لو تو جھگڑا ہی ختم ہو جائے“

مگر باپ اسے شہید لکھتا ہے گویا باپ اپنے بیٹے کے فتوے سے بھی کافر ہے۔

(۳) سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”مثال میں صرف وجہ تمثیل کا لحاظ ہوتا ہے جملہ امور میں اشتراک نہیں ہوتا۔“

(حاشیہ مناظرہ جھنگ: ص ۵۶)

اب ہمارا سوال ہے کہ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ چوپاؤں وغیرہ کی مثال پیش کی ہے وہاں بریلوی برابری کیوں مانتے ہیں؟ معلوم ہوتا ہے کہ فاضل بریلوی کا عقیدہ تو یہ ہے کہ مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تو رسول اکرم ﷺ کے علم کو پاگلوں، جانوروں، بچوں کے علم سے تشبیہ دی جس پر علماء حرمین شریفین نے انہیں کافر کہا۔ (فتاویٰ رضویہ: ج ۱۵: ص ۱۰) اور سیالوی صاحب تشبیہ و تمثیل کی بنیاد پر مفتی احمد یار گجراتی کو بچار ہے ہیں کہ جی اس سے برابری تو مقصود نہیں ہوتی بلکہ وجہ تمثیل و تشبیہ کا خیال ہوتا ہے۔ سیالوی صاحب پر ایک مرتبہ پھر رضا خان کے مخالف عقیدہ ہونے کی وجہ سے کفر لوٹا۔ اور ہم یہاں سیالوی صاحب سے ایک عدد سوال بھی عرض کرنا چاہتے ہیں کہ حضرت تھانوی صاحب کو کافر کہنے کی وجہ رضا خان یہ بیان کرتا ہے کہ چونکہ آپ کے علم کو انہوں نے چوپاؤں کے علم سے تشبیہ دی جبکہ آپ جس مفتی احمد یار کی صفائی دے رہے ہیں اس نے بھی نبی پاک ﷺ کو شکاری آدمی جو کہ شکار کو دھوکہ دیتا ہے اس سے تمثیل و تشبیہ دی ہے تو یہ کافر کیوں نہیں؟ اب خلاصہ یہ نکلا کہ رضا خان کے فتوے سے مفتی احمد یار کافر ٹھہرا اور آپ نے اسے کافر نہ کہہ کر رضا خان کی مخالفت کی جو کہ بریلوی دھرم میں صریح کفر ہے۔ کما مر۔

(۴) سیالوی صاحب نے اپنی مصدقہ کتاب کے ص ۱۲۴ پر ہے کہ

”علم غیب پیغمبر کا ایک خاصہ ہے“

جبکہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں کہ:

”تمام مسلمانوں کو علم غیب ہوتا ہے۔“ (تبیان القرآن: ج ۱: ص ۳۰۰)

اور مفتی احمد یار گجراتی لکھتا ہے کہ:

”علم غیب کے بغیر ایمان حاصل نہیں ہوتا۔“ (تفسیر نعیمی: ج ۱: ص ۱۰۲)

جبکہ سیالوی صاحب اسے پیغمبر ﷺ کا خاصہ سمجھتے ہیں اور آگے ایک جگہ سیالوی صاحب نے لکھا بھی

ہے:

”نبی کریم ﷺ کی صفت خاصہ کا انکار کر کے سخت بے ادبی کا ارتکاب کیا ہے۔“

(مناظرہ جھنگ: ص ۱۸۰)

تو معلوم ہوا کہ جس مفتی احمد یار گجراتی کی صفائی دے رہے ہیں وہی ان کے قلم کا قاتل بن گیا۔

کل میاں حجام جہاں موٹتا تھا اوروں کے سر

آج اسی کوچہ میں خود اس کی حجامت ہوگئی

(۵) سیالوی صاحب نے ایک جگہ یوں فرمایا:

”رحمۃ للعالمین حضور ﷺ کا امتیازی وصف ہے جو کسی اور پیغمبر کو بھی نصیب نہیں

ہوا اور قرآن پاک نے صرف آپ کی ہے یہ امتیازی شان بیان کی ہے۔“

(مناظرہ جھنگ: ص ۱۷۱)

ہم سیالوی صاحب کو کہتے ہیں کہ جناب آپ کے کئی جید اکابرین نے بھی یہ لفظ کئی بزرگوں کیلئے استعمال کیا ہے۔ مثلاً دیکھئے: پیر جماعت علی شاہ، خواجہ محمد یار فریدی، مولوی غلام جہانیاں وغیرہا کئی تمہارے اکابر نبی پاک ﷺ کے علاوہ کئی لوگوں کو رحمۃ للعالمین لکھا تفصیل کیلئے متکلم اسلام مولانا الیاس گھمن صاحب کی معرکتہ الاراء کتاب ”حسام الحرمین کا تحقیقی جائزہ“ کا مطالعہ فرمائیں۔ تو معلوم ہوا کہ کئی بریلوی حضرات سیالوی کے اس فتوے کی زد میں آئے۔

(۶) سیالوی صاحب لکھتے ہیں:

”علماء دیوبند کے نزدیک عقلاً اللہ تعالیٰ کو سچا ہونا ضروری نہیں بلکہ وہ العیاذ باللہ

جھوٹ بول سکتا ہے مگر شرعاً اس کو سچا ماننا ملن کے نزدیک بھی ضروری ہے۔“

(حاشیہ مناظرہ جھنگ: ص ۱۵۰)

ہم سیالوی صاحب کی اس عبارت پر تبصرہ تفصیل کی وجہ سے نہیں کرتے صرف اتنا کہتے ہیں کہ یہ چلو یہ تو آپ نے مان لیا کہ اہل سنت دیوبند حضرات خدا کو سچا مانتے ہیں جبکہ رضا خان تو ساری زندگی یہی کہتا رہا کہ یہ خدا کو جھوٹا مانتے ہیں آپ کی تحریر سے ہماری برات بھی ہوتی ہے اور رضا خان کا منہ کالا بھی ہوا اور جھوٹا ہونے کی وجہ سے ملعون اور لعنتی بھی ٹھہرا اور آپ اس کے ہم عقیدہ نہ ہونے کی وجہ سے کافر ٹھہرے۔ رضا خان نے یہ بات کئی جگہ لکھی مثلاً:

”وہ (دیوبندی) اسماعیل دہلوی کی اتباع میں کذب کو ممکن بلکہ جائز و قوی مانتے

ہیں۔“ (فتاویٰ رضویہ: ج ۱۵: ص ۳۴)

اور حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ پر الزام بھی وقوع کذب کا لگایا تھا دیکھئے ”حسام الحرمین“ جس سے برأت آپ نے کردی کہ شرعاً سچا ہونا ان کے نزدیک بھی ضروری ہے۔ باقی مسئلہ امکان کذب پر تفصیل کسی اور جگہ اور اس جھوٹ پر بھی پردہ ہٹائیں گے کہ ہم عقلاً سچا نہیں مانتے معاذ اللہ۔

(۷) سیالوی لکھتے ہیں کہ:

”جس طرح ووجد ضالا کے آپ کے بزرگوں نے گمراہ کے لفظ سے ترجمہ

کر دیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ کو گمراہ پایا پس ہدایت دی۔“

(مناظرہ جھنگ: ص ۲۴۶)

ہم اشرف سیالوی سمیت ان کے مسلک کے تمام اکابر و اصاغر کو کھلا چیلنج کرتے ہیں کہ یہ ترجمہ ہمارے کس دیوبندی نے کیا ہے؟ ہمت ہے تو لاؤ ثبوت۔ معلوم ہوا کہ جب اہل سنت و جماعت کے کسی فرد نے نہیں کیا تو سیالوی صاحب نے خود ہی نبی پاک ﷺ کو گمراہ لکھ دیا جو کہ انتہائی توہین و گستاخی ہے جیسا بریلوی مذہب کی کتب میں لکھا ہے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ چونکہ سیالوی صاحب کے پاس حوالہ نہیں اس لئے اب اپنے مسلک کے مفتی فیض احمد اویسی کی سنئے وہ لکھتے ہیں کہ:

”دھوکہ باز مناظر یہ دور سابق کے مناظرہ کے متعلق ہے لیکن صدیوں بعد

طریقہ تبدیل ہو گیا ہے مناظرہ رشیدیہ میں ہے لکھا لیکن ہمارے زمانے میں

چونکہ کذب مجادلہ اور مکابرہ پیدا ہو گیا ہے فلہذا ضروری ہے کہ حوالہ دکھایا جائے

۔“ (علم المناظرہ: ص ۱۲)

معلوم ہوا کہ جو حوالہ نہ دکھا سکے وہ دھوکے باز ہے تو سیالوی بھی دھوکہ باز آدمی ہے۔

(۸) سیالوی صاحب لکھتے ہیں

”اگر کسی کو کہا جائے تو تو فنا ہو جائے تو اس عبارت کے اندر سختی آجائے گی۔“

(مناظرہ جھنگ: ص ۱۶۷)

عبارت غلیظ ترین کفر ہے تو سیالوی صاحب اسے نہ ماننے کی وجہ سے بیٹے کے فتوے کی زد میں آتے ہیں۔

(۱۱) سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”کروڑوں نبی ولی جن فرشتے کن کے برابر پیدا کر ڈالے محمد اور جبرائیل کے برابر تو اس عبارت سے یہ بات ظاہر ہے کہ سرکار کی رحمۃ للعالمین سرکار کی ختم المرسلین اور نبی اکرم ﷺ کی ناقابل تنسیخ اور ابدی شریعت اور نبوت بھی ان مولویوں کے نزدیک کوئی معنی نہیں رکھتی۔“

(مناظرہ جھنگ: ص ۲۲۲)

یعنی امکان نظیر کا مسئلہ مان لیا جائے تو سرکار کی نبوت اور ختم نبوت کی شان برقرار نہیں رہتی بلکہ کوئی حیثیت باقی نہیں رہتی یہ ہے سیالوی صاحب کی امکان نظیر پر فتوے۔ جبکہ پیر مہر علی شاہ صاحب نبی کریم ﷺ کی نظیر کے امتناع کے متعلق سوال کیا گیا آپ نے اصل مدعا شروع کرنے سے پہلے فرمایا کہ

”اس مقام پر امکان یا امتناع نظیر آنحضرت ﷺ کے متعلق اپنا مافی الضمیر ظاہر کرنا مقصود ہے نہ تصویب یا تغلیط کسی کی فریقین اساعلیہ و خیر آبادیہ میں سے شکر اللہ عظیم راقم دونوں کو ماجور و مثاب جانتا ہے۔“

(فتاویٰ مہریہ: ص ۹)

پیر صاحب امکان نظیر کے قائلین کو بھی ماجور و مثاب جانتے ہیں اور ان کیلئے دعا کر رہے ہیں اگر امکان نظیر سے نبوت کی اور ختم نبوت کی اہمیت ختم ہوتی ہے تو یہ ضروریات دین کا انکار ہوا پھر کیوں اسے پیر صاحب سرار ہے ہیں اگر فتویٰ لگانا ہی ہے تو جرات کر کے سب سے پہلے پیر صاحب کو کفر کے گھاٹ اتار دو۔ آخر میں فقیر اتنا عرض کر کے اجازت چاہتا ہے کہ اگر بریلوی اب بھی اہل السنۃ والجماعۃ دیوبند کو گستاخ کہیں تو ہم صرف یہی عرض کریں گے کہ بت ہم کو کہے کافر۔ اللہ کی مرضی ہے۔

جبکہ ابوالحسنات قادری نے نبی پاک ﷺ کے وصال پر ملال کا یوں تذکرہ کیا:

”تیرمات نے اسے فنا کر دیا۔“ (اوراق غم: ص ۱۲۸-۱۲۹)

اور مولوی نعیم الدین مراد آبادی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت اپنے فنا ہو جانے کے بعد جزاء کیلئے۔۔۔ الخ

“۔ (خزائن العرفان سورہ ص آیت ۶ حاشیہ ۱۰۲)

سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ عبارت میں سختی آجاتی ہے تو کیا یہ دونوں حضرات نبی پاک ﷺ کے گستاخ و بے ادب نہیں ٹھرتے؟

(۹) سیالوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

”حضرات گرامی بار بار پھر وہی عبارات آرہی ہیں تو کیا میں مصنفین سے توقع

کر سکتا ہوں کہ آپ انہیں سمجھائیں کہ ان کے مکمل جواب آپ کے ہیں۔“

(مناظرہ جھنگ: ص ۲۰۴)

سیالوی صاحب بالآخر رو پڑے کہ بار بار وہی عبارات پیش نہ کرو۔ مولانا جھنگوی شہید چونکہ یہ ثابت کر چکے تھے کہ یہ عبارات گستاخانہ ہیں اور ان کے جواب سیالوی سے نہ بن پارہا تھا تو اس لئے مصنفین سے درخواست کرنے کی ضرورت پڑی۔ چونکہ وہ بھی جانتے تھے کہ ان کے جوابات تو سیالوی مرتے دم تک نہیں دے سکتا بلکہ اس وقت بھی وقت گزاری کر رہا ہے اس لئے کسی نے بھی ان میں سے مولانا شہید کے رد کو نہیں روکا۔

(۱۰) سیالوی لکھتا ہے کہ:

”یہاں فقط اس عبارت میں بحث ہے جو (صراط مستقیم) میں ہے اور اس میں

تاویل کی گنجائش ہے۔“ (مناظرہ جھنگ: ص ۲۸۱)

جبکہ ان کا بیٹا غلام نصیر الدین سیالوی لکھتا ہے کہ:

”پھر تسلیم کرو کہ اس میں گستاخی اور بے ادبی ہے اور اس کا لکھنے والا اور ایسا غلیظ

عقیدہ رکھنے والا کافر ہے جھگڑا ختم ہو جائے گا۔“

(عبارات اکابر کا تحقیق و تنقید جائزہ: ج ۱: ص ۱۶۷)

سیالوی صاحب اگر تاویل ممکن ہے تو عبارت کفر بھی نہیں بنتی چہ جائیکہ اسے کافر کہا جائے اور اگر یہ

نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ نے شروع فرمائی۔

امیر عزیمت نے اپنے پہلی تقریر بریلوی اکابرین کی کتب میں سے دو گستاخانہ عبارات پیش کیں جن کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ عبارت نمبر ۱

مولوی احمد یار خان گجراتی کی کتاب المعروف جاء الحق سے پیش ہوا، چانچہ (جاء الحق: ص: ۱۷۵) مسئلہ بشریت پر اعتراض کا جواب دیتے ہوئے تحریر کرتے ہیں۔
”اس آیت میں کفار سے خطاب ہے چونکہ ہر چیز اپنی غیر جنس سے نفرت کرتی ہے لہذا فرمایا گیا اے کفار تم مجھ سے گھبرائو نہیں میں تمہاری جنس سے ہوں یعنی بشر ہوں شکاری جانوروں کی سی آواز نکال کر شکار کرتا ہے۔“

امیر عزیمت نے اس پر عبارت پر یہ فرمایا کہ اس عبارت میں آپ کو شکاری اور دھوکے باز سے تشبیہ دے کر معاذ اللہ آنحضرت ﷺ کو دھوکے باز اور جھوٹ بولنے والا ثابت کیا گیا ہے۔

۲۔ دوسری عبارت

چنانچہ امیر عزیمت نے اپنا دوسرا اعتراض بھی مولوی احمد یار نعیمی گجراتی کی عبارت پر کیا وہ اسی کتاب صفحہ نمبر ۹۱ پر قرآن کریم کی ایک اور آیت کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں
”لکم میں کفار سے خطاب ہے یعنی اے کافروں میں تم سے نہیں کہتا کہ میرے پاس خزانے ہیں تم چور ہو اور چوروں کو خزانے نہیں بتائے جاتے۔“

امیر عزیمت نے اس پر یہ فرمایا کہ آنحضرات ﷺ نے معاذ اللہ اپنے خزانے بچانے کے لئے کفار سے جھوٹ بولا۔ اور یہ بات آنحضرت ﷺ کی عظمت کے سراسر خلاف ہے۔
مولانا نے اپنی پہلی ٹرم میں صرف دو عدد گستاخانہ عبارات پیش کیں جس کے جواب کا مولانا نے بارہا مطالبہ کیا مگر بدعتی مناظر تا آخر مناظرہ مولانا کی دلیل کا جواب نہ دے سکا۔ جس کا اقرار ہم ایک بریلوی مسلک کی مشہور و معروف شخصیت سے پیش کرنے لگے ہیں تاکہ ہماری بات مزید وزنی ہو جائے اور انکار کی گنجائش بھی نہ رہے۔ چنانچہ گوڑہ شریف کے گدی نشین نصیر الدین گلوڑی لکھتا ہے کہ:

”سیالوی صاحب ایک عدد مناظرہ کر کے شہرت اور دولت کی تحصیل میں معروف بھی ہیں جبکہ مقابل مناظر نے ان کے ایک ممدوح کی جس عبارت کو گستاخانہ قرار دیا تھا اسات گھنٹے جاری رہنے والے اس مناظرے میں سیالوی صاحب قبلہ نہ اس کی صفائی پیش

گستاخ ہم یا تم.....؟

مفتی مجاہد صاحب

مناظرہ جھنگ اہلسنت کی طرف سے امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ اور اہل بدعت کی طرف سے اور بدعتی مناظر شیخ الحدیث مولوی اشرف سیالوی بریلوی کے مابین ضلعی انتظامیہ کی زیر نگرانی بمقام بنگلہ نول والہ (واقعہ گوجرہ) ضلع جھنگ میں منعقد ہوا۔ صورت احوال واقعی یہ ہے کہ ہندوستان میں تمام مسلمان باہم اتفاق و اتحاد کی زندگی گزار رہے تھے بدعتی مسلک کے رہنما مولوی احمد رضا خان نے اپنے مخصوص عقائد و نظریات کو پھیلانے کے لیے علماء اہلسنت کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنانا شروع کیا اور اتحاد و اتفاق میں پھوٹ ڈالنے میں ممکنہ حد تک خاصی کامیابی حاصل کر لی اور پچاس سال کی مسلسل جدوجہد سے مستقل دو مکتبہ فکر قائم کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

جب بھی مولوی احمد رضا خان کو موقع ملتا تفرقہ اور انتشار پھیلانے میں کوئی کسر نہ چھوڑتے اور جب تحریر کرتے تو پوری تحریر طعن و تشنیع اور مغالطات سے بھری ہوتی اور کسی تحریر میں بھی متانت اور سنجیدگی کا نام و نشان تک نہ ہوتا حتیٰ کہ پوری زندگی بلند و بانگ دعووں، اہل اسلام کی تکفیر اور اکابرین امت کی تہلیل میں گزر گئی۔

بدعتیوں کی طرف سے امت مسلمہ کو یہ بات باور کرانے کی کوشش کی گئی کہ اہلسنت کے رہنماؤں اور پیشواؤں کی کتب میں کچھ غیر شرعی اور گستاخانہ عبارات موجود ہیں جن کو بنیاد بنا کر اہلسنت کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا جاتا رہا، امیر عزیمت حضرت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ نے اپنی فراست ایمانی سے بھانپ لیا تھا کہ بدعتی حضرات کسی طرح سے بھی اکابرین اہلسنت پر طعن و تشنیع سے ہرگز باز نہ آئیں گے کیوں نہ بریلوی مسلک کے اکابرین کی کتب میں موجود حضرت محمد عربی ﷺ اور دیگر انبیاء کی شان جو گستاخیاں کی گئی ہیں ان کو مناظرے میں پیش کیا جائے تاکہ عوام کو معلوم ہو جائے کہ ہمیں گستاخی کے طعنے دینے والے خود گستاخی کا ارتکاب کر چکے ہیں۔ چنانچہ باقاعدہ طور پر مناظرہ شروع ہوا اور پہلی تقریر امیر عزیمت حضرت مولانا حق

کر سکے اور نہ اسے ثابت فرما سکے۔ (لطمۃ الغیب علی ازالۃ الریب: صفحہ ۹۶)

تاہم پھر بھی سیالوی صاحب کے جواب پر قارئین کو مطلع کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ سیالوی صاحب نے اپنی پہلی ٹرم میں یہ بات تسلیم کر لی کہ واقعہ ان کے مدوح نے آنحضرت ﷺ کی تمثیل شکاری کے ساتھ بیان کی ہے، یہ بات مناظرہ جھنگ نامی کتاب کے صفحہ نمبر ۵۵ پر موجود ہے۔ یعنی تحقیقی طور پر سیالوی صاحب نے تسلیم کر لیا۔ البتہ الزامی طور پر ہمارے اکابرین میں مولانا رشید احمد گنگوہی کی ایک عبارت پیش کی جس سے یہ ثابت کرنا چاہا کہ یہاں بھی نبی کریم ﷺ کی تمثیل لوٹے کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کی تمثیل کہہار کے ساتھ کی گئی ہے۔ اور دوسری عبارت میں سرکار کے بچپن کی زندگی گزرنے کی تمثیل شیر کے بچے کے ساتھ دی گئی ہے۔ الغرض یہ دو عدد عبارت پیش کر کے یہ ثابت کرنا چاہا کہ اگر ہمارے کتب میں حضور ﷺ کی تمثیل شکاری اور دھوکے باز کے ساتھ دی گئی ہے تو ایسی تمثیل کو تو تمہارے اکابرین نے بھی دی ہے لہذا وہ بھی گستاخ ہوئے، بدعتی مناظر نے اگر مولوی احمد رضا خان کی کتاب فتاویٰ رضویہ پڑھ کر آتے تو ہمارے عبارت تو خود بخود صاف ہو جاتیں البتہ مولوی احمد رضا خان سیالوی صاحب کے اصول سے گستاخ رسول قرار پاتے۔ چنانچہ موضع شمس آباد سے ضلع کیمپور پنجاب سے ایک ساکن نے مولوی احمد رضا خان کو یہ عبارت لکھ کر بھیجی:

”ایک عالم سنی حنفی ائمہ مذہب نے اپنے وعظ میں کہا کہ اللہ جل شانہ نے ایک سو چار کتابیں نازل فرمائیں اس کی تفصیل یہ ہے کہ سب میں پروردگار نے فرمایا اطيعوا اللہ واطيعوا الرسول۔۔۔ اے مسلمانوں آپ لوگوں کو سمجھانے کے لیے ایک مثال دیتا ہوں۔۔۔ کسی حاکم کا چہرہ اسی من لے کر آتا ہے۔“

مولوی احمد رضا خان صاحب اس کا جواب یوں تحریر کرتے ہیں۔

”حاشا للہ اس میں نہ تشبیہ ہے نہ تمثیل اور نہ اصلاً معاذ اللہ توہین کی بویہ تو لوگوں کو نہ جبر و توجہ کے لیے ہے۔ کہ ایک ذلیل حاکم کا ذلیل فرمان ذلیل چہرہ اسی لے کر آئے اس پر تو تمہاری یہ حالت ہے۔“ (فتاویٰ رضویہ: ج نمبر ۱: ص نمبر ۱۵۰)

ناظرین غور فرمائیں اس عبارت میں اگرچہ خان صاحب کے نزدیک تمثیل نہیں ہے اور فی الواقع بدعتی مناظر اشرف سیالوی کے نزدیک ضرور موجود ہے البتہ خان صاحب نے تو مزید وضاحت کرتے ہوئے چہرہ اسی کے ذلیل اور حاکم کے ساتھ بھی ذلیل کا لفظ تحریر کیا ہے۔ مولوی اشرف سیالوی کے اصول کے لحاظ سے مولوی احمد رضا خان صاحب اللہ تعالیٰ کی تمثیل ذلیل حاکم

کے ساتھ اور آنحضرت ﷺ کی تمثیل ذلیل چہرہ اسی کے ساتھ دیگر گستاخی کا ارتکاب کر چکے ہیں۔ اور ہمارے مذکورہ بالا دونوں اکابرین کی عبارات خافض صاحب کے اصول کی رو سے بالکل صاف اور بے غبار ہو چکی ہیں۔ ﷲ الحمد علی ذلک

بدعتی مناظر نے اپنی ٹرم میں مسئلہ بشریت پر بحث کرتے ہوئے خلط بحث کی کوشش کی تاہم اس پر امیر عزیمت رحمہ اللہ نے بدعتی مناظر کو چیلنج دیا کہ میں اپنے فاضل مخاطب سے یہ گزارش کروں گا کہ پورے ذخیرہ احادیث میں سے کہیں ایک حدیث دکھائیں جہاں آپ نے فرمایا ہو کہ میں تمہاری مثل بشر نہیں ہوں۔ مگر سات گھنٹے جاری رہنے والے مناظرے میں بدعتی مناظر اشرف سیالوی اس کا جواب نہ دے سکا اور یہ چیلنج اشرف سیالوی اور رضا خانیوں پر آج تک قرض ہے۔

قارئین کے لئے یہ بات انتہائی قابل دید ہوگی کہ بدعتی مناظر اگرچہ اپنے اکابرین کی تشبیہات کے جواب دینے کی کوشش کرتا رہا مگر خود فاضل موصوف نے ایک مخوس تشبیہ پیش کی بلکہ اپنی کتاب میں لکھا جس کو خود رضا خانی حضرات نے نقل کیا بہتر یہی ہے خود انہیں کی کتب سے وہ الفاظ لکھے جائیں جن الفاظ کو انہوں نے اپنے ہی مسلک کے مناظر اشرف سیالوی کے خلاف لکھا۔

”مولوی صاحب یہ آپ نے کیسی مخوس تشبیہ پیش کی ہے۔۔۔۔۔ لیکن خود ساختہ علمیت

کے نام معقول نشہ میں مدھوش آپ عظمت مصطفیٰ ﷺ کے خلاف ایک سنگین جارحیت کا

ارتکاب کر چکے ہیں لہذا ابھی اللہ جل جلالہ کے حضور سر بہ سجود ہوں اور اس گستاخانہ عبارت

سے رجوع کریں۔“ (نبوت مصطفیٰ برآں ہر لحظہ۔ صفحہ ۶۳ مولف پروفیسر عرفان قادری)

اس کتاب پر رضا خانی حضرات کی مشہور و معروف شخصیت علامہ غلام مرتضیٰ ساقی کی تقریظ بھی موجود ہے۔ کیا بریلویوں میں کوئی منصف مزاج مل سکتا ہے جو موجودہ تناظر بالا کی رو سے اشرف سیالوی پر کی گئی گرفت اور اس حوالہ سے خود حضرت کے اصول سے فاضل موصوف کو مسلمان ثابت کر سکے اور گستاخی سے بچا سکے،

الغرض پہلے گھنٹے میں اشرف سیالوی کی بے بسی قارئین پر واضح ہو چکی ہوگی۔ حضرت جھنگوی شہید رحمۃ اللہ کی بات رضا خانیوں کے بے بنیاد عقیدے کے تابوت میں آخری کیل کے طور پر ثابت ہوئی۔ امیر عزیمت نے فرمایا:

”جب بشریت اور رسالت کو وہ منافی سمجھتے تھے اور آپ اس شبہ کو زائل کرنا چاہتے تھے تو

آپ کو یہ نہیں کہنا چاہئے تھا آپ تو گویا صاف یہ کہہ رہے ہیں کہ میں بشر ہوں پھر مفتی

صاحب یہ یہ کیوں فرماتے ہیں آپ بشر نہیں تھے اور مائل کرنے کے لیے یہ پالیسی اختیار کی تو گویا میرا اعتراض اور روزنی ہو گیا۔۔۔

یہاں سے صاف معلوم ہو گیا کہ بدعتی مناظر نے مسئلہ بشریت کو چھیڑ کر خلط مبحث کرتے ہوئے جو جواب دینا چاہا گویا اشرف سیالوی حضرت امیر عزیمت جھنگوی شہید کے دعویٰ کی حتمی تائید کری۔ **فلله الحمد علی ذلک**

اب اعتراضات بدعتی مناظر مولوی اشرف سیالوی نے کرنا شروع کئے۔

پہلا اعتراض

شاہ اسماعیل شہید کی عبارت پر کیا اور پھر اس پر یوں تبصرہ کیا:

”علمائے دیوبند کی مسلمہ کتاب کے اندر ایک طرف سرکار کے خیال اور تصور کو رکھ کر دوسری طرف اس کے مقابل گدھے اور بیل کے تصور اور خیال کو ذکر کیا گیا ہے اور ان کے درمیان موازنہ کیا گیا ہے تو کیا اس توازن کے اندر اس موازنہ اور مقابلہ کے اندر سرکار دو جہاں کی بے ادبی ہوتی یا نہیں ہوتی۔“ (مناظرہ جھنگ صفحہ ۸۶)

حضرت امیر عزیمت نے اس کا کافی و شافی مسکت جواب عنایت فرمایا نیز فرمایا کہ مولوی احمد رضا خان نے شاہ اسماعیل شہید کو کافر کیوں نہیں کہا تو بدعتی مناظر نے لزوم اور التزام کی بحث چھیڑ کر جواب دینے کی کوشش کی تو امیر عزیمت نے فرمایا۔

مولوی احمد رضا خان نے لکھا ہے کہ شاہ اسماعیل شہید اپنے پیر کو صراحتہ نبی مانتا ہے اور شاہ اسماعیل نے خدا پاک کو ناپاک ترین گالیاں دی ہیں۔ اور حضور ﷺ کو ایسی گالیاں دی ہیں جو کسی پادری اور پنڈت نے بھی نہ دی ہوں گی۔ تو جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو گالیاں دے پھر مسلمان بدعتی مناظرے گھٹنے کے جاری رہنے والے مناظرہ میں اس کا جواب نہ دے سکا اور یہ جواب نہ دینا واضح طور پر اپنی شکست تسلیم کرنا ہے۔ نیز اگر اس طرح کے توازن اور تقابل سے گستاخی بنتی ہے تو خود مولوی احمد رضا خان بھی گستاخ قرار پاتا ہے عبارت ملاحظہ فرمائیں۔

”غیر خدا کو سجدہ شراب پینے اور سور کھانے سے بدتر ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ ج ۲۲: صفحہ نمبر ۴۶۶)

قارئین خصوصاً بریلوی حضرات توجہ فرمائیں کیا غیر خدا ہونے میں انبیاء عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی داخل ہیں یا نہیں، یقیناً آپ کو بھی تسلیم ہوگا کہ داخل ہیں تو کیا یہاں انبیاء کا

توازن شراب پینے اور خنزیر کھانے سے نہیں کیا گیا کیا یہ گستاخی نہیں؟ کیا انبیاء کو سجدہ کرنے کو شراب پینے اور سور کھانے سے بدتر نہیں لکھا گیا کیا یہاں گستاخی نہیں کی گئی؟ ایک اور عبارت قارئین کی نذر کی جاتی ہے جو ان کے مسلمہ بزرگوں نے لکھی ہے چنانچہ خواجہ شمس الدین سیالوی تحریر فرماتے ہیں۔

”برزبان تسبیح درد لگاؤ دخر اس چنیں تسبیح کے دارد اثر؟“

زبان پر اللہ کا درد جاری ہے اور دل میں بیلوں اور گدھوں کا تصور منڈلا رہا ہے۔

بریلوی حضرات بتائیں کیا اس تحریر اللہ کے ذکر کو اور بیلوں اور گدھوں کے تصور کو یکجا

ذکر کر کے ان دونوں کا آپس میں توازن و تقابل کر کے گستاخی نہیں کی گئی کیا اللہ کے ذکر کے مقابلے بیل اور گدھے کے علاوہ کوئی مثال نہیں تھی؟

قارئین تیسری عبارت ملاحظہ فرمائیں جو خود بدعتی مناظر اشرف سیالوی کی عبارت سے لازم آرہی ہے جس کی نشان دہی خود بریلوی حضرات نے کی ہے۔

”بقول آپ (یعنی اشرف سیالوی) کے عالم اجساد میں تقریباً چالیس سال تک

نبی نہ ہونے کا موازنہ حکم خداوندی کے مطابق جانوروں سے بھی بدتر کفار بلکہ

کفار کے سرداروں کے کفر سے کر دیا۔ یعنی بقول آپ کے جس طرح عالم

ارواح میں تو وہ مومن تھے لیکن عالم اجساد میں آکر کافر ہو گئے اس طرح رسول

اللہ ﷺ عالم ارواح میں نبی تھے عالم اجساد میں آکر نبی نہ رہے۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا

کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا

(نبوت مصطفیٰ ہرآن ہر لحظہ: صفحہ ۶۳)

نیز ۷ عدد اور عبارات بھی پیش کی جاسکتی ہیں تاہم تطویل سے بچنے کے لیے اب ہم امیر عزیمت نے از خود وہ عبارت جو مناظرہ جھنگ میں الزامی طور پر پیش فرمائی رہی بعینہ انہیں کے الفاظ میں پیش کرنے اور عجیب اتفاق بدعتی مناظر از خود توازن اور تقابل کو گستاخی قرار دے کر

اپنی تقریر میں خود اس گستاخی کا ارتکاب کر چکا تھا سچ کہا گیا دوسرے کی آنکھ کا تنکا تو نظر آگیا مگر اپنی

آنکھ کا شہتیر بھی نظر نہ آسکا۔ امیر عزیمت نے اپنی ٹرم میں فرمایا

”امتحان میں دوبارہ وہی لوگ بلائے جاتے ہیں جو پہلی دفعہ ناکامیاب رہے اگر مسیح علیہ السلام پہلی ناکامیاب رہے یہود کے ڈر کے مارے کام تبلیغ رسالت سر انجام نہ دے سکے اس لئے ان کا دوبارہ آنا سلائی مافات ہے۔“
(مناظرہ جھنگ: صفحہ ۱۱)

چوتھی عبارت

بریلوی مسلک کے جید عالم اور محقق مولوی عمر اچھروی پر کیا گیا اصل عبارت کو نقل کرتے ہوئے میرا قلم لرزتا ہے لہذا فقط امیر عزیمت کے وہ الفاظ نقل کرتا ہوں جو حضرت نے اس گستاخی پر ارشاد فرمائے۔

”مولانا محمد عمر اچھروی صاحب کا یہ کہنا کہ کتنا نازل شدہ قرآن مان لینے سے کوئی توہین مصطفیٰ نہیں ہے اور نہ ہی غلامان مصطفیٰ اس آدمی کے خلاف بولنا چاہئے اور دوسرا فرماتے ہیں اگر کوئی ایسا شخص کرنے لگ جائے تو عذاب الیم میں گرفتار ہونے سے بچ جائے گا۔“

(مناظرہ جھنگ: ص: ۱۲۰)

ناظرین خود عبارت پر غور فرمائیں ہم اس عبارت پر مزید تبصرہ کرنے کی ہمت نہیں کرتے۔ بدعتی مناظر نے تیسری گستاخی کا یہ جواب دینے کی کوشش کی یہ علماء معتبرہ میں سے نہیں لہذا یہ عبارت پیش نہیں ہو سکتی، بالکل خلاف واقعہ یعنی جھوٹ بول کر جواب دینے سے راہ فرار اختیار کر لی ہم اوپر ثابت کر چکے کہ یہ ان کے اکابرین میں سے ہے۔

چوتھی گستاخی کا جواب تو قطعاً نہ دے سکے البتہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ کی عبارت حفظ الایمان والی اپنے دفاع میں پیش کرنا شروع کر دی، بدعتی مناظر کو اتنا بھی معلوم نہ تھا کہ اس میں کوئی گستاخی نہ تھی خود مولوی احمد رضا خان صاحب نے اپنے دوست مولانا عبدالباری فرنگی محلی کو دکھائی تو انہوں نے فرمایا مجھے اس میں کفر نظر نہیں آتا اعلیٰ حضرت نے ایک مثال دی پھر انہوں نے نہ مانا اعلیٰ حضرت خاموش ہو گئے۔ (سیرت انوار مظہرہ ص ۲۹۲)

لیجئے قارئین ہم نے خود ان کی کتب سے اس عبارت کی صفائی پیش کر دی۔ قابل توجہ امر یہ بھی ہے کہ رضا خانی مسلک کے محقق عظیم ڈاکٹر مسعود احمد کی تقریظ بھی موجود ہے۔

”آپ نے بعینہ اسی طرح فرمایا وہی علم شیطان اور ملک الموت میں شرک نہیں لیکن رسول خدا میں ثابت کرنا شرک ہے حالانکہ شرک ایک ہے غیر خدا ہونے میں سب برابر ہیں اب آپ نے انبیاء ملک الموت اور رسول اللہ ﷺ کو غیر خدا ہونے میں جب برابر بیان کیا ہے تو کیا یہ توہین ہوئی یا نہیں۔“

(مناظرہ جھنگ صفحہ ۱۱۱)

قارئین اس عبارت میں شیطان اور رسول اللہ ﷺ کے مابین غیر خدا نہ ہونے میں جو توازن و تقابل کیا گیا ہے کیا یہ گستاخی نہیں۔ بدعتی مناظر مناظرہ میں اس بات کا جواب گیارہویں کی کھیر سمجھ کر کھٹا گیا مگر جواب نہ بن سکا۔ پھر بدعتی مناظر نے امی عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا فتویٰ پیش فرمایا جس میں تشبیہ والے اعتراض کو مزید پختہ کرنا چاہتا ہم امیر عزیمت مولانا حق نواز جھنگوی شہید رحمۃ اللہ علیہ اس پر تبصرہ کرتے فرمایا۔

”تو اس صورت میں بات کھل سامنے آگئی آپ نے خود انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو شیطان کے ساتھ غیر خدا ہونے میں برابر کہہ دیا ظاہر ہے کہ اگر یہ توہین تو آپ خود توہین کا ارتکاب کر چکے ہیں اور حضرت عائشہ صدیقہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کا فتویٰ آپ پر لگ جائے گا اور حضرت ﷺ اسی طرح عورت کا ذکر کر چکے ہیں۔

کیا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے وہ الفاظ آنحضرت ﷺ پر بھی فٹ کریں گے کہ آپ نے عورتوں کی توہین کیوں کر دی ہے۔“

(مناظرہ جھنگ ص ۱۱۳)

حضرت امیر عزیمت نے جب یہ جواب مرحمت فرمایا تو بدعتی مناظر اشرف سیالوی نے تادم آخر چپ سادھ لی اور آخر تک اس ضرب شدید کا کوئی جواب نہ دے سکے۔

امیر عزیمت حضرت مولانا جھنگوی شہید رحمہ اللہ کی تیسری عبارت

مفتی نظام الدین ملتانی بریلوی حضرات کے اکابرین میں سے ہے جس کا اقرار تذکرہ اکابر اہلسنت کے مؤلف علامہ عبدالکحیم شرف قادری بریلوی نے بھی کیا ہے وہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گستاخی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

مناظرہ جھنگ پر مختصر سا تبصرہ آپ نے ملاحظہ فرمایا اگر اس پر تفصیلی تبصرہ کیا جائے تو کافی وقت درکار ہوگا اور بات بھی کافی طویل ہو جائے گی۔

الغرض مناظرہ جھنگ میں حضرت امیر عزیمت نے واقعہ وہ جو اہر پیش کیے جو تا قیامت اہل بدعت یعنی رضا خانیوں پر ایک ناقابل انکار حجت کے طور پر ثابت ہو چکے ہیں، گہری نظر سے دیکھنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ بدعتی مناظرہ ہماری وہ عبارات جو مستقل طور پر اپنی ٹرم میں تحقیقی انداز میں پیش کر سکتا تھا مگر کیا کرتا اپنی ناکامی پر پردہ ڈالنے کے لیے اور اپنی گستاخانہ عقائد پر پردہ ڈالنے کے لیے الزامی طور پر پیش کرنا شروع کر دیں، اور یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ بدعتی مناظرہ اشرف سیالوی کو عبرت ناک شکست کا سامنا کرنا پڑا اور آج تک دوبارہ اسے علمائے دیوبند کے سامنے دوبارہ مناظرہ کرنے کی ہمت پیدا نہیں ہوئی۔

اب آخری سطور میں بدعتی مناظرہ مولوی اشرف سیالوی کے عقائد و نظریات کو پیش کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں تاکہ ہماری عوام بآسانی یہ فیصلہ کر سکے کہ رضا خانیوں کی طرف سے ان کا وکیل بن کر آیا ہوا مناظرہ خود گستاخی انبیاء کا ارتکاب کر چکا ہے، عبارت ہم پیش کرتے ہیں اور فیصلہ قارئین پر خصوصاً بریلوی علماء و عوام پر چھوڑتے ہیں کہ کیا یہ عبارت گستاخی ہے یا نہیں۔

حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گستاخی

گستاخ رضا خانی مناظرہ مولوی اشرف سیالوی حضرت یوسف علیہ الصلوٰۃ والسلام شب زفاف کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

”جب حضرت یوسف علیہ السلام ان کے ساتھ (یعنی زلیخا) زفاف فرمایا تو ان کو باکرہ اور کنواری پایا آپ نے ان کے ساتھ ہم بستری فرمائی اور مہربان کرتے ہوئے (معاذ اللہ از ناقل) اس بند بیا کی چابی اپنے تروتازہ یا قوت (رنگ شرمگاہ) کو بنایا اس بند بیا کو کھولا اور اس میں مادہ تولید والا گوبر ڈالا“۔ (تحقیق

ص ۲۱، ۲۲)

عبارت بلا تبصرہ قارئین خود سمجھ جائیں ورنہ مولوی احمد رضا خان کی طرح اگر دوا دلا کر نا چاہوں تو اس اس عبارت سے کئی کئی کفر ثابت کئے جاسکتے ہیں کیا ہے کوئی رضا خانی جو یہی عبارت اپنی ماں بہن کیلئے لکھ کر شائع کرے۔۔

بریلوی علماء ہمارے اوپر یہ الزام عائد کرتے ہیں کہ یہ آنحضرت ﷺ کو اپنا جیسا بشر مانتے ہیں۔ اب ہم بدعتی مناظرہ اشرف سیالوی کی عبارت پیش کرتے ہیں تاکہ بریلوی مفتیاں اپنے تحریرات میں اپنے ہی مسلک کے مقتدر شخصیت اشرف سیالوی کا تذکرہ بھی کیا کریں۔

”ضروری تھا کہ ہمارے جیسے بشر اور انسان کو ہماری لیے نبی اور رسول بنایا جاتا کیونکہ نبی اور امت میں مناسبت ضروری ہوتی ہے“۔

(تحقیقات، ص: ۹۱)

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ پر دن رات انکار ختم نبوت کا الزام لگاتے ہیں۔ سچ ہے جادو وہ جو سرچڑھ کر بولے، اللہ تبارک تعالیٰ کی عظیم قدرت کا مشاہدہ ملاحظہ فرمائیے اللہ تعالیٰ اہل بدعت کی زبانی حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمہ اللہ کی تائید نکلا دی۔ جو ان کے مسلک کی مقتدر شخصیت و مناظر کی کتاب تحقیقات میں بطور تہمہ کے چھپ کر منظر عام پر آچکی ہے۔ قارئین عبارت ملاحظہ فرمائیں اور علمائے دیوبند اہلسنت زندہ باد کے نعرہ لگائیں۔

”اگر سرکار کو سب سے پہلے نبوت ملی تو آپ خاتم النبیین کیونکر ہو سکتے ہیں اگر سب سے پہلے سرکار علیہ السلام ختم نبوت سے متصف تھے تو پھر بعد میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کسی مبعوث ہوئے۔ اس طرح تو پھر نانوتوی کا کلام ٹھیک ہو جائے گا کہ بعد از زمانہ نبوی کوئی اور بھی نبی آئے تو ختم نبوت میں کچھ فرق نہ آئے“۔

(تحقیقات، ص: ۳۹۴)

اب تحذیر الناس پر بات کرنے سے پہلے ان سے یہ بات طے کروائی جائے کہ آپ سرکار کو سب سے پہلے ختم نبوت سے متصف مانتے ہو یا انکار کرتے ہیں۔ اگر تسلیم کریں تو بحث ختم اور اگر انکار کریں سرکار علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت والے پہلو کا انکار کرنا پڑے گا اور ایسی گرداب میں پھنسیں گے کہ قیامت تک نکلنا نہ ممکن ہوگا۔

الفضل لما شهدت به الاعداء

فضیلت تو وہی ہے جس کا اقرار دشمن بھی کریں۔

اس حوالے پر ہمارے محترم عزیز م ساجد خان نقشبندی صاحب نے اپنی کتاب ”تحذیر الناس کا

عادلانہ دفاع“ میں کافی تفصیلی گفتگو کی ہے دعا کریں کہ یہ محققانہ کتاب جلد سے جلد چھپ کر منظر عام پر آجائے۔

۴ بریلوی مذہب کے مولوی محبوب علی قادری کی تصنیف انجوم الشہابیہ میں اکابرین اہلسنت پر تنقید کرتے ہوئے یعنی ترجمہ قرآن پر اعتراض کرتے لکھا:

حضور سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی توہین
تو نہ جانتا تھا کہ کیا ہے کتاب اور نہ ایمان

(انجوم الشہابیہ: ص ۴۴)

اب آئیے ہم مولوی اشرف سیالوی کی کتاب تحقیقات سے اسی آیت کا ترجمہ پیش کرتے ہیں اور فیصلہ بریلوی علماء و عوام پر چھوڑتے ہیں کیا مذکورہ بالا عوام کا رو سے مولوی اشرف سیالوی حضور ﷺ کی توہین کا ارتکاب کر چکا ہے یا نہیں۔

”اے محبوب کریم تم نہیں جانتے تھے کہ کتاب کیا ہے اور نہ یہ جانتے تھے کہ ایمان کیا ہے ہماری وحی فرمانے سے پہلے“۔

(تحقیقات: ص ۳۲۰۔ مولوی اشرف سیالوی)

۵ حضور ﷺ کے بارے ایک جگہ تبصرہ کرتے ہوئے مولوی اشرف سیالوی تحریر کرتے ہیں:

”تم نبوت سے ضلال میں تھے یعنی اس کا طع نہیں رکھتے تھے“

بریلوی علماء بتائیں کہ حضور ﷺ کے لیے اردو زبان میں ضلال کس معنی میں مستعمل ہے آیا یہ حضور ﷺ کی توہین ہے یا نہیں۔

۶ مولوی اشرف سیالوی علامہ آلوسی کے خیالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔
”بلکہ دوسرے جواب میں آپ کو وحی سے قبل اپنی رسالت کی درایت اور معرفت سے بھی بے خبر اور لاعلم ثابت کر چکے ہیں“۔

(تحقیقات: ص ۳۲۳)

رضا خانی حضرات بتائیں کہ لفظ بے خبر آپ کے ہاں نبوت مصطفیٰ کی شان کے مناسب ہے؟ اور توہین کا کوئی پہلو موجود ہے یا نہیں؟

۷ مولوی اشرف سیالوی کا عقیدہ ہے کہ حضرت ﷺ کو چالیس سال قبل نبی ماننے والے گمراہ ہے، اشرف سیالوی کے انداز تحریر آپ کا اس عقیدہ نمایا ہو جائیگا ملاحظہ فرمائیں
”لہذا یہ دعویٰ کرنا کہ نبی پیدا ہوتے ہی نبی ہوتا ہے بلکہ پیدا ہونے سے پہلے بھی جیسے کہ سیدنا کر حسین شاہ نے دعویٰ کیا ہے اہل اسلام کے اجماع کے خلاف ہے۔“
(اور اجماع کی خلاف ورزی ضلالت اور گمراہی ہوتی ہے)

(تحقیقات: ص ۳۳۱)

”سرکار علیہ السلام کو چالیس برس کے بعد نبوت ملنے پر اجماع ہے۔“

(تحقیقات: ص ۳۶۹)

”غار حرا سے قبل رسول ہونے کا اثبات سراسر دھاندلی اور تحکم ہے۔“

(تحقیقات: ص ۷۱)

مزید عرض یہ ہے کہ یہ اس کتاب میں ایک عدد خواب کا تذکرہ بھی موجود ہے کہ حضور ﷺ نے بھی معاذ اللہ اس کتاب کی تائید فرمائی ہے۔ مولوی اشرف سیالوی کے مرید اپنا خواب بیان کرتے ہیں:

”دوران تلاوت اوگھ آئی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ

سید عالم ﷺ جلوہ فرما ہیں اور مجھے کہہ رہے ہیں۔ اللہ بخش تم کیوں تذبذب میں پڑھ

رہے ہو محمد اشرف سیالوی کی کتاب تحقیقات پر مبارکباد کیوں نہیں

دیتے۔“ (تحقیقات: ص ۵۲)

نیز برآں مولوی اشرف سیالوی نے اپنے اس عقیدہ میں بدن ذیل حضرات کو خصوصاً شامل فرمایا ہے:

۱۔ حضور سیدنا غوث پاک رحمہ اللہ

۲۔ خواجہ شمس الدین سیالوی

۳۔ امام احمد رضا خان

۴۔ مہر علی شاہ

(تحقیقات: ص ۹)

جبکہ جمہور بریلوی اس عقیدے کو گستاخی اور کفر قرار دیتے ہیں تو بریلوی جواب دیں کہ کیا مہارے

پاکستان ٹیلی ویژن کارپوریشن لاہور ۸۷۲۳۹۹۰

تلك عشرة

ہو یا کفار سو فسطائیہ عندیہ کا میل کہ جس چیز کو ہم جو اعتقاد کر لیں وہ نفس الامر میں دہی ہی ہو جائے شق خاص پر یہ دلوں استعمالے قائم کہ جب اجازت مطلقہ ہے تو عاماً شہراً "یونادکرنا ربحلونه اننا ویمومنا اننا لازم اور نیز وقت عمل اعتقاد حرمت وقت ترک اعتقاد وجوب کی اجازت رہی شق سادس وہ خود معقول نہیں بلکہ صریح قول بالمتناقضین کہ آدمی جب عمل بالمذہبین جائز جانے کا قطعاً فعل و ترک رومانے گا اس کا حکم اور اس کا منع یہ ہودہ ہے معنہا یہ شق بھی استعمالہ اولی کے حق سے سلامت نہیں اچھا حکم دیتے ہو کہ آدمی نماز

مے ایک چیز کو ایک لمحہ حلال اور دوسرے لمحہ حرام ٹھہراتے ہیں جیسے جناب طاہر القادری کہ کبھی توجیب وہ جنگ وکالت کرتے تھے یا کالج میں لیکچرار تھے اور مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب کاجنگ کے دیوبندی دلی حق نواز کے ساتھ سرکاری اور شہری محزنین کی موجودگی میں مناظرہ کے دوران سیالوی صاحب کے معائنہ تھے اور دیوبندی مکتب فکر کو گستاخ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثابت کرنے میں اٹھتی چوٹی کا زور لگاتے تھے اس مناظرہ کی جو رد و اشاعت ہوئی ہے اور مناظرہ جھنگ کے نام سے کتابی صورت میں اب بھی دستیاب ہے۔ اور سنی کتب خانوں سے مل سکتی ہے اس میں جناب کا اہم گرامی معاونین مناظرہ کی حیثیت سے یوں لکھا ہے "جناب محمد طاہر القادری ایڈووکیٹ" یہ الگ بات ہے کہ مناظرہ کے ختم ہونے کے بعد جناب خفیہ طور پر دیوبندی مولوی حق نواز سے جا کر ملے اور ان کے خلاف مناظرہ میں شمولیت اور معاونت پر معذرت خواہی فرمائی یہ فقرہ کی خبر ہے جو جناب کے سامنے شہادت لانے کو تیار تھے لیکن وہ مکتب فکر کے لوگ جناب کے نزدیک پہلے گستاخ رسول تھے اب دوسرا وقت یہ بھی آگیا کہ وہ جناب کے منہاج القرآن کے نمبر بھی ہیں اور آپ فخریہ طور پر فرماتے ہیں "ہمارے عمر ان میں دیوبند ما، المحدث اور شیعہ حضرات کی تعداد میں یوں تنگ پہنچتی ہے اور فرماتے ہیں کہ میں تکفیری فہم کا فرد نہیں ہوں (۱۷ اے وقت میگزین ۱۹ ستمبر ۱۹۸۶) (باقی اگلے صفحہ)

شاہد حضرت علامہ الحافظ ابو الطیاء
حافظ نعمت علی ہشتی سیالوی
دامت براجہم العالیہ

تاریخی اور عظیم المثال رویداد

مناظرہ جھنگ

ماہرین
شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا محمد اشرف سیالوی بریلوی
مولانا مولوی حق نواز صاحب (دیوبندی، خطیب جھنگ)

مکتبہ فریدیہ
ایم اے جناح روڈ
ساہیوال

مناظرہ جھنگ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

منصفین کا فیصلہ

آج مورخہ ۲۷ کو بمقام بنگلہ، نول والہ، تحصیل جھنگ، مولانا
حق نواز صاحب عالم دیوبندی اور مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب عالم بریلوی
کے مابین مناظرہ منعقد ہوا جس کا موضوع یہ تھا۔

» دیوبندی مناظرہ یہ ثابت کرے گا کہ علانے بریلی کی عبارات جو ان
کتب معتبرہ میں موجود ہیں۔ گستاخانہ اور توہین انبیاء پر مبنی ہیں۔ جبکہ بریلیوں سے
مناظرہ یہ ثابت کرے گا کہ علانے دیوبندی عبارات جو ان کی کتب معتبرہ میں موجود
ہیں گستاخی اور توہین انبیاء پر مبنی ہیں۔ — مناظرہ مذکورہ میں دیوبندی مکتبہ
فکر کی جانب سے مولانا منظور احمد صاحب، چنیوٹی، اور بریلوی مکتبہ فکر کی جانب
سے مولانا عبدالرشید صاحب رضوی، نے صدر مناظرہ کے فرائض انجام دیے۔
ہم منصفین، بالاتفاق فیصلہ کرتے ہیں اور اس مناظرہ کو مولانا محمد اشرف
صاحب سیالوی، بریلوی مناظر کو ان کے نسبتاً وزنی استدلال کی بنا پر کامیاب
قرار دیتے ہیں۔

مورخہ ۲۷

پروفیسر تقی الدین انجم

غلام بادی ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول

ریل بازار - جھنگ صدر

تق الدین انجم

محمد منظور خان - ایڈوکیٹ

عقلمدار کا حکم خود

محمد منظور خان

چودہویں صدی سے پہلے
اور
بعد کے علماء و مشائخ

عظمتوں کے پاسبان

تصنیف:

علامہ محمد عبدالحکیم شرف قادری

الممتاز پبلی کیشنز لاہور

عظمتوں کے پاساں

۲۷ اگست ۱۹۷۹ء کو بنگلہ نول والہ ضلع جھنگ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا امام محمد اشرف سیالوی مدظلہ کا مولوی حق نواز جھنگوی سے سات گھنٹے تک اربعہ منظرہ ہوا جس میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حضرت شیخ الحدیث مدظلہ برفیق مبین حاصل ہوئی۔ مناظرے کی روداد منظرہ جھنگ کے نام سے چھپ چکی ہے۔ منصفین بہت فتنہ فیصلہ دیتے ہوئے لکھا:

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آج مورخہ ۲۷ کو بمقام بنگلہ نول والہ تحصیل جھنگ مولانا حق نواز صاحب عالم دیوبندی اور مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب عالم بریلوی کے مابین مناظرہ منعقد ہوا جس کا موضوع یہ تھا:

”دیوبندی مناظرہ یہ ثابت کرے گا کہ علمائے بریلی کی عبارات جو ان کی کتب معتبرہ میں موجود ہیں، گستاخی اور توہینِ انبیاء پر مبنی ہیں، جبکہ بریلوی مناظرہ یہ ثابت کرے گا کہ علمائے دیوبند کی عبارات جو ان کی کتب معتبرہ میں موجود ہیں، گستاخی اور توہینِ انبیاء پر مبنی ہیں۔“

مناظرہ مذکورہ میں دیوبندی مکتب فکر کی جانب سے مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی اور بریلوی مکتب فکر کی جانب سے مولانا عبدالرشید صاحب رضوی نے صدر منظرہ کے فرائض انجام دیے۔

ہم منصفین بالاتفاق فیصلہ کرتے ہیں اور اس منظرہ میں مولانا محمد اشرف صاحب سیالوی بریلوی مناظرہ کو ان کے نسبتاً ذنی استدلال کی بناء پر کامیاب قرار دیتے ہیں۔

مورخہ ۷-۸-۷۶

لام باری ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول پروفیسر تقی الدین انجم محمد منظور خان ایڈووکیٹ ریل بازار جھنگ صدر

عظمتوں کے پاساں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

آج مورخہ ۲۷ کو بمقام بنگلہ نول والہ تحصیل جھنگ مولانا حق نواز صاحب عالم دیوبندی اور مولانا محمد اشرف سیالوی صاحب عالم بریلوی کے مابین مناظرہ منعقد ہوا جس کا موضوع یہ تھا:

”دیوبندی مناظرہ یہ ثابت کرے گا کہ علمائے بریلی کی عبارات جو ان کی کتب معتبرہ میں موجود ہیں، گستاخی اور توہینِ انبیاء پر مبنی ہیں، جبکہ بریلوی مناظرہ یہ ثابت کرے گا کہ علمائے دیوبند کی عبارات جو ان کی کتب معتبرہ میں موجود ہیں، گستاخی اور توہینِ انبیاء پر مبنی ہیں۔“

مناظرہ مذکورہ میں دیوبندی مکتب فکر کی جانب سے مولانا منظور احمد صاحب چنیوٹی اور بریلوی مکتب فکر کی جانب سے مولانا عبدالرشید صاحب رضوی نے صدر منظرہ کے فرائض انجام دیے۔

ہم منصفین بالاتفاق فیصلہ کرتے ہیں اور اس منظرہ میں مولانا محمد اشرف صاحب سیالوی بریلوی مناظرہ کو ان کے نسبتاً ذنی استدلال کی بناء پر کامیاب قرار دیتے ہیں۔

پروفیسر تقی الدین انجم

محمد منظور خان ایڈووکیٹ

نور ہنت

عظمتوں کے پاساں

محمد منظور خان ایڈووکیٹ

ہمارا ساتھ دیجئے

الحمد للہ! ادارہ علماء اہلسنت کی نادر و نایاب نیز
رد رضا خانیت کی کتب کی اشاعت کا کام کر رہا ہے۔
اس سلسلے میں الحمد للہ کئی کتب کی اشاعت ہو چکی ہے۔
مزید کتب کی اشاعت کے سلسلے میں ہمارے ساتھ

تعاون

فرما کر ہمارے دست و بازو بنیں
اور ہمارے ساتھ اس کارِ خیر میں حصہ لیجئے

من جانب

ادارہ تالیفات اہلسنت والجماعت کراچی پاکستان

Contact: 0300-5860955